بسم الله الرحمن الرحيم

اصلی اہلسنت

مؤلفہ

مولانا عبدالغفور اثری

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث یوتھ فورس
محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اصلی اہلسنّت

مؤلفہ
مولانا عبدالغفور اثری

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث یوتھ فورس
محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب ــــــــــــــ اصلی اہلسنّت

مؤلّف ــــــــــــــ مولانا عبدالغفور اثری

صفحات ــــــــــــــ ۱۴۴

طباعت ــــــــــــــ بار اوّل — ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ / اکتوبر ۱۹۸۹ء

تعداد ــــــــــــــ گیارہ صد (۱۱۰۰)

ناشر ــــــــــــــ اہلحدیث یوتھ فورس
محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

قیمت ــــــــــــــ

مطبع ــــــــــــــ آداب پرنٹرز
ہجویری پارک۔ ریٹی گن روڈ۔ لاہور

ملنے کا پتہ:

اہلحدیث یوتھ فورس۔ محلہ واٹر ورکس۔ سیالکوٹ

[illegible]

نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات اصلی اہلسنّت

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	عرضِ مؤلّف	۸
۲	مومنوں پر احسانِ عظیم	۱۳
۳	بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم کے بنیادی مقاصد	۱۴
۴	کتاب وحکمت سے مُراد کیا ہے ؟	//
۵	سُنّت مُنزّل مِنَ اللہ ہے	۱۵
۶	کتاب وسنّت کو مضبوط پکڑنے کا حکمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم	۱۷
۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذہب	۱۸
۸	حاصلِ کلام	۱۹
۹	تفرقہ بازی سے بچنے کا حکم	//
۱۰ - ۱۱	خلاصہ ــــ انسان کا فطرتی تقاضا	۲۱
۱۲	اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تفرقہ بازی، صرف ایک فرقہ ناجی ہے	۲۲
۱۳	مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ سے مُراد کون ہیں ؟	۲۳
۱۴	قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت	۲۴
۱۵	امام غزالیؒ کے متعلق بریلویوں کی ایک گپ	//
۱۶	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق بریلویوں کی ایک گپ	۲۵
۱۷	تہتر فرقوں کی تفصیل، صرف اہلسنّت والجماعت ناجی ہے	۲۸
۱۸، ۱۹، ۲۰	خلاصۂ مطلب، اعترافِ حقیقت، فائدہ جلیلہ	۳۰-۳۱-۳۲
۲۱	کیا امام ابوحنیفہؒ مرجیانہ اور جہمیّانہ خیال رکھتے تھے۔	۳۳
۲۲-۲۳	گھر کی شہادت ــ قارئین حضرات	۳۶
۲۴	اہلسنّت والجماعت ناجی گروہ ہے اور ائمہ اربعہ کی پیدائش سے قبل کا ہے	۳۷
۲۵	فیصلۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم	//
۲۶-۲۷	امام زہریؒ کی شہادت ـــ امام ابن سیرینؒ کی شہادت	۳۵-۳۸
۲۸	امام ابن تیمیہؒ کی شہادت	۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۹	بددیانتی اور تحریف لفظی ومنصبی	۴۰
۳۰	زبردست ڈھٹائی	۴۴
۳۱	کم عقلی اور جہالت	۴۵
۳۲	گھر کی شہادت	۴۷
۳۳-۳۴	لمحۂ فکریہ نمبر ۱ — لمحۂ فکریہ نمبر ۲	۴۸
۳۵	اہل بدعت کی کج فہمی	۴۹
۳۶	قرونِ ثلاثہ کی فضیلت	//
۳۷	امام نوویؒ کی تشریح	۵۰
۳۸	خلاصہ	۵۱
۳۹-۴۰	حدود قرونِ ثلاثہ — فائدہ	۵۱
۴۱	سوادِ اعظم کی حقیقت	۵۲
۴۲	اصل روایت	۵۵
۴۳	توضیح و تشریح	۵۶
۴۴	ملّا علی قاری حنفی کی شہادت	۵۷
۴۵	شیخ سعد الدین تفتازانیؒ کی شہادت	۵۸
۴۶	امام سفیان ثوریؒ کی شہادت	//
۴۷	بددیانتی	۵۹
۴۸	فیصلۂ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم	۶۰
۴۹	اہلسنت کیلئے عظیم خوشخبری اور اہل بدعت کیلئے لمحۂ فکریہ	۶۱
۵۰	تفسیرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱
۵۱	خلاصہ	۶۳
۵۲	اہلسنت والجماعت کی تعریف	۶۴
۵۳	امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ	//
۵۴	حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت	//
۵۵	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہادت	۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۶	مولوی شمس صدیقی بریلوی کی شہادت	۶۶
۵۷	شیخ سعدالدین تفتازانی رح کی شہادت	//
۵۸	شیخ احمد آفندی بن علی رُومی کی شہادت	۶۷
۵۹	حاصلِ کلام	۶۹
۶۰	کھُلی بغاوت	//
۶۱	حاصلِ کلام	۷۰
۶۲	لطیفہ	۷۱
۶۳	اہلسُنّت والجماعت سے مراد کون ہیں؟	۷۲
۶۴	امام احمد بن حنبل رح کی شہادت	۷۲
۶۵	شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی شہادت	۷۳
۶۶	امام احمد رح بن محمد رح خطّابی کی شہادت	۷۴
۶۷	امام قتیبہ رح بن سعید رح کی شہادت	۷۵
۶۸	الحاصل	//
۶۹	اعترافِ حقیقت	۷۷
۷۰	علّامہ امیر علی حنفی کا اعتراف	۷۷
۷۱	حکیم اَنیس احمد حنفی صدّیقی کا اعتراف	//
۷۲	مولوی احمد علی حنفی لاہوری کا اعتراف	۷۸
۷۳	مولوی رشید احمد گنگوہی کا اعتراف	//
۷۴	مفتی محمد کفایت اللہ حنفی دہلوی کا اعتراف	۷۹
۷۵	خُلاصۃُ المرام	۸۱
۷۶	اہلحدیث کو بُرا کہنے والا بدعتی اور بے دین ہے	۸۳
۷۷	امام یحییٰ رح بن سعید القطّان رح کی شہادت	//
۷۸	امام احمد رح بن سنان القطّان کی شہادت	//
۷۹	امام احمد رح بن حنبل رح کی شہادت	۸۴
۸۰	شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی شہادت	//

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نمبرشمار	عنوان	صفحہ
۸۱	مولوی شمس صدّیقی بریلوی کا ترجمہ	۸۵
۸۲	مولوی محبوب احمدؒ کا ترجمہ	۸۶
۸۳	مولوی عبدالحکیمؒ سیالکوٹی کا ترجمہ	۸۷
۸۴	کیا مُقلِّد اہلسنّت ہوسکتا ہے ؟	۸۸
۸۵	تقلید کا معنی ومفہوم	〃
۸۶	حاصِلِ کلام	۹۲
۸۷	مُقلّد کا مذہب	۹۶
۸۸	قاضی مُحبّ اللہ حنفی کی شہادت	〃
۸۹	علّامہ عبیداللہ بن مسعود حنفی کی شہادت	۹۷
۹۰	قاضی محمد زاہد الحسینی حنفی کی شہادت	۹۹
۹۱	ہر مُقلّد کی آخری دلیل اس کے امام مجتہد کا قول ہے	〃
۹۲	امام ابوحنیفہؒ کے قول کے ساتھ یا علیحدہ قرآن وسُنّت کا بطور دلیل مُطالبہ کرنا اپنے اِمام کے اِستدلال پر یقین نہ رکھنا ہے ۔	〃
۹۳	شیخ احمد سرہندی کی شہادت	۱۰۰
۹۴	مُقلِّد کو کتاب وسُنّت سے احکام اَخذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کی اِجازت نہیں	〃
۹۵	مُفتی محمد سعید احمد حنفی نقشبندی کا ترجمہ	۱۰۳
۹۶	مُفتی غلام سرور قادری کی تشریح	۱۰۷
۹۷	علّامہ عامِر عثمانی حنفی کی شہادت	۱۱۰
۹۸	مُقلِّدین کے لئے حدیث وقرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ وفقہاء کے فیصلوں اور فتووں کی ضرورت ہے ۔	〃
۹۹	حنفیوں کے شیخ الہند کی شہادت	۱۱۷
۱۰۰	امام کرخی حنفی کی شہادت	۱۲۰
۱۰۱	حنفی مذہب کے خلاف آیتِ قرآنیہ کا حشر	〃
۱۰۲	حنفی مذہب کے خلاف حدیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم	۱۲۱
۱۰۳	مُفتی احمد یار خاں حنفی کی شہادت	〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۰۴	مذاہب اربعہ کی تقلید کے خلاف آیتِ قرآنیہ حدیثِ صحیح اور قولِ صحابیؓ پر عمل جائز نہیں۔	۱۲۱
۱۰۵	قرآن وسنت کے ظاہری معنے لینا کفر کی جڑ ہے۔	〃
۱۰۶	مفتی محمد تقی عثمانی حنفی کی شہادت	۱۲۴
۱۰۷	مفتی محمد حسین سرگودھوی کی شہادت	۱۲۵
۱۰۸	مولوی محمد امین صفدر حنفی کی شہادت	۱۲۶
۱۰۹	منشی علی محمد حنفی کی شہادت	〃
۱۱۰	مولوی احمد رضا خاں حنفی بریلوی کی شہادت	۱۲۷
۱۱۱	تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل کرنے سے دین میں گمراہی پھیلتی ہے	〃
۱۱۲	اعلحضرت کی آخری وصیت	۱۲۸
۱۱۳	مفتی احمد یار خاں حنفی کی شہادت	۱۳۱
۱۱۴	حنفیوں کے دلائل روایتیں نہیں ان کی دلیل صرف قولِ امام ہے	〃
۱۱۵	مولوی حامد سعید کاظمی کا بیان	〃
۱۱۶	قرآن اور سنت سے بات واضح نہیں ہوتی۔	〃
۱۱۷	قرآن اور سنت میں فقہ حنفی کا ذکر نہیں اسلئے ہمیں قبول نہیں۔	〃
۱۱۸	شاہ ولی اللہ حنفی دہلویؒ کی شہادت	۱۳۴
۱۱۹	امام فخر الدین رازیؒ کی شہادت	۱۳۵
۱۲۰	علامہ عبد الوہاب شعرانیؒ کی شہادت	۱۳۶
۱۲۱	قاضی جلال الدین حنفی کی جسارت	۱۳۷
۱۲۲	حاصل الکلام و خلاصۃ المرام	۱۳۸
۱۲۳	ماخذِ کتاب	۱۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلّف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ○

اَمَّا بَعْدُ !

واضح ہو کہ کافی عرصہ سے مُقلّدینِ اَحناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان نے تقریراً اور تحریراً یہ عمِ خود یہ مرغوب اور لذیذ مشغلہ جاری کر رکھا ہے جو تاہنوز جاری بلکہ اب تیز تر ہے کہ اہلسنّت والجماعت میں اہلحدیث داخل نہیں ہیں ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید شخصی اختیار نہ کرنے کی وجہ سے یہ گمراہ اور باطل فرقوں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے حنفیوں کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ مثل خارجیوں کے باغی ہیں۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔ صرف ان کو کفن دے کر دفن کر دیں۔ تمام غیر مقلدین اسلام سے خارج کفّار و مرتدین لئام ہیں جو ان کے کافر و مُرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی یقیناً کافر و مُرتد ہے وغیرہ وغیرہ۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ

مُقلّدینِ اَحناف کا تعصّب و عناد

پہلے اہلِ حدیث کے ساتھ مقلّدینِ اَحناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان کا تعصّب و عناد ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

○ چنانچہ حنفیوں کے مشہور مفتی غالی مُقلّد مولوی محمد حبیب الرحمٰن لودھیانوی رقمطراز ہیں:

(ا) وہابیہ غیر مُقلّدین مثل دیگر فرقِ ضالہ رافضی و خارجی وغیرھما کے اہلسنّت وجماعت سے خارج ہیں۔"

(فتویٰ جامع الشواہد بحوالہ فتح المبین صفحہ ۲۴۲)

(ب) فی الحقیقت یہ گروہ غیر مقلدین لامذہب خارج ہیں۔ اہلِ سُنّت و جماعت سے ان کو اہلِ سُنّت و جماعت میں سمجھنا بڑی غلطی کی بات ہے کس واسطے کہ اہلسنّت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجماعت منحصر ہیں۔ مذاہب اربعہ میں اور جمیع اہلِ سنّت حنفی ہیں یا مالکی یا شافعی یا حنبلی پس جو کوئی بالکلیہ ان چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں ایک کا بھی مقلِد اور پیرو نہ ہو اور اپنے تئیں ان میں سے ایک کی طرف منسوب نہ کرے وُہ اہلِ سُنّت وجماعت سے نہیں بلکہ وُہ خارج مذہب اہلِ سُنّت وجماعت سے ہے اور مثل دیگر فِرق ضالہ روافض وخوارج ومعتزلہ وجبریہ وقدریہ کے ہے۔

(فتوٰی جامع الشواہد بحوالہ فتح المبین ص۴۵۵)

(ج) غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے تو بطریقِ اَولیٰ اقتداء جائز نہ ہوگی......

وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیرو اور تابع مثل خارجیوں کے ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ کی مخالفت کرکے ان کے لشکر سے خروج کیا تھا پس جب لامذہب مثل خارجیوں کے ٹھہرے اور خارجی مثل باغیوں کے ہوئے تو جو حکم باغیوں کا ہے وہی حکم لامذہبوں کا ٹھہرا یعنی ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے صرف ان کو کفن دے کر دفن کردیں۔"[1] (فتوٰی جامع الشواہد بحوالہ فتح المبین ص۴۵۳)

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سُبحان اللہ

○ اِسی پر بس نہیں بلکہ بریلویوں کی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے فاضل مشہور مفتی اعظم مولوی ابوالطاہر محمد طیب حنفی صدیقی قادری برکاتی داناپُوری رقمطراز ہیں کہ "سید نذیر حسین دہلوی مولوی ثناء اللہ امرتسری بلکہ تمام غیر مقلدین اسلام سے خارج کفار و مرتدین لئام ہیں جو ان کے کافر و مُرتد ہونے میں شک کرے یا ان کو کافر و مُرتد

---

[1] فتوٰی "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" پر مولوی محمد حبیب الرحمٰن لودھیانوی، مولوی محمد یعقوب حنفی نانوتوی، مولوی رشید احمد حنفی گنگوہی، مولوی محمود حسن حنفی، مولوی محمد محمود حنفی، مولوی احمد علی حنفی سہارنپوری سمیت حنفیوں کے ۲۴ مفتیوں کی تصدیق و تصویب درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔ (فتح المبین ص۴۵۵ تا ص۴۵۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے میں توقف کرے وہ بھی یقیناً کافر و مرتد ہے اور بے توبہ مرا تو مستحق نار ہے۔"

(تجانب اہل السنۃ[ے] صفحہ ۵، ۱۱، ۱۱۲، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۵۳)

○ بریلویوں کے اعلیٰحضرت مولوی احمد رضا خان صاحب حنفی بریلوی فرماتے ہیں کہ :

"یہودی کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ نام الٰہی عزّ جلالہٗ لے کر ذبح کرے ..... وہابی غیر مقلد ..... ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔"

(احکام شریعت حصہ اوّل صـ۱۲۲)

○ یہ گمراہ بد دین غیر مقلدین ہوئے۔ (فتاویٰ افریقہ صـ۱۵۳)

○ وہابی غیر مقلد کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ (احکام شریعت حصہ اوّل صـ۱۲۸)

○ غیر مقلد وغیرہ نکاح میں گواہ ہوں تو نکاح نہ ہوگا۔ (فتاویٰ افریقہ صـ۶۹)

○ وہابی ...... جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد، انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا اولاد ولد الزناء" (ملفوظات حصہ دوم صـ۱۱۱، ۱۱۲)

○ وہابیوں کی اذان اور جماعت باطل اور مسجد مثل گھر کے ہے۔ (ملفوظات حصہ اوّل صـ۱۱۸)

○ غیر مقلدین جہنم کے کتے ہیں۔ وہابی ہندوؤں سے بھی زیادہ ملعون ہیں۔ جس نے کسی اہلحدیث کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے اور اس کا نکاح باطل ہوجاتا ہے۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۶ صـ۹۰، ۱۳، ۱۲۱ بحوالہ تلاش منزل صـ۲۳)

ے تجانب اہل السنۃ کے تصدیق کنندگان کے اسماءِ گرامی :

• مولوی حافظ مفتی سید محمد میاں حنفی قادری برکاتی • مولوی حافظ حکیم سید شاہ آل مصطفےٰ حنفی قادری برکاتی

• مفتی شاہ محمد ضیاء الدین حنفی قادری رضوی • مظہر اعلیٰحضرت مولوی حافظ مفتی شاہ محمد حشمت علی خان حنفی قادری برکاتی مجددی لکھنوی وغیرہم (تجانب اہل السنۃ صـ۴۵۶ تا صـ۴۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؎ یہ مُلّاں کافروں کو دولتِ اسلام کیا دے گا
اسے کافر بنانا بس مُسلمانوں کو آتا ہے

الغرض مذکورہ بالا حالات و واقعات کے پیشِ نظر مجبوراً صرف اور صرف مدافعت کے طور پر راقم نے زیرِ نظر مقالہ "اصلی اہلِ سنّت" ترتیب دیا ہے تاکہ مُقلّدین اَحناف دیوبندی بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان کے تعصّب و عناد کو طشت از بام کر کے عوام کو اصل حقیقت سے آگاہ کریں۔

ذیل کے مقالہ میں تفرقہ بازی سے بچنے اور کتاب وسُنّت کو مضبوط پکڑنے کا حُکم

اُمّتِ محمّدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تفرقہ بازی، تہتّر فرقوں کی تفصیل صرف اہلسنّت والجماعت ناجی ہے۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ سے مراد کون ہیں؟ اہلسنّت والجماعت ائمۂ اربعہ کی پیدائش سے قبل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مُبارک سے چلے آرہے ہیں۔ ان کا مذاہب اربعہ کی تقلیدِ شخصی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرونِ ثلاثہ کی فضیلت، حقیقت وحدود، سوادِ اعظم کی حقیقت، قیامت کے دِن اہلسنّت والجماعت کے چہرے روشن اور اہلِ بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اہلحدیث کو بُرا کہنے والا بدعتی اور بے دین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے اہلسنّت کی تعریف، اہلسنّت والجماعت سے مُراد اہلحدیث ہی ہیں۔

مُقلّدینِ احناف کا اعتراف کہ اہلحدیث حق پر ہیں اور اہلسنّت والجماعت ہیں وغیرہ وغیرہ پر ٹھوس اور واضح علمی دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں۔ نیز اس باطل نظریہ کی بھی پُرزور تردید کی گئی ہے کہ اہلسنّت والجماعت بننے کیلئے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کا مُقلّد ہونا ضروری ہے

نیز زمانہ حال کے نام نہاد اہلسُنّت والجماعت مقلّدینِ اَحناف دیوبندی اور بریلوی رضا خانی حضرات کے اکابرین کے ٹھوس اور واضح حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ مُقلّد کا مذہب صرف اور صرف اپنے امام کے قول و فعل کو بغیر کسی دلیل کے ماننا ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت کے دلائل وغیرہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے اکابرین نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ

حنفیوں کے دلائل روایتیں نہیں ان کی دلیل صرف قولِ امام ہے۔ ہر مُقلد کی آخری دلیل اس کے امام کا قول ہوتا ہے۔ امام ابُوحنیفہؒ کے قول کے ساتھ یا علیحدہ قرآن وسُنّت کا بطورِ دلیل مطالبہ کرنا اپنے امام کے استدلال پر یقین نہ رکھنا ہے۔ مقلّد کو قرآن وسُنّت سے احکام اخذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کی اجازت نہیں۔ مقلِد کو حق نہیں پہنچتا کہ اپنے امام کے قول وفعل کو چھوڑ کر سنّتِ رسُول صلے اللہ علیہ وسلّم پر عمل کرے۔ مقلِدین کے لئے حدیث و قرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ وفقہاء کے فیصلوں اور فتوؤں کی ضرُورت ہے قرآن کی جو آیت اور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث امام کے قول کے خلاف ہو گی اسے منسُوخ سمجھا جائے گا۔ مذاہب اربعہ کی تقلید کے سوا آیتِ قرآنیہ حدیثِ صحیحہ اور قولِ صحابیؓ پر عمل کرنا جائز نہیں۔

قرآن وسنّت کے ظاہری معنے لینا کُفر کی جڑ ہے۔ تقلیدِ چھوڑ کر حدیثِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے طرح طرح کی گمراہیاں پیدا ہوتی ہیں۔

قرآن وسنّت سے بات واضح نہیں ہوتی۔ اس میں فقہ حنفی کا ذکر نہیں اسلئے ہمیں قبوُل نہیں۔ جو شخص بُخاری شریف کو دیکھے گا زندیق ہو جائے گا۔

اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اے چشمِ اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَجَمِیْعِ مُتَّبِعِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اٰمِیْنَ ○

احقر الناس : عبد الغفور اثری

اکتوبر ۱۹۸۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○

مومنوں پر احسانِ عظیم

اگرچہ مومنوں پر اللہ تعالٰے کے لاکھوں اور کروڑوں انعامات و احسانات ہوئے ہیں جن کا احصاء وشمار بھی حیطۂ امکان سے باہر ہے چہ جائیکہ ان کا شکریہ ادا کیا جاسکے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط

(سورۃ ابراہیم آیت ۳۴ سورۃ النحل آیت ۱۸)

مگر جس اُمت کو اللہ تعالٰے نے مخبرِ صادق امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی جلیل المرتبت اور عظیم الشان ہستی مرحمت فرمائی ہے اس پر تو بے حد اور بڑا ہی احسان کیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (سورۃ اٰل عمران آیت ۱۶۴)

البتہ تحقیق اللہ تعالٰے نے مومنوں پر احسان کیا جو بھیجا ان میں رسول انہی میں سے پڑھتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب و حکمت اور اگرچہ وہ لوگ اس سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنیادی مقاصد

مذکورہ بالا آیتِ مقدسہ میں مخبرِ صادق، امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین بنیادی مقاصد بیان فرمائے گئے ہیں۔ تلاوتِ قرآنِ مجید، تزکیہ نفوس اور کتاب وحکمت کی تعلیم۔ اور اسی طرح سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۹ و ۱۵۱ اور سورۃ الجمعۃ آیت ۲ میں بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک ہی مضمون ایک ہی طرح کے الفاظ میں آیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا میں تشریف لانے کے مقاصد یا آپ کی نبوت ورسالت کے فرائضِ منصبی مذکورہ بالا تینوں ذکر کئے گئے ہیں۔

کتاب وحکمت سے مُراد کیا ہے؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کی غرض وغایت اور فرائضِ منصبی جو بیان ہوئے ہیں ان میں ایک کتاب وحکمت کی تعلیم بھی ہے۔

واضح ہو کہ کتاب سے مُراد قرآنِ مجید ہے اور حکمت کا لفظ سارے قرآنِ مجید میں تقریباً بیس مقامات پر وارِد ہوا ہے اس کے معنے دانائی، بصیرت، قرآن فہمی اور دین کی سمجھ اور ہر عمدہ کام کے آتے ہیں۔ جس حکمت کی تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اس کی نظیر دُنیا بھر میں موجود نہیں ہے اور اس حکمت سے مُراد بتصریح مفسّرینِ کرامؒ و ائمۂ عظامؒ سُنّت ہے۔

- چنانچہ عمدۃ المفسّرین امام اسماعیلؒ بن کثیر دِمشقی (المتوفّٰی ۷۷۴ھ) اَلْحِکْمَۃ کا معنیٰ وتفسیر یوں نقل کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحِكْمَةُ يَعْنِي السُّنَّةَ قَالَهُ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ وَمُقَاتِلُ ابْنُ حَيَّانَ وَابُومَالِكٍ وَّغَيْرُهُمْ .

(تفسیر القرآن العظیم ج۱ ص۱۸۴)

یعنی حکمت سے مُراد سُنّت ہے جیسا کہ حضرات مفسّرین کرام امام حسن بصریؒ قتادہؒ، مُقاتِلؒ بن حیّانؒ اور ابو مالکؒ وغیرہم نے بیان کیا ہے۔

○ امام محمدؒ بن ادریسؒ الشافعی (المتوفّٰی ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں۔

وَسَمِعْتُ مَنْ اَرْضَاهُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ الْحِكْمَةُ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الرسالۃ اصول الفقہ ص۱۳)

یعنی قرآن مجید کے جن اہلِ علم کو میں پسند کرتا ہُوں میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حکمت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کا نام ہے۔

○ اور اسی طرح امام محمدؒ بن ابو بکرؒ المعروف ابن قیمؒ (المتوفّٰی ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں۔

وَالْحِكْمَةُ هِيَ السُّنَّةُ بِاتِّفَاقِ السَّلَفِ (کتاب الروح ص۱۱۹)

یعنی سلف صالحین کا مُتّفقہ فیصلہ ہے کہ حکمت سے مُراد سُنّت ہے۔

سُنّت مُنَزَّل مِنَ اللہ ہے

جس طرح کتاب اللہ مُنَزَّل مِنَ اللہ ہے اسی طرح حکمت یعنی سنّت اور حدیث بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف متواتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیثیں سب متواتر نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں حدیثِ قدسی کے، باقی احادیث کے الفاظ اور تعبیر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی ہے (بشرطیکہ روایت بالمعنیٰ نہ ہو) اور ان الفاظ کے معانی مضامین اور احکام مُنزّل مِنَ اللہ ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

(سورۃ النساء آیت ۱۱۳)

یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر اللہ تعالےٰ نے کتاب و حکمت کو نازل کیا ہے اور آپ کو اس نے وہ باتیں سکھائیں جو آپ جانتے نہ تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہوا ہے۔

اس آیتِ کریمہ سے آفتابِ نیمروز کی طرح یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جس طرح کتاب اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اسی طرح حکمت یعنی سُنّت بھی مُنَزَّل مِنَ اللہ ہے۔ کتاب و سنّت کے ذریعے جو جامع شریعت اور اکمل دین اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت فرمایا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہوا ہے۔

○ حضرت مقدام بن معدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلَآ اِنِّیْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ (الحدیث)

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی خبردار! مجھے قرآن مجید بھی دیا گیا ہے اور اسکے ساتھ اسکی مانند اور بھی عطا کیا گیا ہے اور اسی مِثْلَهٗ مَعَهٗ کا نام حکمت، سُنّت اور حدیث ہے جس کو وحی خفی اور وحی غیر مَتْلُوّ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

○ عَنْ حَسَّانٍ قَالَ كَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ

(دارمی شریف ج ۱ ص ۱۱۷)

حضرت حَسّانؒ بن عَطیہؒ تابعی سے منقول ہے کہ جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید لاتے تھے اسی طرح سنّت بھی لاتے تھے۔

کتاب و سُنّت کو مضبُوط پکڑنے کا حُکمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

○ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ حَجَّۃُ الوداع کے موقع پر رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِجتماعِ عظیم سے خِطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مستدرکِ حاکم ج ۱ ص ۹۳ سنن کبریٰ بیہقی ج ۱ ص ۱۱۴ واللفظ لہٗ)

یعنی اے لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اس پر مضبُوطی سے قائم رہو گے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیز اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سُنّت ہے۔

○ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(موطا امام مالک ص۳۶۳ مشکوٰۃ ص۳۱)

حضرت مالک بن انس مرسل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب قرآن مجید اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذہب

○ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَا اِنِّيْ لَسْتُ بِنَبِيٍّ وَّلَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَلٰكِنِّيْ اَعْمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَطَعْتُ۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج ۲ صفحہ ۳۱، ۳۲)

حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا خبردار! بے شک میں نبی نہیں ہوں اور نہ ہی مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور لیکن میں حسب استطاعت اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام

ان تصریحات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے آخری محبوب پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما کر اہلِ اسلام کو یہ خوشخبری سنائی ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط [1]

(سورۃ المائدہ آیت ۳)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا فرضِ منصبی پورا کرتے ہوئے حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماعِ عظیم سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو جس پر قائم رہنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ کے صحابہ کرام اپنی زندگی میں جس پر گامزن رہے وہ دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ کتاب اللہ اور سُنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

دین کا ماخذ یہی دو چیزیں ہیں۔ اگر ان میں کوئی چیز نہ مل سکے تو پھر اجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اگر وہاں سے بھی نہ مل سکے تو پھر قیاس۔

مُصطفےٰ سے ہم کو ورثے میں ملی ہیں دو کتاب
ایک کلام اللہ دوم آپ کا فصل الخطاب

تفرقہ بازی سے بچنے کا حکم

یہود و نصاریٰ کو مطرود و مردُود قرار دیئے جانے کی جہاں کئی وجوہات ہیں وہاں

---

[1] یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو مقرر کر کے راضی ہو گیا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک وجہ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد اپنے دین میں اختلاف کئے اور کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئے اس طرح انہوں نے اپنے دین کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ایمانداروں کو ایسے لوگوں کی روش اختیار کرنے سے روکا ہے۔

○ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۵)

یعنی اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد اختلاف کئے اور کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

○ دوسرے مقام پر ارشاد ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳)

یعنی تم تمام مسلمان اکٹھے ہو کر اللہ تعالےٰ کی رسّی (قرآن مجید) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ بازی نہ کرو۔

○ تیسرے مقام پر ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانُوا يَفْعَلُوْنَ ۝ (سُورۃ الانعام آیت ۱۶۰)

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں (اختلاف کر کے) فرقے بنا لیے اور علیحدہ علیحدہ گروہ بن گئے۔ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ان کا کام اللہ تعالےٰ کے حوالے ہے۔ پھر وہ خود ہی ان کو بتا دے گا جیسا کچھ وہ (دُنیا میں) کرتے رہے ہیں۔

خُلاصہ

مذکورہ بالا آیاتِ مقدسہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح اور آشکارا ہوگئی ہے کہ اسلام میں تفرقہ بازی کرنا اور علیحدہ علیحدہ گروہوں میں بٹ جانا بڑا خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ اسلام نے اس سے انتہائی بیزاری ظاہر کی ہے۔ قرآن و حدیث اس کی تردید میں لبریز ہیں۔

انسان کا فِطرتی تقاضا

لیکن فطرتِ انسانی کا یہ تقاضا ہے کہ انسان کو جس کام سے روکا جائے وہ کام ضرور کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک پرانا مقولہ بہت مشہور ہے۔

؎ اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ فِیْمَا مُنِعَ

یہ مقولہ اپنی معنویت کے اعتبار سے اس دور میں بھی اتنا ہی نیا ہے جتنا آج سے کئی سال پہلے تھا۔ کیونکہ فطرتِ انسانی ہر دور اور ہر زمانے میں ایک سی رہتی ہے۔ اسی لئے مُخبرِ صادق امام الانبیاء حضرت محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت میں اختلاف اور فرقہ بندی کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے کہ میری اُمّت کے لوگ ضرور یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے انہوں نے اپنے دین میں اختلاف کیا یہ بھی اپنے دین میں اختلاف کریں گے اور کئی فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔

اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تفرقہ بازی صرف ایک فرقہ ناجی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ[۲]

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۱۲۹ ترمذی ج ۲ ص ۸۹ واللفظ لہ مشکوٰۃ ص ۳۰)

---

[۲] بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب نے اپنی کتاب فرقہ ناجیہ کے ص ۹ پر مذکورہ روایت پر ابوداؤد اور ابنِ ماجہ کا بھی حوالہ دیا ہے۔

واضح ہو کہ مذکورہ روایت بقید حروف ابوداؤد اور ابنِ ماجہ میں ہرگز نہیں ہے۔ یہ قادری صاحب کا امام سلیمانؒ بن اشعثؒ سجستانی (المتوفیٰ ۲۷۵ھ) اور امام محمدؒ بن یزیدؒ بن ماجہؒ (المتوفیٰ ۲۷۳ھ) پر زبردست سفید جھوٹ ہے۔ قادری صاحب اگر مذکورہ روایت بقید حروف ابوداؤد اور ابنِ ماجہ میں سے دکھا دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا البتہ میری امت پر ایسا وقت آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا۔ جس طرح جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت کے (کچھ بدنصیب) لوگ بھی ایسا ہی کریں گے اور بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمّت تہتّر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک کے سوا سب دوزخ میں جائیں گے صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ وُہ (نجات پانے والی) کون سی جماعت ہے؟ فرمایا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہو گی۔

مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ سے مُراد کون ہیں؟

امام محمدؒ بن محمدؒ الغزالی (المتوفیؒ ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں۔

اَلْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ ھُمُ الصَّحَابَۃُ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا قَالَ : اَلنَّاجِیْ مِنْھَا وَاحِدَۃٌ ، قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ ھُمْ ؟ قَالَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ، فَقِیْلَ : وَمَا اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ، قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْہِ

تو ہم ان کی ضیافت طبع کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انہیں مذکورہ دونوں کتابیں بطور انعام دینے کو تیار ہیں۔

• اس کے علاوہ قادری صاحب نے مذکورہ روایت کے ذیل میں "مستدرک للحاکم صفحہ ۴۳ ج ۴" بھی لکھا ہے۔
مذکورہ روایت بقید حروف مستدرک حاکم ج ۴ صفحہ ۴۳ میں بھی ہرگز نہیں ہے یہ بھی قادری صاحب کا سفید جھوٹ ہے۔ قادری صاحب اگر مذکورہ روایت بقید حروف مستدرک حاکم ج ۴ صفحہ ۴۳ میں سے دکھا دیں تو ہم سے مذکورہ کتاب بھی بطور انعام حاصل کریں لیکن یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے کیونکہ ؎ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اَصْحَابِیْ ؎۳ (احیاء العلوم ج ۳ ص۱۶۱ کتاب ذمّ الدُّنیا)

یعنی نجات پانے والا گروہ صحابۂ کرامؓ ہیں کیونکہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ تہتّر گروہوں میں سے) نجات پانے والا صرف ایک ہی گروہ ہے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں ؟ (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ اہلسنّت والجماعت ہیں کہا گیا اہلسنّت والجماعت کون ہیں ؟ فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ کرامؓ ہیں ۔"

؎۳

قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت

امام غزالیؒ کے مذکورہ فرمان پر قادری صاحب نے اپنی کتاب فرقہ ناجیہ کے ص۱۱ پر "تنبیہ الغافلین" کا بھی حوالہ دیا ہے۔

واضح ہو کہ "تنبیہ الغافلین" امام ابو لیثؒ نصرؒ بن محمدؒ بن احمدؒ بن ابراہیمؒ حنفی سمرقندی کی تالیف ہے۔ آپ کی وفات منگل کی رات ۱۱ جمادی الاخریٰ ۳۷۳ھ کو نواح بلخ میں ہوئی (حدائق الحنفیہ حدیقہ چہارم ص۱۸۱) جبکہ امام محمدؒ بن محمدؒ بن محمدؒ الغزالی ۴۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۰۵ھ میں فوت ہوئے ۔ گویا کہ قادری صاحب کے نزدیک امام غزالیؒ اپنی پیدائش سے تقریباً ستتّر برس قبل ہی امام ابو لیثؒ نصرؒ بن محمدؒ بن احمدؒ بن ابراہیمؒ حنفی سمرقندی کو مذکورہ بیان قلمبند کروا آئے تھے ۔ یہ ہے قادری صاحب کا مبلغ علم ۔

بقول شخصے

ع جس کی بہار یہ ہو سو اس کی خزاں نہ پوچھ

امام غزالیؒ کے متعلق بریلویوں کی ایک اور گپ

○ بریلویوں کے نبراس الفقہاء، راس العلماء، غزالیٔ دوراں علامہ الحاج سید احمد سعید صاحب کاظمی شمائم امدادیہ ص۱۳۴ کے حوالہ سے "شب معراج موسیٰ علیہ السلام اور امام غزالی رضی اللہ عنہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکالمہ" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں :۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ شب معراج کو جب آنحضرت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقی ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفسار فرمایا کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل جو آپ نے کہا ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی حاضر ہوئے اور سلام باضافہ الفاظ بَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ وغیرہ عرض کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ طوالت بزرگوں کے سامنے کرتے ہو۔ آپ (امام غزالی) نے عرض کیا آپ سے حق تعالیٰ نے صرف اس قدر پوچھا تھا۔ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى تو آپ نے کیوں جواب میں اتنا طول دیا کہ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى الاية آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَدَب يَا غَزَالِيْ ادب کر او اے غزالی۔ (معراج النبی ص۹۶)

اس حوالہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ بریلویوں کے نزدیک امام غزالیؒ نے اپنی پیدائش (سنہ ۴۵۰ھ) سے قبل واقعہ معراج میں چھٹے آسمان پر پہنچ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کامیاب مناظرہ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لاجواب کر دیا۔

(اَلْعِیَاذُ بِاللہِ الْعَظِیْمِ)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق بریلویوں کی گپ

میاں قادر یار صاحب لکھتے ہیں :۔

پردہ بے پرواہی والا اگے سی اِک رہندا ✧ رہبر باجھوں کون لنگائے پاک محمد کہندا

تاں پھر پاک نبی دے اگے گھوڑا آن کھلویا ✧ جثہ قسم زمردا سدا کلبیاں نال پرویا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجّے اُسدے سالے وچوں شعلے جھڑن نوُرانی ؛ صفت نہ کیتی جاوے اسدی اوہ قدرت سبحانی
بعضے کہندے غوث الاعظم پیر بغداد دے والا ؛ گھوڑا بن کے آن کھلوتا قدرت نال تعالیٰ
کر بسم اللہ کنڈ گھوڑے تے حضرت قدم ٹکایا ؛ پردہ بے واہی والا گھوڑے اڈ لنگھایا

(اصلی معراج نامہ صفحہ ۴۰ مطبوعہ جہانگیر بک ڈپو نولکھا بازار لاہور)

واضح ہو کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح (جسے میاں قادر یار صاحبؒ نے غوث الاعظم پیر بغداد دے والا لکھا ہے) کی ولادت باسعادت سنہ ۴۷۱ھ میں اور وفات سنہ ۵۶۱ھ میں ہوئی (سیرت غوث الثقلین صفحہ ۵)

جبکہ واقعہ معراج ہجرت سے پہلے کا ہے (معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۰۶)

(نیز شیخ عبدالقادر جیلانی کا گھوڑا بن کر ہادیٔ کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہبری کرنا چہ معنے دارد؟

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیر ہزار جو ستر پردہ اگے آیا چاندی
پھیر ہزار جو ستر پردہ اگے آیا موتی۔
پھیر ہزار جو ستر پردہ آیا قسم سیاہی
پھیر ہزار جو ستر پردہ قسم نورانی آیا۔
پھیر ہزار جو ستر پردہ ہور عجائب آیا۔
ہزار ہزار ورہے دا پینڈا ہر پردے وچہ ہیسی
پھیر ڈٹھو نے پیراں ولوں ہو حیران کھلوئے
پردہ بے پرواہی والا اگے سی اک رہندا
تاں پھر پاک نبی دے اگے گھوڑا آن کھلویا۔
جیہے اسدے سارے وچوں شعلے جھڑن نورانی
بیٹھے کہندے غوث الاعظم پیر بغداد دے والا
کر بسم اللہ گھوڑے نے حضرت قدم لگایا
پھیر گیا ہو غائب اوسنوں پار لنگھا جا بولن
نبی کہیا اس گھیرے اندر ہوش نہ رہیا مینوں
آپ اللہ پھیر کیتا مینوں سدیا دے وارِی
میں دہ سے نال آوازے رب دے دہ سے قدم اٹھایا
کرسی عرش منور ہویا جاں پہنتا میں نیڑے
نال عرش قندیلاں لٹکن جیوں آسمانی تارے۔
روشن عجب اجالا ہو سے نور آیا لاؤ بالی
تاں میں عرش منور تے قدم مبارک پایا
آئے نظر عجائب مینوں کی کجھ کراں شماراں
دمدم مینوں سد الٰہی اگوں ہوندا آیا
تاں میں جا او تھے ہیں بیٹھا جا گہ مطلب والی
قدرت نال خدا فرمایا نیڑے آ حبیبا۔
جدا ہو نور الٰہی والا منظر نبی نوں آیا۔

ہزار ہزار ورہے دا پینڈا اکیکجہ صفت اہناندی
پھیر ہزار جو ستر پردہ آیا قسم یاقوتی۔
ہزار ہزار ورہے دا پینڈا وکھ اتھا نوچہ آئی
ہزار ہزار ورہے دا راہا ہر پردے وچہ پایا
ہر ہر پردے وچہ ہزاراں سلسلہ نظری آیا۔
رفرف اسے کھلیاں ہویاں لنگھے پاک نبی ہی
رفرف بھی چل گئی پیراں تھیں دل متحیر ہوئے۔
رہبر باجھوں کون لنگھائے پاک محمد کہندا
جثہ قسم زمرد اسدا کلیاں نال پرویا
صفت نہ کیتی جاوے اسدی اوہ قدرت سبحانی
گھوڑا ابن کے آن کھلوتا قدرت نال تعالےٰ
پردہ بے پرواہی والا گھوڑے اڈ لنگھایا۔
پھیر اگوں سن آون لگے قدرت سد جنابوں
بالا زیر نہ طرفاں دسن ڈہیا نہ رہبر مینوں
آیڑے محبوب پیارے وچہ درگاہے باری
اک اک قدم کیتا میں پینڈا جتنا گھر تھیں آیا۔
صفت حساب نہ آوے اسدی عقل فکر کرمیرے
لاٹاں پھیر باہر آون قدرت دے چمکارے
جاں اس ڈٹھا سی مینوں کیتی استقبالی۔
عرش کنبن تھیں ٹھہر کھلوتا جاں میں اوپر آیا
عقل فکر وچہ آوے ناہیں قدرت لکھ ہزاراں
عرشاں تھیں بھی اوپر کدھے دروزاں دا راہا۔
پردہ نظر آیا جس دی چمک نرالی
تدہ میں قاب قوسین دا درجہ دتا نیک نصیبہ
ظاہر باطن جو کجھ آہا سارا مطلب پایا۔

(اصلی معراج نامہ صفحہ؟ کا فوٹو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہتّر فرقوں کی تفصیل ـ صرف اہلسنّت والجماعت ناجی ہے

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ المتوفی ۵۶۱ھ تہتّر فرقوں والی روایت نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں :-

فَاَصْلُ ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً عَشَرَۃٌ ، اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْخَوَارِجُ ، وَالشِّیْعَۃُ ، وَالْمُعْتَزِلَۃُ ، وَالْمُرْجِئَۃُ ، وَالْمُشَبِّھَۃُ وَالْجَھْمِیَّۃُ ، وَالضَّرَارِیَّۃُ ، وَالنَّجَّارِیَّۃُ ، وَالْکِلَابِیَّۃُ فَاَصْلُ السُّنَّۃِ طَائِفَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ، وَالْخَوَارِجُ خَمْسَۃَ عَشَرَ فِرْقَۃً وَالْمُعْتَزِلَۃُ سِتُّ فِرَقٍ ، وَالْمُرْجِئَۃُ اِثْنَتَا عَشَرَۃَ فِرْقَۃً ، وَالشِّیْعَۃُ اثْنَتَانِ وَثَلٰثُوْنَ فِرْقَۃً وَالْجَھْمِیَّۃُ وَالنَّجَّارِیَّۃُ وَالضَّرَارِیَّۃُ وَالْکِلَابِیَّۃُ کُلُّ وَاحِدَۃٍ فِرْقَۃٌ وَاحِدَۃٌ وَالْمُشَبِّھَۃُ ثَلَاثُ فِرَقٍ فَجَمِیْعُ ذٰلِکَ ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ فِرْقَۃً عَلٰی مَا اَخْبَرَ بِہٖ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ "

(الغنیۃ مطبوعہ مصر باب ۹ ص ۸۵)

یعنی اصل میں تہتّر فرقے دس فرقے ہیں ۔ اہلسنّت[1]، خوارج[2]، شیعہ[3]، معتزلہ[4]، مرجئہ[5]، مشبہہ[6]، جہمیہ[7]، ضراریہ[8]، نجاریہ[9] اور کلابیہ[10]۔ اس کی تقسیم تہتّر فرقوں میں اس طرح ہے کہ اہلسنّت کا صرف ایک[1] فرقہ ہے اور خارجیوں کے پندرہ[15] فرقے ہیں اور معتزلہ کے چھ[6] فرقے ہیں اور مرجئہ کے بارہ[12] فرقے ہیں اور شیعوں کے بتیس[32] فرقے ہیں اور جہمیہ ، نجاریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضراریہ اور کلابیہ، ان سب کا ایک ایک فرقہ ہے اور مشبہہ کے تین[۳] فرقے ہیں۔ پس یہ سب تہتّر فرقے ہوئے جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ اور لیکن ناجی گروہ اہلسنّت والجماعت ہے۔

[۴] قادری صاحب نے بھی غنیۃ الطالبین کے حوالے سے مرجیہ کے بارہ[۱۲] فرقے ہی لکھے ہیں (فرقہ ناجیہ ص) لیکن ان بارہ[۱۲] فرقوں کے نام نہیں بتائے اور نہ ہی مرجیہ کی وجہ تسمیہ ظاہر کی ہے۔

لیجئے شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی زبانی مرجیہ کے بارہ[۱۲] فرقوں کے نام اور مرجیہ کی وجہ تسمیہ ملاحظہ فرمائیں۔

وَاَمَّا الْمُرْجِئَةُ فَفِرَقُهَا اِثْنَا عَشَرَ فِرْقَةً اَلْجَهْمِيَّةُ وَالصَّالِحِيَّةُ وَالشَّمْرِيَّةُ وَالْيُونُسِيَّةُ وَالْيُونَانِيَّةُ وَالنَّجَّارِيَّةُ وَالْغَيْلَانِيَّةُ وَالشَّبِيْبِيَّةُ وَالْحَنَفِيَّةُ وَالْمُعَاذِيَّةُ وَالْمُرِيْسِيَّةُ وَالْكَرَامِيَّةُ۔

وَاِنَّمَا سُمُّوا الْمُرْجِئَةَ لِاَنَّهَا زَعَمَتْ اَنَّ الْوَاحِدَ مِنَ الْمُكَلَّفِيْنَ اِذَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ سَائِرَ الْمَعَاصِيْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ اَصْلًا وَاَنَّ الْاِيْمَانَ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ وَالْاَعْمَالَ الشَّرَائِعُ وَالْاِيْمَانَ قَوْلٌ مُجَرَّدٌ وَالنَّاسُ لَا يَتَفَاضَلُوْنَ فِي الْاِيْمَانِ وَاَنَّ اِيْمَانَهُمْ وَاِيْمَانَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْاَنْبِيَآءِ وَاحِدٌ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يُسْتَثْنٰى فِيْهِ فَمَنْ اَقَرَّ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ‘‘ (الغنیۃ باب ۹ ج ص)

○ بریلویوں کے ادیب شہیر مولوی شمس صدیقی بریلوی الغنیہ کی مذکورہ عبارت کا ترجمہ بایں الفاظ رقمطراز ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" مرجیہ کے بارہ فرقے یہ ہیں جہمیہ[1] صالحیہ[2] شمریہ[3] یونسیہ[4] یونانیہ[5] نجاریہ[6] غیلانیہ[7] شبیبیہ[8] حنفیہ[9]
معاذیہ[10] مریسیہ[11] اور کرامیہ[12] ۔

مرجئہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس فرقے کے خیال میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے مگر وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ ایمان قول کا ہے عمل نہیں اعمال احکام ہیں۔ ایمان صرف قول ہے لوگوں کے ایمانوں میں باہم کمی بیشی نہیں ہوتی۔ پس عام آدمیوں کا ایمان انبیاء کا ایمان اور ملائکہ کا ایمان ایک ہی ہے اس میں نہ کوئی زیادہ ہے نہ کوئی کم۔

اظہارِ ایمان کے ساتھ انشاء اللہ نہیں کہنا چاہیئے (بلکہ یقین کے ساتھ ایمان کا دعویٰ کیا جائے اور کہا جائے میں یقیناً مومن ہوں اس طرح نہ کہے میں انشاء اللہ مومن ہوں) جو شخص زبان سے ضروریاتِ دین کا اقرار کرے اور عمل نہ کرے جب بھی وہ مومن ہے

(غنیۃ الطالبین اردو ص۱۸۶)

خلاصۂ مطلب

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشاد اور بریلویوں کے ادیبِ شہیر مولوی شمس صدیقی بریلوی کے ترجمہ سے درجِ ذیل باتیں روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی ہیں۔

○ مُرجیہ (جو فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّهُمْ فِي النَّارِ کے زمرہ میں ہیں) بارہ[12] فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ان بارہ[12] فرقوں میں حنفیہ کا نمبر ۹ ہے۔
گویا کہ شیخ جیلانیؒ کے نزدیک حنفیہ ناجی گروہ اہلسنت والجماعت نہیں ہے بلکہ مرجیہ کی ایک شاخ ہے۔

○ مرجیہ (جس میں حنفیہ کا نمبر ۹ ہے) کا عقیدہ ہے کہ کلمۂ طیبہ کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دوزخ میں نہیں جائے گا (فقہ حنفیہ میں تو حنفیوں کو کبیرہ گناہوں پر دنیا میں بھی شرعی حدود سے معافی دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو اِحقاقِ حق ص۱۵ تا ۱۸)

○ جو شخص صرف زبان سے ضروریاتِ دین کا اقرار کرے اور عمل نہ کرے جب بھی وہ مومن ہی ہے ایمان صرف قول کا نام ہے عمل کا نہیں۔

○ لوگوں کے ایمانوں میں باہم کمی بیشی نہیں ہوتی پس عام آدمیوں کا ایمان انبیاء کرام علیہم السلام کا ایمان اور ملائکہ کا ایمان ایک سا ہے۔ اِس میں نہ کوئی زیادہ ہے اور نہ کوئی کم۔

(اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ)

اِعترافِ حقیقت

○ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت المتوفی سنہ ۱۵۰ھ فرماتے ہیں:

وَالْاِیْمَانُ ھُوَالْاِقْرَارُ وَالتَّصْدِیْقُ وَاِیْمَانُ اَھْلِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَایَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مُسْتَوُوْنَ فِی الْاِیْمَانِ وَالتَّوْحِیْدِ

(فقہ اکبر مع الشرح صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۵)

○ بریلویوں کے مشہور علامہ مولانا ابوالبشیر محمد صالح حنفی نقشبندی چشتی قادری المتوفی ۱۳۹۹ھ اپنے امام ابوحنیفہ کے فرمان کا ترجمہ "تعریفِ ایمان" کے زیرِ عنوان بایں الفاظ رقمطراز ہیں:

"یعنی اور ایمان وہ اقرار کرنا زبان سے ہے اور جی میں مان لینا اور ایمان آسمان والوں اور زمین والوں کا نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے اور مسلمان سب برابر ہیں اصل ایمان اور وحدانیت میں"

(تحفۂ حنفیہ ص۱۶۵)

○ بریلویوں کے مشہور مجدد امام علی بن سلطان محمد القاری المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ امام ابوحنیفہ کے مذکورہ فرمان کی تشریح بایں الفاظ رقمطراز ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِیْمَانُ اَھْلِ السَّمَآءِ اَیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ وَاَھْلِ الْجَنَّةِ وَالْاَرْضِ اَیْ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاَوْلِیَآءِ وَسَآئِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْاَبْرَارِ وَالْفُجَّارِ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ الخ

یعنی اہلِ آسمان سے مراد فرشتے اور اہلِ جنّت ہیں اور اہلِ زمین سے مراد انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاءِ عظام، صحابۂ کرامؓ، تابعین و تبع تابعین اور سارے مسلمان وہ نیک ہوں یا بَد ہوں یہ سب ایمان اور توحید میں برابر ہیں ان کا ایمان نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے۔

فائدہ جلیلہ

مذکورہ بالا تینوں حوالجات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حنفی مذہب میں تمام فرشتوں، اہلِ جنّت، انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام صحابۂ کرام، تابعین و تبع تابعین عظام اور سب مسلمان وہ نیک ہوں یا بَد ہوں ایمان اور توحید میں سب برابر ہیں ان میں سے کسی کا ایمان نہ بڑھتا اور نہ گھٹتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جو فرقۂ حنفیہ کو مرجیہ میں شمار کیا ہے یہ حنفیوں پر کوئی زیادتی نہیں بلکہ حقیقت ہے کیونکہ مرجیہ کی جو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے اس کا امام ابوحنیفہؒ اور ان کے مقلدین نے خود اعتراف کیا ہے ——— اسی پر بس نہیں بلکہ حنفیوں کے مشہور علامہ عصر فہامہ دہر حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی المتوفی ۱۲۹۷ھ نے لکھا ہے۔

"انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔"

(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباسؓ صہ۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مذہب میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اُمتی وہ نیک ہوں یا بد ہوں ایمان اور توحید میں تو پہلے ہی برابر تھے۔ اب لیجئے عمل میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ یہ ہے حنفی مقلدوں کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ

ع کس ادا سے کیا اقرار گنہگاروں نے

کیا امام ابُوحنیفہؒ مرجیانہ اور جہمیانہ خیال رکھتے تھے؟

○ امام ابو احمدؒ عبداللہؒ بن عدیؒ جرجانی (المتوفی ۳۶۵ھ) نے امام مقریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کے متعلق فرمایا۔

"کَانَ مُرْجِئًا وَدَعَانِیْ اِلَی الْاِرْجَاءِ فَاَبَیْتُ عَلَیْہِ"

(الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۷ ص ۲۴۷۵)

یعنی کہ امام ابوحنیفہؒ مرجیہ تھے اور انہوں نے مجھے (بھی فتنہ) اِرجاء کی طرف دعوت دی۔ تو میں نے اس پر انکار کر دیا۔

○ امام مقریؒ سے منقول ہے۔

وَکَانَ مُرْجِئًا یَمُدُّ بِھَا صَوْتَہٗ صَوْتًا عَلِیًّا الخ (ج ۷، ص ۲۴۷۵)

یعنی امام مقریؒ علی الاعلان کہا کرتے تھے کہ وہ (امام ابوحنیفہؒ) مرجیہ تھے۔

○ امام ابوبکر احمدؒ بن علیؒ خطیب بغدادی (المتوفی ۴۶۳ھ) نے امام سالمؒ کا قول نقل کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یُوْسُفَ اَکَانَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ مُرْجِئًا ؟ قَالَ نَعَمْ ، قُلْتُ : اَکَانَ جَهْمِیًّا ؟ قَالَ نَعَمْ ، قُلْتُ فَاَیْنَ اَنْتَ مِنْهُ ؟ قَالَ : اِنَّمَا کَانَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ مُدَرِّسًا فَمَا کَانَ مِنْ قَوْلِهٖ حَسَنًا قَبِلْنَاهُ ، وَمَا کَانَ قَبِیْحًا تَرَکْنَاهُ عَلَیْهِ ۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ صـ ۳۸۰)

یعنی امام سالمؒ نے فرمایا کہ میں نے امام ابویوسفؒ سے کہا کیا امام ابوحنیفہؒ مرجیہ تھے ؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں ۔ پھر میں نے کہا کہ کیا امام ابوحنیفہؒ جہمیہ تھے ؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ۔ تو میں نے کہا پھر تمہارا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے ؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ امام ابوحنیفہؒ ایک مدرس تھے جو بات ان کی اچھی ہوتی ہم قبول کر لیتے اور جو بات بُری ہوتی ہم اسے چھوڑ دیتے تھے ۔

○ امام ابومُسہرؒ نے فرمایا :

کَانَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَأْسَ الْمُرْجِئَۃِ

امام ابوحنیفہ مُرجیہ کے سردار تھے ۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ صـ ۳۸۰)

○ امام ابوعبداللہ محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاریؒ (المتوفّٰی ۲۵۶ھ) نے امام اسمٰعیلؒ بن عرعرہؒ کا قول نقل کیا ہے ۔

قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ جَاءَتِ امْرَأَۃُ جَهْمٍ اِلَیْنَا هٰهُنَا فَاَدَّبَتْ نِسَاءَنَا (تاریخ صغیر صـ ۱۵۶)

امام ابوحنیفہؒ نے خود فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں کی عورتوں کو جہم کی عورت نے آکر تعلیم دی ۔

○ امام شریکؒ نے فرمایا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَفَرَ اَبُوْحَنِيْفَةَ بِآيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ) وَزَعَمَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اَنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ وَزَعَمَ اَنَّ الصَّلَاةَ لَيْسَتْ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ . (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص۳۷۶)

یعنی امام ابوحنیفہؒ نے قرآنِ مجید کی دو آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ ۱؎ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (سورۃ البینۃ آیت۵)

اور دین مضبوط یہ ہے کہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا خیال (اس کے برعکس یہ) ہے کہ نماز اللہ کے دین میں سے نہیں ہے۔ ۲؎ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ (سورت آیت)

تاکہ لوگ ایمان میں بڑھ جائیں اپنے ایمان کے ساتھ اور (اس کے برعکس) امام ابوحنیفہ کا خیال ہے کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا نہیں ہے۔"

⊙ امام ابواسحاق فزاریؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا۔

اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَاِيْمَانُ اِبْلِيْسَ وَاحِدٌ، قَالَ اِبْلِيْسُ: يَارَبِّ، وَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ: يَارَبِّ. قَالَ اَبُوْاِسْحَاقَ: وَمَنْ كَانَ مِنَ الْمُرْجِئَةِ ثُمَّ لَمْ يَقُلْ هٰذَا انْكَسَرَ عَلَيْهِ قَوْلُهُ" (تاریخ بغداد ج۱۳ ص۳۷۶)

یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایمان اور ابلیسِ لعین کا ایمان ایک ہے۔ ابلیس نے کہا یا ربِّ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا یا ربِّ۔ امام ابواسحاقؒ نے کہا ہر مرجیہ شخص کا یہی خیال ہے ورنہ ان کا مذہب نہیں بنتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ : اِيْمَانُ اٰدَمَ وَاِيْمَانُ اِبْلِيْسَ وَاحِدٌ ، قَالَ اِبْلِيْسُ (رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِيْ) وَقَالَ (رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ) وَقَالَ اٰدَمُ (رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا)

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۷۷)

امام فزاریؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کا ایمان اور ابلیس لعین کا ایمان ایک ہے۔ ابلیس لعین نے کہا یَا رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ اور کہا رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اور حضرت آدم علیہ السلام نے کہا۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا۔

گھر کی شہادت

حنفیوں کے حجۃ الملۃ والدین علامہ شبلی نعمانی المتوفی ۱۳۳۲ھ رقمطراز ہیں :۔

ا۔ مرجیہ کا مذہب ہے کہ ایمان و عمل دو مختلف چیزیں ہیں اور ایمان اور تصدیق کامل ہو تو عمل کا نہ ہونا کچھ ضرر نہیں کرتا۔ ایک شخص اگر دل سے توحید و نبوت کا معترف ہے اور فرائض نہیں ادا کرتا تو وہ مؤاخذہ سے بری ہے۔ (سیرۃ النعمان ص ۱۴۰)

ب۔ انہوں (امام ابوحنیفہؒ) نے اعلانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جداگانہ چیزیں ہیں، اور دونوں کا حکم مختلف ہے اس پر بہت سے لوگوں نے انہیں بھی مرجیہ کہا لیکن وہ ایسا مرجیہ ہونا خود پسند کرتے تھے" (سیرۃ النعمان ص ۱۴۱)

قارئین حضرات کے ملحوظ خاطر رہے کہ ہم نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ تحریر نہیں کیا۔ جو کچھ تحریر کیا ہے وہ سب گزشتہ علمائے کرام کی رائے اور بیان ہے جو مع حوالہ لکھ دیا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ نہ ہی اس سے امام ابوحنیفہؒ کی تنقیص اور کسر شان مطلوب اور نہ توہین اور ذلت مقصود ہے بلکہ حقیقت حال سے آگاہ کیا ہے۔

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پہ ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلسنت والجماعت ناجی گروہ ہے اور ائمہ اربعہ کی پیدائش سے قبل کا ہے۔

فیصلۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام محمد بن عبدالکریمؒ (المتوفی ۵۴۸ھ) نقل فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً النَّاجِيَةُ مِنْهَا وَاحِدَةٌ وَالْبَاقُونَ هَلْكَى، قِيلَ: وَمَنِ النَّاجِيَةُ؟ قَالَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، قِيلَ: وَمَا السُّنَّةُ وَالْجَمَاعَةُ؟ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي.

(الملل والنحل مطبوعہ بیروت ج ۱ ص ۱۳)

یعنی میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی۔ صرف ایک گروہ ناجی ہوگا اور باقی سب ہلاکت والی راہ پر چلیں گے۔ کہا گیا وہ ناجی گروہ کون ہوگا؟ فرمایا اہل سنت والجماعت۔ کہا گیا اہلسنت والجماعت کیا ہے؟ فرمایا آج جس طریقہ پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرامؓ ہیں۔

امام زہریؒ کی شہادت

امام زہری فرماتے ہیں:

إِنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَھْلَ سُنَّۃٍ الخ

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد ج ۵ صفحہ ۴۲)

بلاشبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں لوگ اہلسنّت تھے۔

امام ابن سیرینؒ کی شہادت

امام مسلمؒ اپنی صحیح کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ لَمْ یَکُوْنُوْا یَسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَکُمْ فَیُنْظَرُ اِلٰی اَھْلِ السُّنَّۃِ فَیُؤْخَذُ حَدِیْثُھُمْ وَیُنْظَرُ اِلٰی اَھْلِ الْبِدَعِ فَلَا یُؤْخَذُ حَدِیْثُھُمْ۔

(مقدمہ صحیح مسلم ص۱۱)

یعنی امام ابوبکر محمدؒ بن سیرینؒ فرماتے ہیں پہلے زمانہ میں اسناد کی نسبت سوال نہیں ہوتا تھا لیکن جب فتنہ برپا ہوگیا تو سوال ہونے لگا کہ ہمیں اپنے راویوں کی شخصیت بتاؤ تاکہ اہلسنّت کو دیکھا جائے اور ان کی روایت کردہ احادیث لی جائیں اور اہل بدعت کو دیکھا جائے اور ان کی روایت کردہ احادیث نہ لی جائیں۔

واضح ہو کہ امام ابوبکر محمدؒ بن سیرینؒ بلند پایہ تابعی ہیں ۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۰ھ کو ستر سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپؒ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔ مثلاً حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ وغیرہم سے۔ (الکمال ص۶۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن سیرینؒ کا مذکورہ بالا قول بھی اصل میں ایک روایت ہی ہے کیونکہ آپ اسے لفظ قالوا سے ذکر کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ لقب اہلسنّت ان کے زمانہ مبارک میں عام طور پر مشہور و معروف ہو چکا تھا اور اہلِ سنّت اور اہلِ بدعت کی حدود مقرر ہو کر ان میں تمیز و شناخت ہو چکی تھی۔

امام ابنِ تیمیہؒ کی شہادت

شیخ الاسلام امام احمدؒ بن عبدالحلیمؒ المعروف ابنِ تیمیہ (المتوفی ۷۲۸ھ) رقمطراز ہیں:

وَمَنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مَذْهَبٌ قَدِيْمٌ مَعْرُوْفٌ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمَالِكًا وَّالشَّافِعِيَّ وَاَحْمَدَ فَاِنَّهٗ مَذْهَبُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ تَلَقَّوْهُ عَنْ نَّبِيِّهِمْ وَمَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ كَانَ مُبْتَدِعًا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔ (منہاج السنّۃ ج ۱ ص ۲۵۶)

یعنی اہلسنّت والجماعت قدیم و معروف مذہب ہے جو اس وقت سے بھی پیشتر کا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کو پیدا کیا تھا اور وہ (مذہب اہلسنّت والجماعت) صحابہ کرامؓ کا مذہب ہے۔ انہوں نے وہ مذہب اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا اور جو شخص اس کے خلاف چلے وہ اہلسنّت والجماعت کے نزدیک بدعتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بددیانتی اور تحریف لفظی و منصبی

قادری صاحب نے بھی اپنی کتاب فرقہ ناجیہ صد ۳۹ پر امام ابن تیمیہؒ کی مذکورہ عبارت بعنوان "گھر کی گواہی" درج کی ہے - مگر عبارت کے درمیان میں سے قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمَالِكًا وَّالشَّافِعِيَّ وَاَحْمَدَ کو شیرِ مادر سمجھ کر ہڑپ کر گئے ہیں جو ان کی پرانی عادت ہے. بددیانتی اور تحریفِ لفظی و منصبی کی یہ بدترین حرکت انہی کے شان کے شایان ہے .

ع ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعتیوں کی علامت

اَهْلُ الْبِدْعَةِ كُلُّ مَنْ قَالَ قَوْلاً خَالَفَ فِيهِ اِعْتِقَادُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ۔ یعنی جو اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کے خلاف بات کرے وہ بدعتی ہے۔

(ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

گھر کی گواہی

اہلِ سنت وجماعت کے مخالفین طائفہ وہابیہ، دیوبندیہ اور مودودیہ کے مقتدر پیشوا ابن تیمیہ بھی اس حقیقت کی گواہی ان الفاظ میں دیتے ہیں۔

مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مَذْهَبٌ قَدِيْمٌ مَعْرُوْفٌ فَانَّهُ مَذْهَبُ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ تَلَقَّوْهُ عَنْ نَبِيِّهِمْ وَمَنْ خَالَفَ ذَالِكَ كَانَ مُبْتَدِعًا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

ترجمہ:۔ اہل سنت وجماعت ایک پرانا اور مشہور مذہب ہے۔ یہ صحابہ کرام کا مذہب تھا۔ جو انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا۔ جو اس کی مخالفت کرے وہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک بدعتی (HERETIC) ہے

(منہاج السنۃ صفحہ ۲۵۶ جلد اوّل)

(فرقہ ناجیہ ص ۳۹ کا فوٹو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منهاج السنة النبوية

في

نقض كلام الشيعة والقدرية

وبهامشه

بيان موافقة صريح المعقول لصحيح المنقول

كلاهما

تصنيف الإمام الهمام ومقتدى العلماء الأعلام خاتم المجتهدين
وسيف السنة المسلول على المبتدعين شيخ الإسلام أبي العباس
تقي الدين أحمد بن عبد الحليم الشهير بابن تيمية الحراني الدمشقي
الحنبلي قدس الله روحه

٦٦١ هـ —— ٧٢٨ هـ

ويليه

منهاج الكرامة في إثبات الإمامة

٦٤٨هـ — لابن المطهر الحلي — ٧٧٦هـ

اهتم بطبعه بالأوفست

المكتبة السلفية

شيش محل روڈ لاهور (پاكستان)

١٣٩٦هـ — ١٩٧٦م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا يطلق لفظ الجسم الا ائمة الامامية ومن وافقهم وقيل لك ثالثا فهذا مبنى على تماثل الاجسام وأكثر العقلاء تقول انها ليست متماثلة والقائلون بتماثلها من المعتزلة ومن وافقهم من الاشعرية وطائفة من الفقهاء الحنفية والمالكية والشافعية والحنبلية ليست لهم حجة على تماثلها كما قد بسط ذلك في موضعه وقد اعترف بذلك فضلاؤهم حتى الآمدي في أبكار الافكار اعترف بانهم لا دليل لهم على تماثل الاجسام الا تماثل الجواهر ولا دليل لهم على تماثل الجواهر والاشعري في الابانة جعل هذا القول من أقوال المعتزلة التي أبطلها وسواء كان تماثلها حقا او باطلا فمن قال انه جسم كهشام بن الحكم وابن كرام يقول بتماثل الاجسام فانهم يقولون ان حقيقة الله تعالى ليست كشيء من الحقائق فهم أيضا ينكرون التشبيه فاذا وصفوا به لاعتقاد الواصف أنه لازم لهم أمكن كل طائفة أن يصفوا الاخرى بالتشبيه لاعتقادها أنه لازم لها فالمعتزلة والشيعة توافقهم (١) ان أخص وصف الرب هو القدم وان ما شاركه في القدم فهو مثله فاذا أثبتنا صفة قديمة لزم التشبيه وكل من أثبت صفة قديمة فهو مشبه وهم يسمون جميع من أثبت الصفات مشبها بناء على هذا فان قال الامامي فانا ألتزم هذا قيل له تناقضت لانك أخرجت الاشعرية والكرامية عن المشبهة في اصطلاحك فانك تتكلم بألفاظ لا يفهم معانيها ولا موارد استعمالها وانما يقوم بنفسك صورة تبني عليها وكأنك والله أعلم عنيت بالحشوية المشبهة من بغداد والعراق من الحنبلية ونحوهم أو الحنبلية دون غيرهم وهذا من جهلك فانه ليس للحنبلية قول انفردوا به عن غيرهم من أهل السنة والجماعة بل كل ما يقولونه قد قاله غيرهم من طوائف أهل السنة بل يوجد في غيرهم من زيادة الاثبات ما لا يوجد فيهم ومن أهل السنة والجماعة مذهب قديم معروف قبل أن يخلق الله أبا حنيفة ومالكا والشافعي وأحمد فانه مذهب الصحابة الذين تلقوه عن نبيهم ومن خالف ذلك كان مبتدعا عند أهل السنة والجماعة فانهم متفقون على أن اجماع الصحابة حجة ومتنازعون في اجماع من بعدهم وأحمد بن حنبل وان كان قد اشتهر بامامة السنة والصبر في المحنة فليس ذلك لانه انفرد بقول أو ابتدع قولا بل لان السنة التي كانت موجودة معروفة قبله علمها ودعا اليها وصبر على ما امتحن به ليفارقها وكان الائمة قبله قد ماتوا قبل المحنة فلما وقعت محنة الجهمية نفاة الصفات في أوائل المائة الثالثة على عهد المأمون وأخيه المعتصم ثم الواثق ودعوا الناس الى التجهم وابطال صفات الله وهو المذهب الذي ذهب اليه متأخرو الرافضة وكانوا قد أدخلوا معهم من أدخلوه من ولاة الامر فلم يوافقهم أهل السنة والجماعة حتى هددوا بعضهم بالقتل وقيدوا بعضهم وعاقبوهم بالرهبة والرغبة وثبت أحمد ابن حنبل على ذلك الامر حتى حبسوه مدة ثم طلبوا أصحابهم لمناظرته فانقطعوا معه في المناظرة يوما بعد يوم ولما لم يأتوا بما يوجب موافقته لهم وبين خطأهم فيما ذكروه من الادلة وكانوا قد طلبوا أئمة الكلام من أهل البصرة وغيرهم مثل أبي عيسى محمد بن عيسى برغوث صاحب حسين النجار وأمثاله ولم تكن المناظرة مع المعتزلة فقط بل كانت مع جنس الجهمية من المعتزلة والنجارية والضرارية وأنواع المرجئة فكل معتزلي جهمي وليس كل جهمي معتزليا لكن جهم أشد تعطيلا لانه ينفي الاسماء والصفات والمعتزلة تنفي الصفات وبشر المريسي كان من المرجئة لم يكن من المعتزلة بل كان من كبار الجهمية وظهر للخليفة المعتصم أمرهم وعزم على رفع المحنة حتى ألح

هو في شيء من الاوقات علة تامة لشيء من الحوادث فيكون احداثه لكل حادث مشروطا بحادث لم يحدثه والقول في ذلك الحادث الذي هو شرط كالقول في الحادث الذي هو مشروط فاذا لم يكن محدثا للاول فلا يكون محدثا للثاني فلا يكون محدثا لشيء من الحوادث على قولهم فهو علة تامة وهو المطلوب فانه لو قال لو كان موجبا بذاته لما حصل في العالم شيء من التغير وهذا يهدم قولهم فانهم بين أمرين اما أن يقولوا ليس بعلة تامة لمعلولاته أو يقولوا معلولاته مقارنة له فاما جمعهم بين كونه علة تامة في الازل وبين كون المعلول يوجد شيئا فشيئا فجمع بين

(١) قوله ان أخص وصف الرب هكذا في الاصل ولعل فيه تحريفا من الناسخ ووجه الكلام والله أعلم ان وصف الرب هو القدم الخ وتأمل كتبه مصححه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردست ڈھٹائی

قادری صاحب فرماتے ہیں اثری صاحب یہ بتائیں۔
قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حَنِیْفَةَ وَمَالِکًا وَّالشَّافِعِیَّ وَاَحْمَدَ
کے نقل نہ کرنے سے ابنِ تیمیہ کے مقصد میں کون سی کمی رہ گئی یا ابہام پیدا ہوگیا۔ (ڈھلاخط ۱۳۹)

قادری صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ دیانت دار مصنّف جب کسی عبارت کے درمیان میں سے کوئی سطر چھوڑتے ہیں تو وہاں پر اس طرح .... نقطے لگا دیتے ہیں جس سے پڑھنے والا بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ یہاں سے کچھ عبارت چھوڑ دی گئی ہے۔ جس کی آپ کو کم عقلی اور جہالت یا پھر ہٹ دھرمی کی وجہ سے توفیق نہیں مل سکی۔

دُوسری بات یہ ہے کہ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰهُ اَبَا حَنِیْفَةَ وَمَالِکًا وَّالشَّافِعِیَّ وَاَحْمَدَ عبارت کی موجودگی میں امام ابنِ تیمیہؒ کے ارشاد سے مترشح ہوتا ہے کہ مذہب اہلسنّت والجماعت ائمہ اربعہ کی پیدائش سے قبل کا ہے۔ اس مذہب میں ائمہ اربعہ کی تقلید شخصی کو کوئی دخل نہیں ہے یعنی خالص اہلسنّت والجماعت بننے کے لئے کسی امام کی تقلید شخصی کی ضرورت ہی نہیں برخلاف آپ کے —— آپ نے اپنی کتاب فرقہ ناجیہ میں لکھا ہے کہ اہلِ سنّت وجماعت ہوتا ہی وہ ہے جو ان چار مذاہب حنفی مالکی شافعی اور حنبلی میں شامل ہو۔ جو ان تقلیدی مذاہب سے خارج ہے وہ اہلِ سنّت وجماعت سے خارج ہے اہلِ بدعت و نار سے ہے

اب تو قادری صاحب کو معلوم ہو ہی گیا ہوگا کہ ان کی بددیانتی اور تحریفِ لفظی منصبی کی وجہ سے امام ابنِ تیمیہؒ کے مقصد میں کون سی کمی واقع ہوئی ہے یا کونسا ابہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہو گیا ہے ؟

آنکھیں اگر بند ہوں تو پھر دن بھی رات ہے
اِس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

کم عقلی اور جہالت

اہلِ بدعت میں یہ بات بڑی مشہور ہے کہ اہلِ سنّت و جماعت کا مذہب مذاہبِ اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں منحصر ہے اور جو کوئی ان چاروں کی تقلید سے خارج ہے وہ اہلسنّت سے خارج ہے۔ جیساکہ بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب تفسیر مظہری اور حدائق الحنفیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:

"فرقہ ناجیہ اہلِ سنّت و جماعت چار مذاہب حنفی شافعی مالکی حنبلی پر جمع ہوا ہے اور جو شخص ان چار مذاہب سے خارج ہے وہ اہلِ بدعت (HERETIC) و نار سے ہے۔" [۱]
(فرقہ ناجیہ ص ۲۲،۲۳)

---

[۱] بریلویوں کے حکیم الامت مفتی اعظم مولوی احمد یار خاں صاحب نعیمی فرماتے ہیں:

"چار سلسلے شریعت و طریقت دونوں کے چار چار سلسلے یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی۔ اسی طرح قادری چشتی نقشبندی سہروردی، یہ سب سلسلے بالکل بدعت ہیں۔ ان میں سے بعض کے نام تک بھی عربی نہیں جیسے چشتی یا نقشبندی، کوئی صحابی تابعی حنفی قادری نہ ہوئے۔

(جاء الحق حصہ اوّل ص ۲۲۲)

قادری صاحب! آپ ذرا انصاف سے بتائیں کہ آپ سچے ہیں یا کہ آپ کے حکیم الامت مفتی اعظم مولوی احمد یار خان صاحب نعیمی؟ جبکہ آپ کے نزدیک جو شخص مذاہب اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح ہو کہ یہ قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت کی واضح دلیل ہے۔ کیونکہ پہلی صدی ہجری میں لقب اہل سنت والجماعت کا استعمال کیا گیا ہے (جیسا کہ مفصل گذر چکا ہے)۔ اس دور میں مذاہب اربعہ کا وجود کذائی ہرگز موجود نہ تھا کیونکہ حنفی امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب ہیں۔ آپ سنہ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے، اور سنہ ۱۵۰ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ اور مالکی امام مالکؒ بن انس کی طرف منسوب ہیں آپ سنہ ۹۵ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور اسی پاک زمین میں سنہ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے اور شافعیؒ امام محمدؒ بن ادریسؒ شافعی کی طرف منسوب ہیں۔ آپ سنہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۰۴ھ میں مصر میں فوت ہوئے۔ اور حنبلی امام احمدؒ بن محمدؒ بن حنبلؒ کی طرف منسوب ہیں۔ آپ سنہ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور بغداد ہی میں سنہ ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلی صدی ہجری میں مذاہب اربعہ مشہورہ کا وجود ہی نہیں تھا تو ان کی تقلید کہاں تھی؟

؎ تیری بزم میں اور بھی گل کھلیں گے
اگر رنگ یارانِ محفل یہی رہا

سے خارج ہے وہ اہلِ بدعت (HERETIC) و نار سے ہے۔" اور آپ کے حکیم الامت کے نزدیک جو شخص شریعت و طریقت کے مذکورہ سلسلوں میں شامل ہو وہ بالکل بدعتی ہے۔

؎ بدعتی ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا — جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطا ہوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر کی شہادت

○ چنانچہ شیخ احمدؒ بن عبدالرحیمؒ حنفی دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) ارشاد فرماتے ہیں۔

اِعلَمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ غَیْرَ مُجْمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ لِمَذْھَبٍ وَّاحِدٍ بِعَیْنِہٖ۔"

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۵۲)

یعنی جان لو بلاشبہ لوگ چوتھی صدی ہجری سے پہلے کسی خالص ایک مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے۔

○ اور اسی طرح حنفیوں کے مشہور مولوی فقیر محمد جہلمی (المتوفی ۱۳۳۴ھ) رقمطراز ہیں۔

"پس اسی واسطے تیسری یا چوتھی صدی میں چاروں ائمہ کے مذہب مقرر ہو گئے۔"

(حدائق الحنفیہ ص ۴۰ مطبوعہ لاہور)

لمحۂ فکریہ نمبر ۱

مذکورہ بالا (شاہ ولی اللہؒ حنفی دہلوی اور مولوی فقیر محمدؒ حنفی جہلمی کے) بیان سے واضح ہوتا ہے کہ:

مذاہب اربعہ (حنفی مالکی شافعی اور حنبلی) کا وجود چوتھی صدی ہجری میں قائم ہوا ہے اور قادری صاحب فرماتے ہیں "جو شخص ان چار مذاہب سے خارج ہے وہ اہل بدعت و نار سے ہے۔" تو پھر نتیجہ بالکل واضح ہے کہ ان کے نزدیک حضرات صحابہ کرامؓ و تابعینؒ و اتباع تابعین عظامؒ بلکہ چوتھی صدی ہجری تک جتنے مسلمان بھی گزرے ہیں سمیت ائمہ اربعہؒ کے ان میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی اہلسنت والجماعت نہ تھا بلکہ وہ مذاہب اربعہ کی تقلید نہ کرنے کی وجہ سے تمام اہلِ بدعت و نار سے ٹھہرے۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ)

اہلِ گلشن کے لئے بھی بابِ گلشن بند ہے
اس قدر کم ظرف کوئی باغباں دیکھا نہیں

لمحۂ فکریہ نمبر۲

قادری صاحب کی مندرجہ بالا عبارت سے تو صاف ظاہر ہے کہ قادری صاحبؒ اور اُن کے اکابرین کے نزدیک فرقہ ناجیہ اہلسنّت وجماعت صرف وہی ہے جو چاروں مذاہب پر بیک وقت کاربند ہو (یعنی امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ وغیرہم کی ایک ساتھ تقلید کرتا ہو) جو لوگ مقلّد ہیں کسی امام واحد معین کے (جیسے قادری صاحب اور ان کے اکابرین وغیرہم صرف حنفی مذہب پر کاربند ہیں اور ایسا ہی دُوسرے تینوں اماموں کے مقلدین کا حال ہوسکتا ہے) وہ چاروں مذاہب کے حامل و عامل نہیں کہلا سکتے بلکہ چاروں میں سے صرف ایک کے ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ ایک مذہب معین کے مقلّد ہو کر دوسرے تینوں مذاہب کو برحق جان کر ان کی تقلید نہ کرنے والے حقیقتاً چاروں مذاہب پر عمل کرنے والے نہیں ہیں لہٰذا بقول قادری صاحب اور ان کے اکابرین کے مقلدین مذاہب اربعہ حنفی مالکی شافعی اور حنبلی وغیرہم سارے سارے بدعتی اور ناری ہیں۔

(اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ)

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ بدعت کی کج فہمی

ایک روپیہ لے کر اس کے چار حصے کئے چونّی ہر حصے میں آئی۔ ایک شخص کہتا ہے جو ان چاروں حصوں پر قبضہ رکھے۔ وہ پورے روپے کا مالک ہے۔ اور جو ان چاروں پہ قبضہ نہ رکھے وہ روپے کا مالک نہیں ہے۔ ایک شخص ایک چونّی سنبھال کر بیٹھ جاتا ہے اور دُوسرے تینوں حصے چھوڑ دیتا ہے تو کیا روپے میں ¼ حصہ اپنے پاس رکھنے والا یہ کہنے میں حق بجانب ہو سکتا ہے کہ میرے پاس پورا روپیہ ہے یا میں پورے روپیہ کا مالک ہوں؟ ہرگز نہیں۔ اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کی نری جہالت یا ہٹ دھرمی ہوگی۔ کوئی عقلمند آدمی اسے سچا نہیں کہے گا۔ بلکہ اسے جھوٹا بے وقوف اور احمق ہی گردانے گا۔

ایسا ہی حال اس غالی مقلّد کا ہے جو فرقہ ناجیہ اہلسنّت وجماعت کو چاروں مذاہب پر مشتمل سمجھتا ہے اور ان چاروں کو برحق جاکر ان میں سے صرف ایک کو لازم پکڑتا ہے دوسرے تینوں کو ترک کر دیتا ہے۔

؎ آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
صاحب کو اپنے حسن پہ کتنا غرور تھا

قرونِ ثلاثہ کی فضیلت

○ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ اَلْقَرْنُ الَّذِيْ اَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثُ۔

(مسلم شریف ج ۲ ص۳۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قرن بہتر ہے جس میں میں ہوں پھر دوسرا اور پھر تیسرا۔

○ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ الْقَرْنُ الَّذِیْنَ یَلُوْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَجِیْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَھَادَتَہٗ

(مسلم شریف ج ۲ ص ۳۰۹)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہوں گے جو مجھ سے متصل آئیں گے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ پھر ایسی قوم آئے گی جس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

امام نوویؒ کی تشریح

امام ابوزکریا یحیٰی بن شرفؒ النووی (المتوفی ۶۷۶ھ) خیرالقرون کی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے قرن کے متعدد معنی بیان کرتے ہیں اور پھر آخر میں فرماتے ہیں۔

○ وَالصَّحِیْحُ اَنَّ قَرْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّحَابَۃُ وَالثَّانِی التَّابِعُوْنَ وَالثَّالِثُ تَابِعُوْھُمْ۔

(شرح نووی صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی صحیح بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قرن مراد ہے اور دوسرے سے تابعینؒ اور تیسرے سے تبع تابعینؒ کا قرن مراد ہے۔

خلاصہ

مذکورہ بالا دونوں روایتوں اور امام نوویؒ کی تشریح سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین و تبع تابعین عظامؒ بہترین امت ہیں۔ انہی تینوں زمانوں کو قرونِ ثلاثہ کہتے ہیں اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی خیریت کی شہادت دی ہے اس لئے انہیں قرونِ مشہود لہا بالخیر بھی کہتے ہیں۔ اب ان ہرسہ قرون کی حدیں بھی سُن لیجئے۔

حُدُودِ قُرونِ ثلاثہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ۱۱ھ تک ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۱ھ میں ہوئی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا زمانہ ۱۰۲ھ تک ہے کیونکہ آخری صحابی حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۲ھ میں فوت ہوئے ہیں۔ تابعینؒ کا زمانہ ۱۸۰ھ تک ہے اور تبع تابعین کا زمانہ ۲۲۰ھ تک ہے۔

(مستفاد از فتح الباری وغیرہ کتب شروح حدیث وکتب طبقات العلماء)

فائدہ

اس سے صاف معلوم ہوگیا ہے کہ قرونِ خیر کی میعاد ۲۲۰ھ تک ہے اور مذاہب اربعہ کی تقلید اس میعاد تک ثابت نہیں ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جس طریق پر قرونِ ثلاثہ مشہود لھا بالخیر گزرے ہیں وہی طریق حق اور موجبِ نجات ہے اور وہ کیسا تھا؟ لوگ بغیر کسی ایچ پیچ اور کھینچ تان کے اور بغیر کسی شخص کی تقلید کے قرآن وحدیث پر عمل کرتے تھے۔

تاجدارِ عالم ﷺ کا جو فرمان تھا
کچھ نہ تھا اسکے سوا سنّت تھی یا قرآن تھا
جب تلک یہ دینِ مسلمانوں کا حرزِ جان تھا
اِن دنوں اقبال انکے در پہ اک دربان تھا

سوادِ اعظم کی حقیقت

بریلوی رضاخانی مولوی محمد ضیاء اللہ قادری صاحب نے اپنی مشہور کتاب فرقہ ناجیہ کے صہ۱۳ پر لکھا ہے۔

"سیدنا انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ اُمَّتِیْ لَنْ تَجْتَمِعَ عَلٰی ضَلَالَۃٍ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْاِخْتِلَافَ فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ بے شک میری اُمّت گمراہی پر ہرگز جمع نہیں ہوگی۔ پس جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر بڑی جماعت کی اتباع لازم ہے۔ (کتاب النہایہ لابن کثیر صہ۱۸ مقاصد الحسنہ صہ۴۶۰ مستدرک حاکم)

واضح ہو کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ روایت پر مستدرک حاکم کا حوالہ دینا قادری صاحب کی کم عقلی اور جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ روایت بقید حروف مستدرکِ حاکم میں ہرگز نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قادری صاحب کا امام محمدؒ بن عبداللہؒ المعروف امام حاکم نیشاپوری (المتوفی ۴۰۵ھ) پر زبردست سفید جھوٹ ہے لے

قادری صاحب ! آپ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مذکورہ روایت بلفظہٖ حروف مستدرک حاکم کی جس جلد سے بھی دکھا دیں تو مستدرک حاکم کی وہی جلد ہم سے بطورِ انعام حاصل کریں ۔

ے نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

باقی المقاصد الحسنۃ صـ۴۶۰ پر امام محمدؒ بن عبدالرحمٰن سخاویؒ (المتوفی ۹۰۲ھ) نے مذکورہ روایت پر ابن ماجہ کا حوالہ دیا ہے اور امام اسماعیلؒ بن کثیرؒ دمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ) اپنی کتاب النہایہ ج ا صـ۱۸ پر مذکورہ روایت ابنِ ماجہ کے حوالہ سے پوری سند کے ساتھ نقل کرنے کے بعد منقل فرماتے ہیں ۔

وَلٰكِنْ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ لِاَنَّ مَعَانَ بْنَ رِفَاعَةَ السَّلَامِيَّ قَدْ ضَعَّفَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ ؎ ۵

لے قادری صاحب نے اپنی کتاب مرزا قادیانی کی حقیقت کے صـ۱۶ پر اپنے پیر بھائی مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی صـ۲۰۶ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے" اور صـ۱۵ پر بحوالہ حاشیہ ۳ اربعین صـ۲۴ لکھا ہے کہ "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں"۔ اب وہ سوچ سمجھ کر خود ہی جو چاہیں پسند فرمالیں ۔

ے ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اور لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ معان بن رفاعہ السلامی کو کئی ائمہ کرامؒ نے ضعیف کہا ہے) جسے قادری صاحب نے بڑی گیارہویں شریف کا حلوہ سمجھ کر ہضم کیا ہے اور اسی روایت پر حاشیہ ۲ وَفِي سَنَدِهٖ اَيْضًا اَبُوْخَلَفٍ ضَعِيْفٌ (یعنی اسی طرح اس کی سند میں ایک راوی ابو خلف بھی ہے جو ضعیف ہے) سے بھی چشم پوشی کر کے اپنی بد باطنی کا اظہار کر دیا ہے

ڈھیٹ اور بے شرم دُنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

لہ اس کے علاوہ اربابِ جرح وتعدیل کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں۔

قَالَ السَّعْدِيُّ : مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ لَيْسَ بِحُجَّةٍ ، قَالَ يَحْيٰى : ضَعِيْفٌ

امام سعدیؒ نے فرمایا کہ معان بن رفاعہ السلامی حجت نہیں ہے۔ امام یحییٰؒ نے کہا وہ ضعیف ہے۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۶ ص ۲۳۲۹)

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ : يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ وَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ امام ابو حاتمؒ نے کہا اس کی حدیث لکھی تو جاتی ہے اور اس کے ساتھ احتجاج نہیں کیا جاتا۔

عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ : ضَعِيْفٌ امام ابن معین نے کہا وہ ضعیف ہے۔ قَالَ الْجُوْزَجَانِيُّ لَيْسَ بِحُجَّةٍ. امام جوزجانیؒ نے کہا وہ حجت نہیں۔ وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ: لَيِّنُ الْحَدِيْثِ . امام یعقوبؒ بن سفیانؒ نے کہا کہ وہ بیمار حدیث والے ہیں۔ وَقَالَ ابْنُ حَبَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ ، يَرْوِيْ مَرَاسِيْلَ كَثِيْرَةً وَيُحَدِّثُ عَنْ اَقْوَامٍ مَجَاهِيْلَ لَا يَشْبَهُ حَدِيْثُهٗ ۔ امام ابن حبانؒ نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اس نے بہت سی مرسل حدیثیں روایت کی ہیں اور وہ مجہول راویوں سے روایت کرتا ہے جو آپ کی حدیثوں سے مشابہ نہیں۔

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ : عَامَّةُ مَا يَرْوِيْهِ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ ۔ امام ابن عدیؒ نے کہا اس کی عام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل روایت

"حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ خَلَفٍ الْاَعْمٰى قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ"

(سنن ابن ماجہ باب السواد الاعظم ص۲۹۱، ۲۹۲)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیشک میری اُمت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) روایتوں کی متابعت نہیں کی جاتی۔ قَالَ اَبُو الْفَتْحِ الْاَزْدِيُّ: لَا يُحْتَجُّ بِهٖ امام ابوالفتح ازدیؒ نے کہا کہ اس کے ساتھ احتجاج صحیح نہیں۔ (تہذیب التہذیب ج۱۰ ص۲۰۱-۲۰۲)

؎ اَبُوْ خَلَفٍ الْاَعْمٰى قِيْلَ اِسْمُهٗ حَازِمٌ كَذَّبَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ کہا گیا ہے کہ ابوخلف الاعمٰی کا نام حازم ہے امام یحییٰ بن معینؒ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ امام ابوحاتمؒ نے کہا وہ منکر الحدیث ہے۔ (میزان الاعتدال ج۴ ص۵۲۱)

حافظ احمد بن ابوبکرؒ بوصیری مذکورہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

هٰذَا اِسْنَادٌ ضَعِيْفٌ لِضُعْفِ اَبِيْ خَلَفٍ الْاَعْمٰى وَاِسْمُهٗ حَازِمُ بْنُ عَطَاءٍ یعنی ابوخلف اعمٰی کا نام حازم بن عطاء ہے اس کے ضعف کی وجہ سے یہ اسناد ضعیف ہیں۔ (مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجۃ ج۴ ص۱۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جب تم کوئی اِختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم کو لازم پکڑو۔"
چونکہ یہ روایت سنداً زبردست ضعیف ہے اسلئے قابلِ اِستدلال نہیں ہے۔ اگر بالفرض یہ روایت سنداً صحیح بھی ثابت ہو جائے (جو کہ ناممکن ہے) تو تب بھی یہ روایت قادری صاحب کو مُفید نہیں، انہیں اس سے یہ زبردست غلط فہمی ہوئی ہے کہ سوادِ اعظم سے مراد وہ لوگ ہیں جنکی تعداد زیادہ ہے اس لئے وہ تعداد کی کثرت کو حق کا معیار سمجھ بیٹھے ہیں۔

توضیح و تشریح

واضح ہو کہ سواد سے مراد وجود ہستی جماعت اور بڑی تعداد ہوتی ہے اور اعظم اور عظیم لفظ عظمت سے نکلے ہیں اور لُغتِ عرب میں عظمت کے معنی اوصافِ حمیدہ اور اعمالِ صالحہ کے اعتبار سے بڑائی کے ہیں۔ لفظ عظیم حقیر کا مقابل ہے۔
مطلب یہ ہے کہ عددی کثرت اور قِلت کیلئے لفظ عظیم اور حقیر استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے عربی زبان میں لفظ کثرت اور قِلت ہے جس سے کثیر اور اکثر، قلیل اور اَقل کے اَلفاظ نکلے ہیں۔

پس حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ میں سوادِ اعظم سے مُراد سوادِ افضل ہے نہ کہ سوادِ اکثر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو جماعت شرافت، صداقت اور فضیلت کے اِعتبار سے بڑی ہو اس کا ساتھ دینا ضروری ہے۔
تعداد کی کثرت کو حقانیت کا معیار قرار دینا قرآن مجید اور حدیث شریف کے سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی کا اِرشاد ہے۔ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (سبا: ۱۳) میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرہ : ۲۴۹) یعنی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے اِذن سے غالب آجاتے ہیں۔ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (الانعام : ۱۱۷) اور اگر اطاعت کرے گا تُو اکثر لوگوں کی جو زمین میں ہیں تو گمراہ کردیں گے تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ (الرعد : ۱) اور لیکن لوگوں کی اکثریت ایمان لانے والی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت میں تہتر ۷۳ فرقے بن جائیں گے سوائے ایک کے دوسرے بہتّر ۷۲ سب جہنّم میں جائیں گے۔ الحدیث (ترمذی ص۸۹ ج۲ مشکوٰۃ ص۳۰)

اس حدیث شریف میں بہتّر ۷۲ فرقوں یعنی اکثریت کو باطل قرار دیا گیا ہے اور صرف ایک جماعت کو برحق مَآ اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِىْ پر گامزن رہنے والی فرمایا گیا ہے۔

مُلّا علی قاری حنفی کی شہادت

اَحناف کے مایہ ناز شارح حدیث حضرت امام علی بن سلطان محمّد القاری (المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ) حدیث سُوادِ اعظم کے ذیل میں رقمطراز ہیں :-

(اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ) يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَعَاظِمَ النَّاسِ الْعُلَمَاءُ وَاِنْ قَلَّ عَدَدُهُمْ وَلَمْ يَقُلِ الْاَكْثَرَ لِاَنَّ الْعَوَامَّ وَالْجُهَّالَ اَكْثَرُ عَدَدًا

(مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس سے بڑے لوگ، علماءِ کرام مراد ہیں۔ اگرچہ وہ تعداد میں تھوڑے ہی ہوں اور اکثر نہیں فرمایا کیونکہ عوام اور جُہلا گنتی میں زیادہ ہوتے ہیں۔

شیخ سعدالدینؒ تفتازانی کی شہادت

شیخ سعدالدین تفتازانیؒ (المتوفّٰی ۷۵۸ھ) سَوادِ اعظم کی تعریف بایں الفاظ کرتے تھے۔

"اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ : عَامَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ مِمَّنْ ھُوَ اُمَّۃٌ مُطْلَقَۃٌ وَالْمُرَادُ بِالْاُمَّۃِ الْمُطْلَقَۃِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَھُمُ الَّذِیْنَ طَرِیْقَتُھُمْ طَرِیْقَۃُ الرَّسُوْلِ وَاَصْحَابِہٖ دُوْنَ اَھْلِ الْبِدَعِ"

(التلویح مع التوضیح ص۳۵۴)

یعنی سَوادِ اعظم سے مُراد اُمّت مطلقہ میں سے عام مسلمان جو اہلِ سُنّت والجماعت ہیں جن کا طریقہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرامؓ کے طریقہ کے مُطابق نہ کہ اہلِ بدعت کے طریقہ کے مطابق۔

امام سُفیان ثوریؒ کی شہادت

شیخ عبدالوہاب بن احمدؒ بن علیؒ (المتوفّٰی ۹۷۳ھ) رقمطراز ہیں:۔

وَکَانَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ یَقُوْلُ : اَلْمُرَادُ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُمْ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَلَوْ كَانَ وَاحِدًا فَاعْلَمْ ذٰلِكَ »

(المیزان الکبریٰ ج ۱ ص۵۸)

یعنی امام سفیان ثوریؒ (المتوفیٰ ۱۶۱ھ) فرمایا کرتے تھے کہ سوادِ اعظم سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہلسنت والجماعت ہیں اگرچہ وہ تعداد میں ایک شخص ہی ہو (امام صاحب تاکید فرماتے ہیں کہ) اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔

بددیانتی

قادری صاحب نے فرقہ ناجیہ کے ص۱۳-۱۴ پر "سوادِ اعظم سے مراد" کے زیرِ عنوان لکھا ہے :-

"غوثِ صمدانی سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُوْلُ الْمُرَادُ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ هُمْ مَنْ كَانَ اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ (ترجمہ) حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ سوادِ اعظم سے مراد (OBJECT) اہلسنّت وجماعت فرماتے ہیں۔" (میزان الکبریٰ ج ۱ ص۶۳)

واضح ہو کہ اہل السنّۃ والجماعۃ کے آگے "وَلَوْ كَانَ وَاحِدًا فَاعْلَمْ ذٰلِكَ" کے الفاظ قادری صاحب ہضم کر گئے ہیں۔ اگر یہ الفاظ بھی نقل کر دیتے تو ان کی عوام کو بھی علم ہو جاتا کہ سوادِ اعظم سے مُراد اہل السنّت والجماعت ہیں۔ اگرچہ وہ تعداد میں ایک ہی ہو۔ قادری صاحب نے وَلَوْ كَانَ وَاحِدًا فَاعْلَمْ ذٰلِكَ کے الفاظ ہڑپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے بد دیانتی کا تمغہ اس لیے حاصل کیا ہے کیونکہ وہ عوام الناس کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ سوادِ اعظم اہلسنّت والجماعت وہ لوگ ہیں جو تعداد میں زیادہ ہیں۔ یہ ہے ۔

حق بات جانتے ہیں مگر مانتے نہیں
ضد ہے جنابِ شیخ تقدّس مآب میں

فیصلہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو درداء رضؓ ، ابو امامہ رضؓ ، واثلہ بن اسقع رضؓ اور انس بن مالک رضؓ وغیرھم فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام ؓ نے عرض کی ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ السَّوَادُ الْاَعْظَمُ ؟ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوادِ اعظم کون ہے ؟ قَالَ مَنْ کَانَ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوادِ اعظم وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضؓ کے طریق پر گامزن ہے ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر ج ۸ صـ۱۷۹ حدیث نمبر ۷۶۵۹ وفیہ کثیر بن مروان وھو ضعیف جدا
مجمع الزوائد ج ۱ صـ۱۵۶)

الحاصل: حضرت انس رضؓ کی سوادِ اعظم والی مذکورہ روایت معان بن رفاعہ سلامی اور ابو خلف اعمیٰ " حازم بن عطاء " کے ضعف کی وجہ سے زبردست ضعیف ہے ۔ نیز روایت میں سوادِ اعظم کے الفاظ وارد ہوئے ہیں نہ کہ سوادِ اکثر ـــــ سوادِ اعظم سے مُراد مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ اہلسنّت والجماعت مُراد ہیں نہ کہ زیادہ تعداد والے قرآن وحدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حق پر قائم رہنے والے تھوڑے ہی ہیں اکثریت ناشکروں بے ایمانوں اور گمراہوں کی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ سُنّت کے لئے عظیم خوشخبری اور اہلِ بدعت کیلئے لمحہ فکریہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

○ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ قف أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ط هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

(سُورۃ آلِ عمران آیت ۱۰۶ ، ۱۰۷)

یعنی جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ، سیاہ چہرے والوں سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کُفر کیا ؟ پس اپنے کُفر کی سزا چکھو اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت (جنّت) میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

تفسیرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام جلال الدین عبدالرحمٰنؒ بن ابی بکرؒ السیوطی (المتوفیٰ سنہ ۹۱۱ھ) مذکورہ آیات کے ذیل میں رقمطراز ہیں :-

○ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی (یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ) قَالَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدَعِ"

○ "عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ) قَالَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدَعِ وَالْاَھْوَآءِ"

(تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۶۳)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ کہ اہلسنّت والجماعت کے چہرے (قیامت کے دن) روشن ہوں گے اور اہل بدعت کے چہرے کالے ہوں گے۔

○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قَالَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ" قَالَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ وَالضَّلَالَۃِ

(تفسیر درمنثور ج۲ ص۶۳)

امام اسماعیلؒ بن کثیر (المتوفی ۷۷۴ھ) مذکورہ آیت کے ذیل میں رقمطراز ہیں:۔

○ وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی (یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ) یَعْنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حِیْنَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ وَالْفُرْقَۃِ قَالَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہما" (تفسیر القرآن العظیم ج۱ ص۳۹۰)

خلاصہ

مذکورہ بالا چاروں تفسیری روایات جن میں اوّل الذکر دو مرفوع ہیں اور مؤخر الذکر دو موقوف ہیں (جو محدثین کے نزدیک مرفوع کا درجہ رکھتی ہیں ۹ٰ) ان میں مذکورہ بالا آیتِ مقدسہ کی تفسیرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یہ وارد ہوئی ہے کہ قیامت کے دن اہلسنّت والجماعت کے چہرے روشن ہوں گے۔ (اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ) اور اہل بدعت وضلالت کے چہرے کالے ہوں گے۔ (اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ)

؎ مسلکِ سُنّت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک
جنّت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک
سُنّی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنّم کی مار ہے

۹ٰ امام حاکم رقمطراز ہیں: "تَفْسِیْرُ الصَّحَابِیِّ عِنْدَھُمَا مُسْنَدٌ" (المستدرک ج۲ ص۱۲۳) یعنی امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے نزدیک صحابیؓ کی تفسیر مسند ہے۔

• امام ابنِ کثیرؒ رقمطراز ہیں: تَفْسِیْرُ الصَّحَابِیِّ فِیْ حُکْمِ الْمَرْفُوْعِ عِنْدَ کَثِیْرٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ (البدایہ ج۶ ص۲۳۳) اکثر علماء کے نزدیک صحابیؓ کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

• امام جلال الدین سیوطیؒ رقمطراز ہیں: تَفْسِیْرُ الصَّحَابِیِّ مَرْفُوْعٌ (تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ص۱۱۵) یعنی صحابیؓ کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلسنّت والجماعت کی تعریف

امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فیصلہ

گذشتہ صفحات میں امام محمدؒ بن محمدؒ الغزالی المتوفیؒ ۵۰۵ھ کی کتاب اِحیاء العلوم ج ۳ صفحہ ۱۶۱ کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا وَمَا اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ؟ اور اہلسنّت والجماعت کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنی اہلسنّت والجماعت وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے طریقے پر ہے۔ اور اسی طرح امام محمدؒ بن عبدالکریمؒ المتوفیؒ ۵۴۸ھ کی کتاب المِلَل والنِّحَل ج ۱ صفحہ ۱۳ کے حوالہ سے بھی گزر چکا ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا وَمَا السُّنَّۃُ وَالْجَمَاعَۃُ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَاَصْحَابِیْ یعنی اہلسنّت والجماعت وہ ہے جو اس طریقے پر ہو جس پر آج میں ہوں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

حضرت امام یحییٰؒ اپنے باپ حضرت عبداللہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا:۔

کَانَ عَلِیٌّ یَخْطُبُ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبِرْنِیْ مَنْ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَمَنْ اَھْلُ الْبِدْعَۃِ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ (المتوفیٰ سنہ ۴۰ھ) تقریر ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا اے امیر المومنین مجھے خبر دیجئے اہلسنّت کون ہے اور اہلِ بدعت کون؟

تو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ افسوس ہے تجھ پر (یعنی ابھی تک تجھے یہ بھی خبر نہ ہو سکی) اب تو نے مجھ سے سوال کیا ہے تو پھر مجھ سے اچھی طرح سمجھ لے کہ میرے بعد کسی اور سے یہ مسئلہ پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔

اَھْلُ السُّنَّةِ : اَلْمُتَمَسِّكُوْنَ بِمَا سَنَّهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنْ قَلُّوْا ، وَاَمَّا اَھْلُ الْبِدْعَةِ . فَالْمُخَالِفُوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ الْعَامِلُوْنَ بِرَاْيِهِمْ وَاَهْوَآئِهِمْ وَاِنْ كَثُرُوْا .

یعنی اہلسنّت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقرر کردہ طریقہ کو اختیار کرنے والے ہیں اور اگرچہ وہ تعداد میں تھوڑے ہی ہوں اور لیکن اہلِ بدعت وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اس کی کتاب اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف اپنی رائے اور خواہش پر عمل کرنے والے ہیں اور اگرچہ وہ تعداد میں زیادہ ہی ہوں۔

(منتخب کنز العمّال برحاشیہ مسند احمد مطبوعہ بیروت ج ۶ ص ۳۱۵)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہادت

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (المتوفیٰ سنہ ۵۶۱ھ) اہلسنّت والجماعت کی تعریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بایں الفاظ رقمطراز ہیں:

فَعَلَى الْمُؤْمِنِ اتِّبَاعُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَالسُّنَّةُ: مَاسَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَمَاعَةُ: بِمَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِلَافَةِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔ (الغنیہ ج ۱ ص ۸۰)

مولوی شمس صدیقی بریلوی کا ترجمہ

بریلویوں کے ادیب شہیر مولوی شمس صدیقی بریلوی الغنیہ کی مذکورہ عبارت کا ترجمہ بایں الفاظ رقمطراز ہیں:-

"لہٰذا ایماندار شخص پر لازم ہے کہ سُنّت کا اِتباع اور جماعت کی پیروی کرے۔ سُنّت اس طریقے کو کہتے ہیں جس کو رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمایا اور اس پر گامزن رہے اور جماعت اسے کہتے ہیں جس پر چاروں خلفائے کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی خلافت کے زمانے میں اصحابِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتفاق کیا۔"

(غنیۃ الطالبین اُردو ص ۱۶۹)

شیخ سعدالدین تفتازانی کی شہادت

حنفیوں کے علامہ شیخ سعدالدین تفتازانی (المتوفی ۷۵۸ھ) اہلسنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والجماعت کی تعریف بایں الفاظ قلمبند فرماتے ہیں :۔

○ "اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ : وَھُمُ الَّذِیْنَ طَرِیْقَتُھُمْ طَرِیْقَۃُ الرَّسُوْلِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَصْحَابِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ دُوْنَ اَھْلِ الْبِدَعِ "

(التلویح مع التوضیح صـ۳۵۴ مطبوعہ نول کشور)

یعنی اہلسنت والجماعت وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقہ پر گامزن ہیں نہ کہ اہلِ بدعت کے طریقہ پر۔

شیخ احمد آفندی بن علی رُومی کی شہادت

آپ فرماتے ہیں :۔

○ "اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ : وَھُمُ الَّذِیْنَ طَرِیْقُھُمْ طَرِیْقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ دُوْنَ اَھْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالِ "

(مجالس الابرار مجلس نمبر ۱۸ بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ جـ۱ صـ۶۸)

یعنی اہلسنت والجماعت وہ لوگ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریق پر گامزن ہیں نہ کہ اہلِ بدعت وضلال کے طریق پر۔

○ اور اسی طرح امام اسماعیل بن کثیرؒ دمشقیؒ (المتوفیٰ ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں :

وَاَمَّا اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَیَقُوْلُوْنَ فِیْ کُلِّ فِعْلٍ وَقَوْلٍ لَمْ یَثْبُتْ عَنِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ھُوَ بِدْعَۃٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ خَيْرًا لَسَبَقُوْنَا اِلَيْهِ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَتْرُكُوْا خَصْلَةً مِّنْ خِصَالِ الْخَيْرِ اِلَّا وَقَدْ بَادَرُوْا اِلَيْهَا »

(تفسیر القرآن العظیم ج ۴ ص ۱۵۶)

اور لیکن اہلسنت والجماعت یہ فرماتے ہیں کہ جو قول وفعل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے۔ کیونکہ اگر وہ کوئی بھلائی کی چیز ہوتی تو وہ اس میں ہم سب سے سبقت لے جاتے کیونکہ انہوں نے امُورِ خیر میں سے کوئی امر ایسا نہیں چھوڑا جس کی طرف انہوں نے سبقت نہ کی ہو۔

۵ شیخ احمد بن عبدالرحیم حنفی دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اَقُوْلُ: اَلْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمُ الْاٰخِذُوْنَ فِي الْعَقِيْدَةِ وَالْعَمَلِ جَمِيْعًا بِمَا ظَهَرَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَرٰى عَلَيْهِ جُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ (اِلٰى اَنْ قَالَ) وَغَيْرُ النَّاجِيَةِ كُلُّ فِرْقَةٍ انْتَحَلَتْ عَقِيْدَةً خِلَافَ عَقِيْدَةِ السَّلَفِ اَوْعَمَلًا دُوْنَ اَعْمَالِهِمْ۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۲۰)

یعنی میں کہتا ہوں کہ فرقہ ناجیہ صرف وہ لوگ ہیں جو عقیدہ اور عمل دونوں میں اس چیز پر عمل کریں جو کتاب وسنت سے ظاہر ہے اور جس چیز پر جمہور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور تابعین عظام عمل پیرا تھے (پھر آگے فرمایا کہ) اور غیر ناجی ہر وہ فرقہ ہے جس نے سلف صالحین کے عقیدہ کے خلاف کوئی اور عقیدہ بنا لیا یا ان کے عمل کے خلاف کوئی اور عمل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اہلسنّت والجماعت صرف وہ لوگ ہیں جو عقیدہ اور عمل دونوں میں ہادی اعظم، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقشِ قدم پر ہیں۔ یہی ناجی گروہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

جو ایسے نہیں ہیں یعنی ان کا عقیدہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے عقیدہ کے مطابق اور نہ ہی عمل تو وہ اہل سنّت والجماعت نہیں ہوسکتے وہ بلاشبہ بدعتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ

کھلی بغاوت

جب بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان نے غور کیا کہ "اہلسنّت و الجماعت" کی جو تعریف امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح، شیخ سعد الدین حنفی تفتازانی رح، شیخ شہاب الدین احمد آفندی بن علی رومی رح، امام اسماعیل بن کثیر دمشقی اور شیخ احمد بن عبدالرحیم حنفی دہلوی وغیرہم نے کی ہے اس کو مان لینے سے تو بریلوی رضا خانی مذہب بالکل ہی اہلسنّت والجماعت سے خارج ہو کر رہ جاتا ہے۔ تو انہوں سے اس سے کھلی بغاوت کر دی۔

چنانچہ بریلوی رضاخانی مولوی محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے "خطبات آل انڈیا کانفرنس" (مصنفہ محمد جلال الدین قادری) ط۶-۸۵ کے حوالہ سے لکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سُنّی وہ ہے جو مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کا مصداق ہو سکتا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفاءِ اسلام اور مُسلّم مشائخ طریقت اور متاخرین عُلماءِ دین سے شیخ عبدالحق محدِث دہلوی حضرت مَلِک العلماء بحرالعُلوم صاحب فرنگی محلی حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی، حضرت مولانا فضل رسُول صاحب بدایونی، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلیٰحضرت مولانا مفتی احمد رضا خان رحمہم اللہ تعالیٰ کے مسلک پر ہو۔" (اندھیرے سے اُجالے تک صـ۱۲)

حاصِلِ کلام

ترجمانِ بریلویت مولوی محمد عبدالحکیم شرف قادری اور مولوی محمد جلال الدین قادری کی مذکورہ تصریح سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ اہلسنّت والجماعت کی جو تعریف ہادی اعظم امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، شیخ سعدالدین حنفی تفتازانیؒ، شیخ شہاب الدین احمد آفندیؒ، امام اسماعیل بن کثیرؒ دمشقی اور شیخ احمدؒ بن عبدالرحیمؒ حنفی دہلوی وغیرہم نے کی ہے انہیں وہ ہرگز قبول نہیں ہے۔ ان کے نزدیک تو سُنّی صرف وہ ہے جو ان کے مسلّم مشائخِ طریقت اور ان کے اعلیٰحضرت مُفتی احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی کے مسلک پر ہو۔

؎ کتنا چھپایا رازِ محبّت نہ چھپ سکا
افسانہ ان کے عشق کا مشہور ہو گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ لطیفہ

ایک دفعہ بریلویوں کے ایک بڑے مناظرِ اسلام صاحب تقریر ارشاد فرمارہے تھے کہ جمعرات کی رات کو سُنّی مُردے اپنے گھروں میں آتے ہیں۔ وہابی نجدی کہتے ہیں نہیں آتے۔ ہم بھی سچ کہتے ہیں اور وہابی نجدی بھی سچ کہتے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ سُنّی مُردے جنّت میں ہیں وہ جہاں چاہیں آجا سکتے ہیں۔ وہابی مُردے جہنّم میں ہیں انہیں جہنّم کا داروغہ نہیں آنے دیتا۔

(نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ نعرۂ رسالت یارسول اللہ۔ نعرۂ حیدری یاعلی)

کالج کے ایک سٹوڈنٹ نے رقعہ لکھا کہ جناب مولانا صاحب سُنّی مُردے جو جمعرات کی رات کو اپنے گھروں میں آتے ہیں وہ صرف مُردے کی رُوح آتی ہے یا کہ جسم؟ یا رُوح اور جسم دونوں؟ تو اس پر مناظرِ اسلام صاحب نے ارشاد فرمایا۔ سُنّیو سُنو! ہوش سے سُنو! یہ سُنّیوں کا جلسہ ہے سُنّی وہ ہے جو سُن کر مان لے۔ ہمارا کام ہے سُنانا تمہارا کام ہے سُن کر مان لینا۔ نکتہ چینی کرنا وہابیوں کا کام ہے۔ خبردار اب اگر کسی وہابی نجدی نے اس طرح بدتمیزی کی تو خرابی ہوگی۔

(اس پر لوگوں نے خوب نعرے لگائے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یارسول اللہ
نعرۂ حیدری یاعلی، مناظرِ اسلام زندہ باد)

واقعی بریلوی رضاخانی حضرات انہی معنوں میں سُنّی ہیں کہ اپنے مولویوں کی بات خواہ وہ غلط ہی ہو سُن کر مان لیتے ہیں۔ تحقیق کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں یہ اجازت ہے۔

(اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلسنّت والجماعت سے مُراد کون ہیں ؟

امام احمدؒ بن حنبلؒ کی شہادت

امام ابوزکریاؒ یحییٰ بن شرف النووی (المتوفیٰ ۶۷۶ھ) رقمطراز ہیں :-

"قَالَ الْقَاضِیْ عِیَاضٌ : اِنَّمَا اَرَادَ اَحْمَدُ اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَمَنْ یَّعْتَقِدُ مَذْهَبَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ" لہ

(نووی شرح مسلم ج ۲ ص ۱۴۳)

یعنی قاضی عیاضؒ (المتوفیٰ ۵۴۴ھ) نے فرمایا کہ امام احمدؒ بن حنبلؒ (المتوفیٰ

لہ سبیل الرسول ص ۳۲۳ اور جماعت وائی بطحا کے ص ۵۴ پر مرقوم ہے۔

"قاضی عیاضؒ حق پر قائم رہنے والی منظّر و منصور جماعت کی نشانی بتاتے ہیں مَنْ یَّعْتَقِدُ مَذْهَبَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ جو مذہب اہلحدیث کی پابند ہو۔" (شرف اصحاب الحدیث)

اور اسی طرح الجماعۃ کے ص ۱۰۳ پر ہے "حضرت خطیب کی روایت ہے کہ جب حضرت قاضی عیاضؒ سے اہلِ حق کے اس منظّر و منصور گروہ کے بارے میں یہ دریافت کیا گیا ہے جس کا ذکر حدیث رسُول میں آیا ہے تو آپ نے فرمایا مَنْ یَّعْتَقِدُ مَذْهَبَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اہلحدیث کے مسلک پر چلتے ہیں۔"

واضح ہو کہ مذکورہ بالا تینوں کتب میں قاضی عیاضؒ کا بیان خطیب بغدادی کی تالیف شرف اصحاب الحدیث کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ صریحاً غلط ہے کیونکہ امام ابوبکر احمدؒ بن علیؒ خطیب بغدادی کی وفات ۷، ذی الحجہ ۴۶۳ھ میں ہوئی اور قاضی عیاضؒ کی پیدائش ۴۹۶ھ میں ہوئی۔ گویا کہ خطیب بغدادیؒ کی وفات کے ترپن ۵۳ برس بعد قاضی عیاضؒ پیدا ہوئے ہیں تو پھر قاضی صاحب اپنی پیدائش سے ترپن ۵۳ برس قبل خطیب بغدادیؒ کو منظّر و منصور جماعت کی نشانی کیسے بتا آئے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۱ھ) کی مُراد اہلسنّت والجماعت سے وہ جماعت ہے جو (عملی اور) اعتقادی طور پر مذہب اہلِ حدیث پر گامزن ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہادت

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (المتوفی ۵۶۱ھ) تہتر ۷۳ فرقوں والی روایت نقل کرنے کے بعد ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"فَجَمِيعُ ذٰلِكَ ثَلَاثٌ وَّسَبْعُوْنَ فِرْقَةً عَلٰى مَا اَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ" [۱۱]

(الغنیۃ مطبوعہ مصر ص۸۵)

یعنی یہ سب تہتر ۷۳ فرقے ہوئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اور لیکن ان سب فرقوں میں نجات پانے والا فرقہ صرف اہلسنّت والجماعت ہے۔

نیز فرمایا فَاَهْلُ السُّنَّةِ طَائِفَةٌ وَّاحِدَةٌ [۱۲] یعنی اہلسنّت والجماعت کا صرف ایک ہی گروہ ہے۔

دوسرے مقام پر اہلِ سنّت کی پہچان بایں الفاظ قلمبند کی ہے۔

۱۱ھ قادری صاحب نے بھی اپنی کتاب فرقۂ ناجیہ کے ص۸ پر غنیۃ الطالبین کے حوالہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی کا مذکورہ بیان قلمبند کیا ہے لیکن لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَّاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وغیرہ عبارت سے چشم پوشی کرکے اپنی بدباطنی کا اظہار فرمادیا ہے۔ ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا اسْمَ لَهُمْ اِلَّا اسْمٌ وَّاحِدٌ وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ۔ (الغنیۃ ج ۱ صفحہ ۸۰)

(یعنی بدعتیوں نے) اہلسنّت کو بدنام کرنے کیلئے جو نام[۱۳] ان کے تجویز کر رکھے ہیں ان ناموں میں سے ان) کا کوئی نام نہیں ہے ان کا تو صرف ایک ہی نام ہے اور وہ اہلحدیث ہے۔

امام احمدؒ بن محمدؒ خطّابی کی شہادت

علّامہ عبدالوہاب بن احمد بن علی (المتوفیٰ ۹۷۳ھ) رقمطراز ہیں:

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُّجَادِلُوْنَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْاٰنِ فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ الْخَطَّابِيُّ: وَاَصْحَابُ السُّنَنِ هُمْ حُفَّاظُ الْحَدِيْثِ" (المیزان الکبریٰ ج ۱ صفحہ ۵۶)

---

[۱۲] قادری صاحب نے فرقہ ناجیہ کے صفحہ ۸ پر اس کا ترجمہ یوں کیا ہے "پس اہلسنّت کا ایک ہی فرقہ ہے" اور پھر صفحہ ۲۲، ۲۳ پر اس کے برعکس حنفی شافعی مالکی اور حنبلی وغیرہ چاروں فرقوں کو اہلسنت وجماعت قرار دیا ہے جو ان کی کم عقلی اور جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

؎ جبکہ اندھے ہیں خود پیر و مرشد ❊ رہبری کیا کریں گے اندھے گھرانے والے

[۱۳] بدعتیوں نے اصلی اہلسنّت اہلحدیث کو بدنام کرنے کیلئے ان کے جو نام وہابی نجدی اور غیر مقلد وغیرہ تجویز کر رکھے ہیں ان ناموں کی تفصیل راقم کی کتاب "ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟" میں ملاحظہ فرمائیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو متشابہاتِ قرآن میں تمہارے ساتھ اختلاف و جھگڑا کریں گے۔ پس تم سنت کے ساتھ ان کی تردید کرنا۔ بلاشبہ اصحابِ سُنن (اہلسنّت) سُنّت کے ذریعے کتاب اللہ کی زیادہ معلومات رکھتے ہیں۔ امام (ابوسلیمان؄ احمد؄ بن محمد؄) خطّابی (المتوفیٰ ۳۸۸ھ) نے فرمایا اصحابِ سُنن (اہلسنّت) سے مراد حُفّاظُ الحدیث (اہلحدیث) ہیں"۔

امام قُتیبہ بن سعید؄ کی شہادت

امام قُتیبہ؄ بن سعید؄ (المتوفیٰ ـــــھ) فرماتے ہیں :

اِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَهْلَ الْحَدِيْثِ مِثْلَ يَحْيَى
ابْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَاَحْمَدَ
ابْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ وَذَكَرَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ
فَاِنَّهٗ عَلَى السُّنَّةِ وَمَنْ خَالَفَ هٰذَا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ مُبْتَدِعٌ

(شرف اصحاب الحدیث ص۴۰)

جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ اہلحدیث سے محبّت رکھتا ہے جیسے امام یحیٰ؄ بن سعید القطان؄، عبدالرحمٰن؄ بن مہدی؄، احمد؄ بن حنبل؄، اور اسحاق؄ بن راھویہ؄ اور اسی طرح بہت سے حضرات کے نام لئے۔ تو سمجھ لو کہ وہ سُنّت پر قائم ہے (یعنی وہ اہلسنّت ہے) اور جو کوئی ان (اہلحدیث) کے مخالف ہے پس جان لو کہ بلاشبہ وہ بدعتی ہے۔

الحاصل مذکورہ بالا حوالجات سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ اہلسنّت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والجماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقہ پر گامزن ہیں اور وہ صرف اہلحدیث ہی ہیں اور جنہوں نے نبوی طریقہ چھوڑ کر حنفی مالکی شافعی اور حنبلی وغیرہ طریقے ایجاد کئے اور پھر ان چاروں کو حق مان کر صرف ایک کی پابندی کی۔ وہ اہلسنّت والجماعت کیسے ہو سکتے ہیں ؟

ؔ پھول دامن میں چھپائے پھرتے ہیں وہ لوگ
جن کو نسبت ہی نہ تھی گلستاں سے یارو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعترافِ حقیقت

علامہ امیر علی حنفی کا اعتراف

حنفیوں کے مشہور علامہ الفہامہ، جامع فروع و اُصول، حاوی منقول و معقول مولانا السید امیر علی حنفی رقمطراز ہیں۔

"ہم نے اجماع کیا کہ شافعی و مالکی و حنبلی بلکہ تمام اہلِ حدیث مثل امام بخاریؒ وغیرہ وابنِ جریر طبری حتیٰ کہ علمائے ظاہر یہ سب اہل سنت والجماعۃ و برحق ہیں اور سب کا تمسک قرآن و احادیث اہل السُّنّۃ پر عقائد حقہ کے ساتھ ہے"

(عین الہدایہ ج ۱ ص ۵۳۸ کتاب الصلوٰۃ ، والمختار فی القنوت الاخفاء لانہ دعاء)

حکیم انیس احمد حنفی صدیقی کا اعتراف

حنفیوں کے مشہور مولوی حکیم انیس احمد حنفی صدیقی ، "اہل حدیث حضرات" کے زیرِ عنوان رقمطراز ہیں:۔

"ائمہ حدیث کے طریقے پر چلنے والے حضرات اہلِ حدیث کہلاتے ہیں یہ لوگ بھی اصل میں اہل السنت ہیں۔ چونکہ اہلِ حدیث اور سُنّت مترادف الفاظ ہیں۔ حدیث کے معنیٰ ہیں سنت یا طریقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(مسلکِ اعتدال تیسرا ایڈیشن ص ۵۴)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا احمد علی حنفی لاہوری کا اعتراف

حنفیوں کے مشہور شیخ التفسیر مولانا احمد علی حنفی قادری لاہوری فرماتے ہیں۔

الف۔ اہل السنۃ والجماعۃ کہلانے والے مسلمانوں کیلئے غور کرنے کا مقام ہے اہل السنۃ والجماعۃ کا مطلب یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یعنی طریقہ کے پابند ہیں، اور اس سنت پہ عمل کرنے میں ہم صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلے جا رہے ہیں۔ یعنی صحابہ کرامؓ ہمارے اسلاف تھے اور ہم ان کے اخلاف یعنی جانشین ہیں۔"

(ملفوظاتِ طیبات ص ۸۸)

ب۔ "آج چودھویں صدی میں جو علماءِ کرام پیغامِ حق کتاب و سنت سے نکال کر پہنچا رہے ہیں ان کے خلاف شیطانِ لعین عوام النّاس سے مخالفت کرا رہا ہے۔ جو علمائے کرام کتاب و سنت سے احکام پہنچاتے ہیں۔ انہیں وہابی بنا دیتا ہے۔ وہابی کا لفظ ایک ہوّا بنا رکھا ہے، ورنہ وہابیت کیا ہے، اس کے معنی علماء کو بھی معلوم نہیں الخ"

(ملفوظاتِ طیبات ص ۹۰)

ج۔ "میں قادری اور حنفی ہوں۔ اہلِ حدیث نہ قادری ہیں اور نہ حنفی، مگر وہ ہماری مسجد میں ۴۰ سال سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں ان کو حق پر سمجھتا ہوں۔" (ملفوظات طیبات ص ۱۵۰)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا اعتراف

سوال، وہابی مذہب یہ کون سا فرقہ ہے مردود ہے یا مقبول اور عقائد ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب والوں کے مطابق اہل سنت والجماعت ہیں یا مخالف، کسی امام کی تقلید کرتے ہیں یا نہیں ؟

جواب : اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دین دار کو کہتے ہیں۔ باقی بندہ آپ کا دعاگو ہے سب امور کے لیے دست بدعا ہے۔

فقط والسلام — رشید احمد ۱۳

(فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوّب ص ۹۶)

مفتی محمد کفایت اللہ حنفی دہلوی کا اعتراف

(ل) سوال ۱ :- زید فرضی جماعت کے برابر منفرد نماز پڑھتا ہے، اس کے ساتھ نہیں ملتا، کیا اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں، وجہ یہ ہے کہ امام غیر مقلد ہے۔

۲ :- کیا موجودہ وہابیوں یا غیر مقلدوں کے خلف نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں، اثبات ونفی کی وجہ تحریر فرمائیں۔

۳ :- موجودہ وہابیوں یا غیر مقلدوں کو کافر، اسلام سے خارج اور جہنمی اور گمراہ کہنا جائز ہے یا نہیں، کیا جو شخص یہ الفاظ استعمال کرتا ہے، اس پر کوئی حرف منجانب قرآن اور حدیث اور فقہ سے آتا ہے یا نہیں ؟

۴ :- ان کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

۵ :- ان کے ساتھ رشتہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(المستفتی نمبر ۲۲۸۹ محمد پنجابی متعلم مدرسہ امینیہ معرفت امیر نواب پشاوری

۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۵ جون ۱۹۳۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۷۳) جواب ۱: نماز تو ہو جاتی ہے مگر وہ ترکِ جماعت کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے۔ امام کا غیر مقلّد ہونا جماعت میں شریک نہ ہونے کے لیئے عُذر صحیح نہیں ہے۔

۲: غیر مقلّدوں کے پیچھے حنفی کی نماز جائز ہے۔

۳: غیر مقلِّدوں کو کافر اور دائرۂ اِسلام سے خارِج قرار دینا صحیح نہیں، ایسا کہنے والا سخت گنہگار ہو گا۔ کیونکہ ترکِ تقلید فی حدِ ذاتہٖ کفر نہیں ہے۔

۴: جائز ہے۔

۵: جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی۔

(کفایت المفتی ج ۱، ص ۳۲۷)

(ب) سوال: اہلِ حدیث جن کو ہم لوگ غیر مقلّد بھی کہتے ہیں، مسلمان ہیں یا نہیں؟ اور وُہ اہلِ سُنّت والجماعت میں داخِل ہیں یا نہیں؟ اور ان سے نکاح شادی کا معاملہ کرنا درُست ہے یا نہیں؟

(المستفتی نمبر ۱۱۷۴، اسمٰعیل محمود ولی صاحب (سورت) ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء)

(۳۷۰) جواب: ہاں اہلحدیث مسلمان ہیں اور اہلِ سنّت والجماعت میں داخل ہیں۔ ان سے شادی بیاہ کا معاملہ کرنا درُست ہے محض ترکِ تقلید سے اِسلام میں فرق نہیں پڑتا۔ اور نہ اہلِ سنّت والجماعت سے تارکِ تقلید باہر ہوتا ہے۔

فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔

(کفایت المفتی ج ۱، ص ۳۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج ۳۶۷) جواب: غیر مقلدین جن کے خیالات سوال میں مذکور ہیں، اصولاً تو اہل السنت والجماعت میں داخل ہیں اور اشخاص کے لحاظ سے اگر ان میں کوئی فرد ائمہ مجتہدین کو سب و شتم کریں یا صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بدعتیں نکالیں یا سلف صالحین کو برا بھلا کہیں یا مسلمانوں کو بعض معمولی کوتاہیوں پر مشرک و کافر بنائیں یا امامتِ مطلقہ کا دعویٰ کریں تو میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ ان باتوں کی ذمہ داری انہیں افراد پر ہوگی جن سے سرزد ہوں، نہ یہ کہ عام غیر مقلدین کو موردِ الزام بنایا جائے یا نفسِ ترکِ تقلید پر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہونے کا حکم لگا دیا جائے۔ رہے یہ مسائل جن کا سوال میں ذکر ہے، ان میں بہت سے مسائل تو متفق علیہ ہیں اور بہت سے مختلف فیہ اور بعض ہمارے خیال میں افراط و تفریط پر مبنی ہیں ان کی تفصیل کا نہ یہ فتویٰ متحمل ہے اور نہ سائل کا سوال ان سے متعلق ہے۔ اس لیے ان تمام افعال کی جملۃً تصویب نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ عام غیر مقلدوں کو اہل السنت والجماعۃ سے خارج کیا جا سکتا ہے اور نہ بالعموم ان سے سلام و کلام کو ناجائز بتایا جا سکتا ہے۔

واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء

(کفایت المفتی ج ۱، ص ۳۲۴)

خلاصۃ المرام

مقلدینِ احناف کے مذکورہ بالا ٹھوس اور واضح حوالجات سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے:

○ ائمہ حدیث کے طریقے پر چلنے والے حضرات اہلِ حدیث کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اصل میں اہلِ سُنّت ہیں۔

- دہابی (اہلِ حدیث) مُتّبع سنّت (اہلِ سنّت) اور دین دار کو کہتے ہیں۔
- حنفیوں نے اجماع کیا ہے کہ شافعی ومالکی وحنبلی بلکہ تمام اہلِ حدیث، اہلِ سُنّت والجماعت وبرحق ہیں۔
- اہلِ حدیث مسلمان ہیں، اہلِ سُنّت والجماعت میں داخل ہیں، محض ترکِ تقلید سے اسلام میں فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی اہلِ سنّت والجماعت سے تارکِ تقلید باہر ہوتا ہے۔
- اہلِ حدیث کے پیچھے حنفی کی نماز جائز ہے، نیز ان کے ساتھ سلام وکلام اور نکاح وغیرہ بھی جائز ہے۔

ع کِس ادا سے کیا اقرار گنہگاروں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ حدیث کو بُرا کہنے والا بدعتی اور بے دین ہے :

امام یحیٰؒ بن سعید القطانؒ کی شہادت

امام ابو حنیفہؒ کے مایۂ ناز شاگرد امام یحیٰ بن سعید القطانؒ (المتوفّٰی ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں :

لَیْسَ فِی الدُّنْیَا مُبْتَدِعٌ اِلَّا وَھُوَ یُبْغِضُ اَھْلَ الْحَدِیْثِ

(مقدمہ شرح جامع الاصول للجزری ص۱۰ مطبوعہ مصر)

یعنی دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہلحدیث سے بُغض و عداوت نہ رکھتا ہو گویا کہ اہلحدیث سے بغض و عداوت رکھنا اہلِ بدعت کا فطری تقاضا ہے ۔

امام احمدؒ بن سِنان القطّانؒ کی شہادت

امام جعفرؒ بن محمدؒ بن سِنان الواسطیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے احمدؒ بن سِنان القطّانؒ سے سُنا آپ نے ارشاد فرمایا ۔

لَیْسَ فِی الدُّنْیَا مُبْتَدِعٌ اِلَّا وَھُوَ یُبْغِضُ اَھْلَ الْحَدِیْثِ وَاِذَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَۃُ الْحَدِیْثِ مِنْ قَلْبِہٖ ۔

(شرف اصحاب الحدیث ص۷۳ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص۴ واللفظ لہٗ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی دنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہلحدیث سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو اور جب کوئی شخص بدعت ایجاد کرتا ہے تو اس کے دل سے حدیث کی حلاوت چھین لی جاتی ہے۔

امام احمدؒ بن حنبلؒ کی شہادت

امام احمدؒ بن حسنؒ نے امام احمدؒ بن حنبلؒ سے کہا کہ مکہ شریف میں ابن ابی قُتیلہ سے کچھ لوگوں نے اہلحدیث کا ذکر کیا۔ فَقَالَ لَهٗ: اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ قَوْمُ سُوْءٍ تو اس نے کہا کہ اہلحدیث بُری قوم ہے۔

فَقَامَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یَنْفُضُ ثَوْبَهٗ فَقَالَ زِنْدِیْقٌ زِنْدِیْقٌ زِنْدِیْقٌ وَدَخَلَ بَیْتَهٗ۔

(یہ سنتے ہی) امام ابو عبداللہ (احمدؒ بن حنبلؒ) اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ وہ شخص (جس نے اہلحدیث کو برا کہا ہے) بے دین ہے بے دین ہے، بے دین ہے، اور اپنے گھر داخل ہو گئے۔

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص۴ طبقات الحنابلہ لابی الحسین ج۱ ص۳۸ مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص۱۸۰ شرف اصحاب الحدیث ص۷۱ واللفظ لہ)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی شہادت

آپ اپنی مایۂ ناز کتاب الغنیہ میں فرماتے ہیں۔

وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٍ یُعْرَفُوْنَ بِهَا فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِیْعَةُ فِیْ اَهْلِ الْاَثَرِ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَامَةُ الزَّنَادِقَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ بِالْحَشْوِيَّةِ وَيُرِيْدُوْنَ اِبْطَالَ الْاٰثَارِ وَعَلَامَةُ قَدْرِيَّةٍ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ مُجْبِرَةً وَعَلَامَةُ الْجَهْمِيَّةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ السُّنَّةِ مُشَبِّهَةً وَعَلَامَةُ الرَّافِضَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ نَاصِبِيَّةً۔

وَكُلُّ ذٰلِكَ عَصَبِيَّةٌ وَغِيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَّاحِدٌ وَّهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ، وَلَا يَلْتَصِقُ بِهِمْ مَا لَقَّبُوْهُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ كَمَا لَمْ يَلْتَصِقْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِيَةُ كُفَّارِ مَكَّةَ سَاحِرًا وَّشَاعِرًا وَّمَجْنُوْنًا وَّمَفْتُوْنًا وَّكَاهِنًا وَلَمْ يَكُنْ اِسْمُهٗ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَعِنْدَ اِنْسِهٖ وَجِنِّهٖ وَسَآئِرِ خَلْقِهٖ اِلَّا رَسُوْلًا نَبِيًّا بَرِيًّا مِّنَ الْعَاهَاتِ كُلِّهَا۔ (الغنیۃ ج ۱ صنہ)

مولوی شمس صدیقی بریلوی کا ترجمہ

اہلِ بدعت کی بکثرت نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ایک علامت تو یہ ہے کہ وہ محدثین کو برا کہتے ہیں اور ان کو حشویہ جماعت کا نام دیتے ہیں۔ اہلحدیث کو فرقہ حشویہ قرار دینا زندیق کی علامت ہے۔ اس سے ان کا مقصد ابطالِ حدیث ہے۔ فرقہ قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ محدثین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اہل الآثار) کو مجبرۃ (جبریہ) کہتے ہیں۔ اہلِ سُنّت کو مُشَبِّہہ قرار دینا فرقہ جہمیہ کی علامت ہے۔ اہل الآثار (اہلحدیث) کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے۔

یہ تمام باتیں اہلسنت کے ساتھ ان کے تعَصُّب اور غیظ و غضب کے باعث ہیں حالانکہ ان کا تو صرف ایک نام اہلحدیث ہے۔ بدعتی ان کو جو لقب دیتے ہیں وہ ان کو چمٹ نہیں جاتے۔ جس طرح مکّہ کے کافر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادُوگر، شاعر مجنُون، مفتون اور کاہن کہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ملائکہ، انس و جن اور تمام مخلوق کے نزدیک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان تمام عیبوں سے پاک تھے اور کوئی لقب موزوں نہ تھا۔ آپ کا لقب رسُول اور نبی تھا "

(غنیۃ الطالبین اردو ص۱۷۰)

مولوی محبُوب احمدؒ کا ترجمہ

فصلِ اہلِ بدعت کی شناخت کے بیان میں

اہلِ بدعت کی شناخت یہ ہے کہ وہ اہلِ حدیث کی غیبت کرتا ہے اور زندیقوں کی شناخت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو جھُوٹا کہتے ہیں اور قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو مجبرہ کہتے ہیں اور نشان جہمیہ کا یہ ہے کہ وہ اہلسنّت کو مُشَبِّہہ بتلاتے ہیں اور علامت رافضیوں کی یہ ہے کہ انہوں نے اہلحدیث کا ناصبیہ نام رکھا ہے اور یہ لوگ یہ حرکتیں بسبب تعَصُّب اور دشمنی اور غیظ و غضب کے جو ان کو اہلسنّت سے ہے کرتے ہیں۔ اور اہلسنّت کا کوئی نام بجُز ایک نام اہلحدیث کے نہیں ہے۔ اور اہلِ بدعت نے جو اہلسنّت کا لقب رکھا ہے وہ ان کے نام سے ملتا ہی نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے کافروں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ساحر و شاعر و دیوانہ و آسیب رسیدہ و کاہن رکھا تھا اور یہ سب نام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات سے بالکل بے تعلق تھے اور کسی طرح سے صادق نہ ہو سکتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اور ملائکہ اور جن و انس اور تمام مخلوقات کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رسول اور نبی ہے اور پاک سب عیبوں سے ہے۔ (الغنیہ عربی اردو صہ ۱۴۲)

مولوی عبدالحکیمؒ سیالکوٹیؒ کا ترجمہ

واضح ہو کہ آپؒ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے پہلے پہل شیخ احمدؒ بن عبدالاحدؒ بن زین العابدینؒ فاروقی سرہندی (المتوفی ۱۰۳۵ھ) کو مجددِ الف ثانی کا خطاب دیا اور شیخ احمد صاحبؒ نے آپ کو آفتاب پنجاب کا لقب دیا۔

(حدائق الحنفیہ صہ ۴۱۵)

آپ نے الغنیہ کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشاد فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِیْعَةُ فِیْ اَهْلِ الْاَثَرِ کا ترجمہ بایں الفاظ لکھا ہے۔

"پس نشانِ اہلِ بدعت عیب کردن است در اہلِ حدیث"

(الغنیہ مترجم فارسی مطبوعہ مرتضوی دہلی صہ ۱۹۸)

یہ بھی یاد رہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے الغنیہ کی مذکورہ بالا فصل میں جتنی دفعہ اہل الاثر لکھا ہے۔ مولوی عبدالحکیمؒ سیالکوٹیؒ نے ان سب جگہوں میں اس کا ترجمہ اہلِ حدیث ہی کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مُقلّد اہلسُنّت ہو سکتا ہے ؟

ے بتا اے عقلِ انسانی کوئی حل اس مُعمّے کا
نظر کچھ اور کہتی ہے خبر کچھ اور کہتی ہے

اہلِ سُنّت اور مُقلِّد دو متضاد لقب ہیں۔ اہلِ سُنّت مُقلِّد نہیں ہو سکتا۔ اور مُقلّد اہلِ سُنّت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اہلِ سُنّت وہ ہوتا ہے جو طریقۂ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر کاربند ہو۔ اور مُقلّد وہ ہے جو غیر نبی کے قول و فعل پر بغیر دلیل کے عمل کرے۔ اہلسنّت کی تعریف اور اس کا حقیقی اہل اور مصداق کون ہے؟

گذشتہ صفحات میں مفصّل گزر چکا ہے۔ ذیل میں مُقلِّد کی تعریف اور اس کا مذہب ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے تاکہ حَق اور باطِل میں تمیز کرنی ہر شخص کیلئے آسان سے آسان تر ہو جائے۔

تقلید کا معنیٰ و مفہوم

○ بریلویوں کے حکیم الامّت مشہور مرکزی مفتئ اعظم مولوی احمد یار خاں صاحب حنفی نعیمی (المتوفیٰ ۱۳۹۱ھ) اپنی معرکۃ الآراء کتاب جآء الحق[۱] باب اوّل تقلید کے معنیٰ اور اس کے اقسام میں کے زیرِ عنوان رقمطراز ہیں۔

---

۱ مفتی احمد یار خاں نعیمی رقمطراز ہیں کہ :-

" اس کتاب کا نام جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ حضرت قبلۂ عالم، امیرِ ملت شیخ المشائخ قطبِ وقت عالمِ ربّانی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری (المتوفیٰ ۱۳۷۰ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تقلید کے دو معنی ہیں، ایک لغوی دوسرے شرعی۔ لغوی معنی ہیں قلادہ در گردن بستن۔ گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا۔ تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے قول و فعل کو اپنے پر لازم شرعی جاننا۔ یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لئے حجت ہے۔ کیونکہ یہ شرعی محقق ہے جیسے کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول و فعل اپنے لئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے۔

حاشیہ حسامی باب متابعۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صفحہ ۸۶ پر شرح مختصر المنار سے نقل کیا۔ اور یہ عبارت نور الانوار بحث تقلید میں بھی ہے۔

"اَلتَّقْلِیْدُ اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَیْرَہٗ فِیْ مَا سَمِعَہٗ یَقُوْلُ اَوْ فِیْ فِعْلِہٖ عَلٰی زَعْمِ اَنَّہٗ مُحِقٌّ بِلَا نَظْرٍ فِی الدَّلِیْلِ۔

تقلید کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا، اس میں جو اس کو کہتے ہوئے یا کرتے ہوئے سن لے یہ سمجھ کر کہ وہ اہل تحقیق میں سے ہے بغیر دلیل میں نظر کئے ہوئے

نیز امام غزالی کتاب المستصفٰی جلد دوم ص ۳۸۷ میں فرماتے ہیں:۔

"اَلتَّقْلِیْدُ : ھُوَ قَبُوْلُ قَوْلٍ بِلَا حُجَّۃٍ"

مسلم الثبوت میں ہے:۔ "اَلتَّقْلِیْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ حُجَّۃٍ"

ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کرنے کو

نے تجویز فرمایا ہے۔ (دیباچہ جاء الحق صہ۹)

اس طرح یہ کتاب پیر صاحب کی مصدقہ ہو کر بریلویوں کی مرکزی کتاب ٹھہری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلید نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کا ہر قول و فعل دلیل شرعی ہے۔ تقلید میں ہوتا ہے دلیل شرعی کو نہ دیکھنا۔ لہٰذا ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کہلائیں گے نہ کہ مقلد [۵۵]۔ اسی طرح صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم و ائمۂ دین حضور علیہ السلام کے امتی ہیں نہ کہ مقلد [۵۶]۔ اسی طرح عالم کی اطاعت جو عام مسلمان کرتے ہیں اس کو بھی تقلید نہ کہا جائے گا۔ کیونکہ کوئی بھی ان عالموں کی بات یا ان کے کام کو اپنے لئے حجت نہیں بناتا بلکہ یہ سمجھ کر ان کی بات مانتا ہے کہ

---

۵۵ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مفتی نعیمی صاحب کے نزدیک امتی اور مقلد دو متضاد ہیں۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی کسی امام کا مقلد نہیں ہوسکتا اور کسی امام کا مقلد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی نہیں ہوسکتا۔

؎ تھیں میری اور رقیب کی راہیں جدا جدا
آخر کو ہم دونوں در جاناں پہ جا ملے

۵۶ ○ مفتی نعیمی صاحب فرماتے ہیں کہ "صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کسی کی تقلید کی ضرورت نہ تھی وہ تو حضور علیہ السلام کی صحبت کی برکت سے تمام مسلمانوں کے امام و پیشوا ہیں۔ (جاء الحق حصہ اول صفحہ ۳)

○ ایسے ہی بریلویوں کے مشہور مناظر مولوی نظام الدین حنفی قادری ملتانی (المتوفی سنہ) فرماتے ہیں کہ صدیقین و شہداء چونکہ اکثر اصحاب ہی تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کما حقہ، تابعداری کرتے تھے۔ وقت پر ہر ایک مسئلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیتے تھے ان کو تقلید کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(جامع الفتاویٰ المعروف انوار شریعت ص ۴، ۵ حصہ نہم)

○ مفتی نعیمی صاحب مزید فرماتے ہیں "کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ مجتہد کیلئے تقلید کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی آدمی ہیں کتاب سے دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ ان کا یہ فتویٰ

(بقیہ حاشیہ) حرام ہے۔ (جاء الحق حصہ اوّل ص ۲۰)

○ مجتہد کیلئے تقلید منع ہے۔ مجتہد فی الشرع وہ حضرات ہیں جنہوں نے اجتہاد کرنے کے قواعد بنائے۔ جیسے چاروں امام ابو حنیفہ، شافعی، مالک، احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین (جاء الحق حصہ اوّل ص ۱۹)

○ نیز فرماتے ہیں کہ "دین عقائد ہی کا نام ہے" (جاء الحق حصہ اوّل ص ۲۱۵)

○ عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں" عقائد میں تقلید نہیں ہوتی۔ صریح احکام میں کسی کی تقلید جائز نہیں ہے۔ (جاء الحق حصہ اوّل ص ۱۷، ۱۸)

○ فروعی مسائل میں تقلید کے بارے میں بریلویوں کے ادیب شہیر حضرت مولانا شمس صدیقی صاحب فرماتے ہیں "فروع میں مُقَلِّد ہونا تقلید نہیں ہے" (حاشیہ اغنیۃ الطالبین اردو ص ۱۸۷)

ان تصریحات سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک حضرات صحابہ کرام رض اور ائمہ مجتہدین کے ساتھ خود بریلوی رضا خانی حضرات بھی دینِ اسلام، عقائد، صریح احکام اور فروع وغیرہ میں غیر مُقَلِّد ہی ہیں۔

اس طرح تو اہلحدیث کو جو غیر مقلد کے لقب سے نوازا گیا ہے۔ یہ کوئی بُری بات نہ ہوئی۔ اگر بُری ہے جیسا کہ مُقَلِّدینِ احناف نے سمجھ رکھا ہے تو پھر حضرات صحابہ کرام رض ائمہ مجتہدین، اور خود حنفی بریلوی رضا خانی حضرات بھی ہمارے ساتھ برابر کے شریک ٹھہرے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْم

میں خود غرض نہیں میرے آنسو پرکھ کے دیکھ
فکرِ چمن ہے مجھ کو غمِ آشیاں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط تھا۔ کُتُبِ فقہ کے خلاف تھا تو کوئی بھی نہ مانے، بخلاف قول امام ابوحنیفہؒ کے کہ اگر وہ حدیث یا قرآن یا اجماعِ اُمّت کو دیکھ کر مسئلہ فرماویں تو بھی قبول، اور اگر اپنے قیاس سے حکم دیں تو بھی قبول ہو گا۔ یہ فرق ضرور یاد رہے۔"

(جاء الحق حصہ اوّل ص ۱۵، ۱۶)

حاصلِ کلام

مُفتی نعیمی صاحب کے مذکورہ بالا بیان سے مندرجہ ذیل چند باتیں روزِ روشن کی طرح واضح اور آشکارا ہوئی ہیں۔

- غیر نبی کے قول و فعل پر بغیر دلیل کے عمل کرنا تقلید کہلاتا ہے۔
- رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِطاعت و اِتباع تقلید نہیں کیونکہ ان کا قول و فعل بذاتِ خود دلیلِ شرعی ہے اس لئے ہم رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مُقلّد نہیں، بلکہ ان کے اُمّتی ہیں۔
- حضرات صحابہ کرامؓ اور ائمۂ دین بالخصوص ائمۂ اربعہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ وغیرہم بھی کسی کے مُقلّد نہیں تھے بلکہ وہ سب غیر مُقلّد اُمّتی تھے۔
- اِطاعت و اِتباع اور تقلید دو ضدّیں ہیں یعنی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا سچّا مطیع و مُتبع کسی کا مُقلّد نہیں ــــ اور کسی امام کا مُقلّد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچّا مُطیع و مُتبع نہیں ہے۔
- مولویوں کی بات ماننا بھی تقلید نہیں۔ کیونکہ وہ کتاب (قرآن و حدیث) سے دیکھ کر وعظ کرتے ہیں۔

ع
کس ادا سے کیا اِقرار گنہگاروں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

۴۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کردیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خان صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

(حسب فرمائش)

مولانا مفتی محمد مختار خان عرف محمد میاں صاحب خطیب جامع سیالکوٹ

باهتمام

محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ملنے کا پتہ

مفتی احمد یار خاں نعیمی کتب خانہ گجرات پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز قرآن کریم خود اس کی تفسیر فرماتا ہے وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو پوجے

اب اس تفسیر اور اجماع مفسرین کے ہوتے ہوئے جو کہے کہ غیر اللہ کو پکارنا منع ہے۔ وہ قرآن میں تحریف کرتا ہے اس بحث کو خوب اچھی طرح خیال میں رکھنا چاہیئے بہت فائدہ مند ہے اور آئندہ کام آئیگی۔

تقلید کی بحث

تقلید کے باب میں پانچ باتیں خیال میں رہنا ضروری ہیں (۱) تقلید کے معنی اور اس کی قسمیں۔ (۲) تقلید کونسی ضروری ہے اور کونسی منع (۳) تقلید کس پر لازم ہے اور کس پر نہیں (۴) تقلید کے واجب ہونے کے دلائل (۵) تقلید پر اعتراضات اور انکے مکمل جوابات۔ اس لیئے اس بحث کے پانچ باب کیئے جاتے ہیں

باب اوّل

تقلید کے معنی اور اس کے اقسام میں

تقلید کے دو معنی ہیں۔ ایک لغوی۔ دوسرے شرعی۔ لغوی معنی ہیں۔ قلادہ در گردن بستن گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا۔ تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے قول و فعل کو اپنے پر لازم شرعی جاننا یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لیئے حجت ہے کیونکہ یہ شرعی محقق ہے جیسے کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول و فعل اپنے لیئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے۔

حاشیہ حسامی باب متابعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صفحہ ۸۶ پر شرح مختصر المنار سے نقل کیا اور یہ عبارت نور الانوار بحث تقلید میں بھی ہے۔

اَلتَّقْلِیْدُ اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَیْرَهٗ فِیْمَا سَمِعَهٗ یَقُوْلُ اَوْفِیْ فِعْلِهٖ عَلٰی زَعْمٍ اَنَّهٗ مُحِقٌّ بِلَا نَظْرٍ فِی الدَّلِیْلِ۔

تقلید کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا اس میں جو اسکو کہتے ہوئے یا کرتے ہوئے سن لے یہ سمجھ کر کہ وہ اہل تحقیق میں سے ہے بغیر دلیل میں نظر کیئے ہوئے

نیز امام غزالی کتاب المستصفٰے جلد دوم صفحہ ۳۸۷ میں فرماتے ہیں اَلتَّقْلِیْدُ هُوَ قَبُوْلُ قَوْلٍ بِلَا حُجَّةٍ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم الثبوت میں ہے اَلتَّقْلِیْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ حُجَّۃٍ ترجمہ وہ ہی جو اوپر بیان ہوا اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی اطاعت کرنے کو تقلید نہیں کہہ سکتے ۔ کیونکہ انکا ہر قول و فعل دلیل شرعی ہے تقلید میں ہوتا ہے دلیل شرعی کو نہ دیکھنا ۔ لہٰذا ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کہلائیں گے نہ کہ مقلد ۔ اسی طرح صحابہ کرام و آئمہ دین حضور علیہ السلام کے امتی ہیں نہ کہ مقلد اسی طرح عالم کی اطاعت جو عام مسلمان کرتے ہیں اس کو بھی تقلید نہ کہا جائے گا کیونکہ کوئی بھی ان عالموں کی بات یا ان کے کام کو اپنے لیئے حجت نہیں بناتا ۔ بلکہ یہ سمجھ کر ان کی بات مانتا ہے کہ مولوی آدمی ہیں کتاب سے دیکھ کر کہہ رہے ہوں گے اگر ثابت ہو جائے کہ ان کا یہ فتویٰ غلط تھا ۔ کتب فقہ کے خلاف تھا تو کوئی بھی نہ مانے بخلاف قول امام ابو حنیفہ کے کہ اگر وہ حدیث یا قرآن یا اجماع امت کو دیکھ کر مسئلہ فرمادیں تو بھی قبول اور اگر اپنے قیاس سے حکم دیں تو بھی قبول ہوگا یہ فرق ضرور یاد رہے ۔

تقلید دو طرح کی ہے ۔ تقلید شرعی اور غیر شرعی ۔ تقلید شرعی تو شریعت کے احکام میں کسی کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں ۔ جیسے روزے ، نماز ، حج ، زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں آئمہ دین کی اطاعت کی جاتی ہے اور تقلید غیر شرعی دنیاوی باتوں میں کسی کی پیروی کرنا ہے جیسے طبیب لوگ علم طب میں بو علی سینا کی اور شاعر لوگ داغ ، امیر یا مرزا غالب کی یا نحوی وصرفی لوگ سیبویہ اور خلیل کی پیروی کرتے ہیں اسی طرح ہر پیشہ ور اپنے پیشہ میں اس فن کے ماہرین کی پیروی کرتے ہیں ۔ یہ تقلید دنیاوی ہے ۔

صوفیائے کرام جو وظائف و اعمال میں اپنے مشائخ کے قول و فعل کی پیروی کرتے ہیں وہ تقلید دینی تو ہے مگر تقلید شرعی نہیں بلکہ تقلید فی الطریقت ہے ۔ اس لئے کہ یہ شرعی مسائل حرام و حلال میں تقلید نہیں ہاں جس چیز میں تقلید ہے وہ دینی کام ہے ۔

تقلید غیر شرعی اگر شریعت کے خلاف میں ہے تو حرام ہے اگر خلاف اسلام نہ ہو تو جائز ہے بوڑھی عورتیں اپنے باپ دادوں کی ایجاد کی ہوئی شادی غمی کی ان رسموں کی پابندی کریں جو خلاف شریعت ہیں تو حرام ہے اور طبیب لوگ جو طبی مسائل میں بو علی سینا وغیرہ کی پیروی کریں جو کہ مخالف اسلام نہ ہوں تو جائز ہے اسی پہلی قسم کی حرام تقلید کے بارے میں قرآن کریم جگہ جگہ ممانعت فرماتا ہے اور ایسی تقلید کرنے والوں کی برائی فرماتا ہے ۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا	اور اس کا کہنا نہ مانو جسکا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقلّد کا مذہب

؎ کتنا چھپایا رازِ محبت نہ چھپ سکا
افسانہ ان کے عشق کا مشہور ہو گیا

اِس میں کوئی شک نہیں کہ مُقلّد کا کام صرف اپنے امام کے قول وفعل کو بغیر دلیل کے ماننا ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اگر کوئی شخص کسی مسئلہ میں اپنے امام کے قول وفعل کے خلاف قرآن وحدیث پر عمل کرے گا۔ تو وہ شخص امام کا مُقلّد نہیں۔ بلکہ وہ تو پکا سچا مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مُطیع وفرمانبردار اُمّتی ہے۔

قاضی مُحب اللہ حنفی کی شہادت

○ چنانچہ حنفیوں کے مشہور علّامہ قاضی مُحب اللہ بہاری[لے] المتوفّٰی ۱۱۱۹ھ فرماتے ہیں۔

لے قاضی مُحبّ اللہ بہاری حنفی بن عبدالشکور حنفیوں کے مشہور امام، علوم کے بحرِ ذخار، فقیہہ، اصولی، منطقی، حاوی فروع واُصُول، نتیجۃ السلف، حجۃ الخلف تھے۔ موضع کڑہ میں جو مضافاتِ بہار میں واقع ہے پیدا ہوئے۔ اوائل کتب درسیہ کو متفرق علماء سے پڑھا۔ پھر مُلّاں قطب الدین شمس آبادی المتوفّٰی ۱۱۲۱ھ سے اکتسابِ فیض کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد دکن چلے گئے جہاں اورنگ زیب عالمگیر نے شاہی ملازمت میں لے لیا۔ لکھنؤ اور حیدرآباد میں یکے بعد دیگرے قاضیٔ شرع مقرر ہوئے۔ کچھ مُدّت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وَاَمَّا الْمُقَلِّدُ فَمُسْتَنَدُہٗ قَوْلُ مُجْتَہِدِہٖ لَاظَنُّہٗ وَلَاظَنُّہٗ" (مسلّم الثبوت ص ۹ مع حاشیہ غلام رسول فیصل آبادی)

یعنی مقلّد کی دلیل صرف اس کے امام مجتہد کا قول ہوتا ہے۔ نہ تو وہ خود تحقیق کرسکتا ہے اور نہ اپنے امام کی تحقیق پر نظر ڈال سکتا ہے۔

علّامہ عُبَیداللہ بن مسعُود حنفی کی شہادت

○ حنفیوں کے صدرالشریعت[۱۸اہ] ثانی علامہ عبیداللہ بن مسعود (المتوفّٰی ۷۴۷ھ) نے

(بقیہ حاشیہ) بعد بادشاہ نے آپ کو قضاء کے عہدہ سے معزول کرکے اپنے پوتے رفیع القدر بن معظم کی تعلیم پر مقرر کیا اور جب عالمگیر نے اپنی آخری عمر میں کابُل کی حکومت اپنے بیٹے معظم الملقّب بہ شاہ عالم کے سپُرد کی اور وہ مع اپنے بیٹے رفیع القدر کے دکن سے کابل گیا تو آپ بھی ان کے ساتھ کابل گئے۔ ۱۱۱۸ھ میں شاہ عالمگیر کی وفات پر جب شاہ عالم ہندوستان میں پہنچا تو اس نے آپ کو منصبِ جلیلہ صدارات ممالکِ ہند کا سپرد کیا اور فاضل خاں کا لقب دیا۔ یہاں تک کہ ۱۱۱۹ھ میں آپ نے وفات پائی اور محلہ چاند پور شہر بہار میں مدفون ہوئے۔ آپ کی تصنیفات میں سُلّم العلوم منطق، اور مُسَلَّم الثبوت اصولِ فقہ مدارسِ عربیہ میں متداول اور مقبول ہیں۔ آپ نے جس طرح سُلّم العلوم تصنیف فرماکر علمِ منطق کو زندہ کیا۔ اسی طرح مسلم الثبوت تصنیف فرماکر علمِ اصُولِ فقہ کو فروغ دیا ہے۔

(خلاصہ حدائق الحنفیہ ص ۴۵۰، ۴۵۱ و تذکرہ مصنّفین درسِ نظامی ص ۲۱۰)

۱۸اہ حنفیوں کے صدر الشریعت ثانی عبیداللہ بن مسعُود بن محمود بن احمد المحبُوبی بخاری حنفی بلند پایہ علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے دادا تاج الشریعت مؤلف وقایہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف فرما دیا ہے۔

"فَالْاَدِلَّةُ الْاَرْبَعَةُ اِنَّمَا يَتَوَسَّلُ بِهَا الْمُجْتَهِدُ لَا الْمُقَلِّدُ فَاَمَّا الْمُقَلِّدُ فَالدَّلِيْلُ عِنْدَهٗ قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ فَالْمُقَلِّدُ يَقُوْلُ هٰذَا الْحُكْمُ وَاقِعٌ عِنْدِيْ لِاَنَّهٗ اَدّٰى اِلَيْهِ رَاْىُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكُلُّ مَا اَدّٰى اِلَيْهِ رَاْيُهٗ فَهُوَ وَاقِعٌ عِنْدِيْ۔" (التوضیح مع التلویح حصہ اوّل ص ۱۳۶)

یعنی ادلّہ اربعہ (قرآن، حدیث، اجماع صحابہؓ، قیاس وغیرہ) سے صرف مجتہد ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے مقلّد نہیں، مقلّد کے نزدیک تو دلیل صرف اس کے امام مجتہد کا قول ہوتا ہے۔ مقلّد تو صرف یہی کہے کہ میرے نزدیک اس مسئلہ کا یہی حکم ہے اس لئے کہ میرے امام ابوحنیفہؒ کی رائے یہی ہے اور جس حکم تک بھی مجھے ان کی رائے نے پہنچایا ہے بس میرے نزدیک وہی صحیح ہے۔

(بقیہ حاشیہ) آپ کے والد ماجد صدر الشریعت اوّل کے لقب سے مشہور تھے اور خود آپ صدر الشریعت ثانی مشہور تھے۔ آپ نے ۷۴۷ھ میں وفات پائی اور اپنے اسلاف کے قبرستان شرع آباد (بخارا) میں دفن ہوئے۔ تاریخ وفات آپ کی "جلیل المراتب" ہے۔ آپ کی تصنیفات میں حسب ذیل تین بڑی مشہور ہیں۔

۱۔ التنقیح (اصول فقہ) ۲۔ التوضیح، تنقیح کی شرح ہے۔

۳۔ نقایہ مختصر الوقایہ

(خلاصہ حدائق الحنفیہ ص ۳۱۱، ۳۱۲ و تذکرہ مصنفین درس نظامی ص ۱۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی محمد زاہد الحسینی حنفی کی شہادت

ہر مقلد کی آخری دلیل اس کے امام مجتہد کا قول ہے

امام ابوحنیفہؒ کے قول کے ساتھ یا علیحدہ قرآن و سنت کا بطور دلیل مطالبہ کرنا اپنے امام کے استدلال پر یقین نہ رکھنا ہے

حنفیوں کے مشہور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفۂ مجاز قاضی محمد زاہد الحسینی فقہ حنفی سے تغافل اور اس کا نتیجہ کے زیرِ عنوان رقمطراز ہیں :-

جب سے اسلامی ممالک پر غیر مسلم حکومتوں کو بالذات یا بالواسطہ تسلط حاصل ہوا ہے اور ہو رہا ہے تو ان ممالک کے مسلمان فقہ حنفی سے اس قدر غافل ہو رہے ہیں کہ ان کو حنفیت کا احساس تک نہیں رہا۔ اسی طرح اپنے وطن عزیز پاکستان میں بعض وہ ادارے اور طبقات جن کو حنفیت کے فروغ اور تحفظ کیلئے محنت کرنی چاہیئے تھی بالارادہ یا بلا ارادہ اس سے غفلت برت رہے ہیں۔ دینی مدارس میں فقہی نصاب کو مختصر سے مختصر کیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک میں مفتی حضرات کا فقدان ہے۔ استدلال کے بجائے فقہ حنفی کے لئے قرآن و حدیث کا مطالعہ زوروں پر ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بارہ سو سال سے مرتب شدہ مسائل میں موشگافیاں کی جا رہی ہیں۔ کتبِ حدیث کا اردو زبان میں صرف ترجمہ کر کے عدمِ تقلید کا دروازہ کھولا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں علماء راسخین کی جگہ صرف اردو خوان اور اردو دان طبقہ لے کر دینیت کی اشاعت کر رہا ہے۔ حالانکہ ہر مقلد کیلئے آخری دلیل مجتہد کا قول ہے جیسا کہ مسلّم الثبوت میں ہے۔ اَمَّا الْمُقَلِّدُ فَمُسْتَنَدُہٗ قَوْلُ الْمُجْتَہِدِ۔ اب اگر ایک شخص امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہونے کا مدعی ہو اور ساتھ ہی وہ امام ابوحنیفہؒ کے قول کے ساتھ یا علیحدہ قرآن و سنت کا بطور دلیل مطالبہ کرتا ہے تو وہ بالفاظ دیگر اپنے امام اور رہنما کے استدلال پر یقین نہیں رکھتا۔ (مقدمہ دفاع امام ابوحنیفہ صفحہ ۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ احمد سرہندی کی شہادت

مُقلِّد کو کتاب و سُنّت سے احکام اخذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کی اجازت نہیں

○ حنفیوں کے امام ربّانی، مجدّد الف ثانی[19] شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی المتوفیٰ سنہ ۱۰۳۴ھ فرماتے ہیں :۔

---

[19] ○ مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی المتوفیٰ سنہ ۱۳۳۴ھ رقمطراز ہیں :۔

شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین فاروقی مجدّد الف ثانی سرہندی سنہ ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ فقیہہ فاضل، محدّث کامل جامع کمالاتِ ظاہری و باطنی، قطب الاقطاب، زُبدۃ المقربین، مظہرِ تجلیّاتِ الٰہی، وارثِ کمالات حضرت رسالت پناہی، مَصدرِ خوارقِ وکرامت، عاملِ سنّت وجماعت، دافعِ بدعت وضلالت تھے۔ پہلے قرآن کو حفظ کیا۔ پھر اپنے باپ سے علوم وفنون حاصل کئے۔ بعدازاں سیالکوٹ میں جا کر محقق کمال الدین کاشمیری سے بعض معقولات نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھی۔ اور حدیث کو شیخ یعقوب محدّث کاشمیری سے اخذ کیا اور حرمین شریفین میں تشریف لے جا کر کبار محدّثین سے صحبت کی۔ اور ان سے حدیث کی سند لی۔ سترہ ۱۷ سال کی عمر میں تحصیلِ علوم سے فارغ ہو کر تدریس میں مشغول ہوئے۔ طریقت میں پہلے اپنے والد ماجد سے ہر چہار سلسلہ کی اجازت حاصل کی۔ پھر سنہ ۱۰۰۷ھ میں دہلی تشریف لائے اور خواجہ محمد باقی کی ملاقات کر کے ان کی بیعت کی۔ ان ایام میں خواجہ محمد باقی نے اپنے دوستوں میں سے ایک کو کہا کہ شیخ احمد نام ایک مرد سرہند سے کثیر العلم اور قوی العمل آیا ہے اور چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مقلد را نمیرسد کہ خلاف رائے مجتہد از کتاب وسُنّت احکام اَخذ"

(بقیہ حاشیہ) روز اس نے فقیر کے ساتھ نشست و برخاست کی ہے۔ اس عرصہ میں بہت عجائب و غرائب حالات اس کے دیکھے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک آفتاب ہوگا جس سے جہان روشن ہوگا۔ نیز یہ فرمایا کہ شیخ احمد ایک سورج ہے جس کے سائے میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی جو ابتداء حال میں آپ کے حق میں بدظن تھے۔ آخر میں آپ کی کمالیت اور جلالت کے معتقد ہو گئے اور مولانا سیالکوٹی نے آپ کو پہلے پہل مجدد الف ثانی کا خطاب دیا۔

شیخ عبدالحق اخبار الاخیار کے خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ جو نزاع ہزار سال سے درمیان علمائے اسلام اور صوفیائے کرام کے چلی آتی تھی وہ آپ نے اٹھا دی اور موردِ حدیث صلہ کے ہوئے۔ چنانچہ حضرات القدس میں لکھا ہے کہ علامہ سیوطی نے جمع الجوامع میں جو یہ حدیث روایت کی ہے کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِی اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا اسی سے حضرت شیخ احمد کے وجود باجود کی طرف اشارت معلوم ہوتی ہے بلکہ آپ نے خود اپنے حق میں لکھا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَۃً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ۔ آپ کے خوارق و کرامات جو کتب مقامات میں مروی ہوئے ہیں۔ سات سو تک ہیں۔ آپ نے اپنے مکتوبات کی جلد دوم کے مکتوب ۵۵ ص $\frac{۱۰۷}{۱۰۸}$ میں امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے مذہب کو دیگر ائمہ کے مذاہب پر بڑی ترجیح دی ہے آپ کی تصنیفات میں سے مکتوبات تین جلدوں میں بہت مشہور ہیں۔ وفات آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کند و براں عامل باشد۔"

(مکتوبات امام ربانی مکتوبات دوصد و ہشتاد وششم ص ۵۴۶)

(بقیہ حاشیہ) تریسٹھ سال کی عمر میں منگل کی صبح ماہ صفر ۱۰۳۴ھ میں ہوئی اور قبر آپ کی سرہند میں زیارت گاہ ہے۔ (حدائق الحنفیہ ص ۴۲۵ تا ۴۲۷)

○ مولوی بدر الدین حنفی سرہندی نے مجدد الف ثانی کی تاریخ وفات "ظلِ محمد بود" لکھی ہے (شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ص ۳۸)

○ حنفیوں کے مشہور مولوی سید زوار حسین شاہ حنفی نقشبندی مجددی رقمطراز ہیں:۔

"جس طرح نبی و رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور کوئی نبی محض اپنے ذاتی کسب و کمالات اور شخصی جدوجہد یا کسی اجتماعی و جماعتی تجویز سے نبوت کا درجہ حاصل نہیں کرتا۔ اس طرح مجدد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور کسی مجدد کو محض اس کی ذاتی جانفشانی و محنت اور شخصی کسب و سعی سے عہدۂ تجدید نہیں ملتا اور نہ ہی کسی جماعت کی تجویز اور مفاہمت سے ہاتھ لگتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے نبوت و رسالت کیلئے چن لیتا ہے اور اس خلعت سے سرفراز فرما کر مبعوث فرماتا ہے ۔۔۔ اسی طرح مجدد کو بھی اللہ تعالیٰ ہی منتخب فرما کر مبعوث فرماتا ہے۔ پس ان دونوں منصبوں کا انتخاب منجانب اللہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن دونوں میں فرق ہے اور وہ یہ کہ نبوت اصل اور تجدید اس کا ظل ہے۔ نبی کی ذات منصوص من اللہ اور وحی الٰہی کے ذریعہ مشخص ہوتی ہے اور نبی کا کشف و الہام قطعی ہے جس کو وحی کہتے ہیں۔ مجدد کی شخصیت منصوص من اللہ نہیں ہوتی اور اس کا کشف و الہام ظنی ہوتا ہے۔ منصب تجدید، منصب نبوت کا پورا پورا ظل اور اس کے قد و قامت کا سایہ اصلی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی محمد سعید احمد حنفی نقشبندی کا ترجمہ

○ چنانچہ مفتی محمد سعید احمد حنفی نقشبندی اس کا ترجمہ بایں الفاظ رقمطراز ہیں :۔

"اور مُقلّد کو اس امر کی اِجازت نہیں کہ مُجتہد کی رائے کے خلاف از خود ہی کتاب و سنّت سے احکام اخذ کرتا پھرے اور ان پر عمل کرے۔"

(اُردو ترجمہ مکتوبات شریف دفتر اوّل حِصّہ پنجم ج ۲ ص ۷۰)

(ب) شیخ احمد سرہندی مزید فرماتے ہیں :۔

"ما مُقلّدان را نمیرسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اثارت غائیم و بہ فتاویٰ چندیں علمائے مجتہدین مُرتکب امرِ محرّم و مکروہ و منہی گردیم۔" (مکتوب سہ صد و دوازدہم ص ۶۶۰)

○ مولوی محمد سعید احمد حنفی نقشبندی اس کا ترجمہ بایں الفاظ رقمطراز ہیں :۔

"اور ہم مقلّدوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ احادیث کے مقتضا کے مُطابق

(بقیہ حاشیہ) اس لئے شئونِ تجدید بھی شئونِ نبوّت سے بہت کچھ ملتی جُلتی ہے۔

(امامِ ربّانی مجدّد الف ثانی ص ۱۸، ۱۹)

صدی کے مجدّد کے علاوہ ہزار سال کے بعد اولوالعزم پیغمبر کے قائم مقام اولوالعزم مجدّد کا ہونا بھی لازمی تھا۔ تاکہ جس طرح صدی کے مجدّدین کی خدمات کے اثرات ایک صدی تک کیلئے ہوتے ہیں، ہزار سال کے مجدّد کی خدمات کے اثرات آئندہ ایک ہزار سال تک باقی رہیں۔ چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرّہٗ کو الف ثانی کا مجدّد بنا کر اس دُنیا میں بھیجا۔ (ایضاً ص ۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتوبات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی

الشیخ احمد سرہندی قدس سرہ

در مطبع ایجوکیشنل مالکان سعید ایچ ایم کمپنی مطبوع گردید

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

قد اعتنی بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمي بن سعيد استانبولي

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ٧٢

استانبول - تركيه

١٣٩٧ هجرى ١٩٧٧ ميلادى

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول مستلزم انکار رویت حق است سبحانه ودر رویتے کہ بتجلی صوری تجویز نموده اند فی الحقیقت رویت
نفس حق نیست سبحانه ضرب لیست از شبه ومثال سئله یراه المؤمنون بغیر کیف، وادراك وضرب
من مثال، ولقولهم بقدم ارواح الکمل وازلیتها وهذا القول ایضا مخالف لاهل
الاسلام فان عندکم العالم بجمیع اجزائه محدث والارواح من جملة العالم لا العالم
بجمیع ما سوی الله تعالی فافهم پس سالک را باید که پیش از وصول بحقیقت کار باوجود
مخالفت کشف والهام خود تقلید علماء اهل حق را لازم داند وعلماء محقق وخود را مجملی انکار وچه مستند
علما تقلید انبیاء است علیهم الصلوات والتسلیمات که بوحی قطعی مؤید اند واز خطا وغلط معصوم
وکشف والهام او بر تقدیر مخالفت باحکام ثابته بوحی خطا وغلط است پس کشف خود را بر قول علماء مقدم
داشتن فی الحقیقت مقدم داشتن است بر احکام قطعیه منزله وهو عین الضلالة ومحض الخسارة
وایضا همچنانکه اعتقاد بموجب کتاب وسنت ضروریست عمل بمقتضای آنها نیز که ائمه مجتهدین از کتاب
وسنت استنباط فرموده اند واستخراج احکام از آنها نموده از حلال وحرام وفرض وواجب وسنت ومستحب
ومکروه ومشتبه وعلم باین احکام نیز ضروری است ومقلد را نمیرسد که خلاف رائے مجتهد از کتاب وسنت
احکام اخذ کند ودر ان عامل باشد ودر عمل قول مختار را از مذهب مجتهدے که خود را تابع او ساخته است
اختیار کند واز رخصت اجتناب نموده بعزیمت عمل نماید ودر جمع کردن اقوال مجتهدین
سعی بلیغ نماید تا بر قول متفق علیه عمل واقع شود مثلاً امام شافعی رح در وضو نیت را فرض میگوید بے نیت
وضو نکند وهمچنین ترتیب در غسل اعضا ودلک نیز لازم میداند رعایت ترتیب ودلک باید کرد امام مالک
دلک را در غسل اعضا فرض میگوید البته دلک کند وهمچنین لمس نساء ومس ذکر را ناقض وضو گفته
اند بر تقدیر وقوع لمس نساء ومس ذکر تجدید وضو کند علی هذا القیاس بعد از حصول این دو جناح
اعتقادی وعملی متوجه عروج مدارج قرب ایزدی گردد جل شانه وطالب قطع منازل ظلمانی و
نورانی باشد لیکن بداند که این قطع منازل وعروج مدارج وابسته بتوجه وتصرف شیخ کامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقد اختلف المشايخ فيه منهم من قال لا يشير وفي الكبرى وعليه الفتوى ومنهم من قال
يشير ومن العيانية ولا يشير بالسبابة عند التشهد هو المختار هرگاه در روایات معتبره حرمت
اشارت واقع شده باشد وبر کراهت اشارت فتوے داده باشند وازاشارت وعقد نهی کنند وآن را
ظاهر اصول اصحاب گویند ما مقلدان را نمی رسد که بمقتضاے احادیث عمل نموده جرأت در اشارت نمائیم
ورنه فتواے چندین علماے مجتهدین مرتکب امر محرم ومکروه ومنهی گردیم مرتکب این امر از حنفیا دو حال خالی
نیست یا آنکه این علماے مجتهدین را علم احادیث معروفه جواز اشارت اثبات نمینماید یا آنکه عالم این احادیث بودند
واعمل بمقتضاے این احادیث در حق این بزرگواران تجویز نمیکند ومی انگارد که اینها بمقتضاے آراے خود خلاف
احادیث حکم بر حرمت وکراهت کرده اند واین هر دو شق فاسد است تجویز نکند آنرا مگر سفیه یا معاند وآنچه در
ترغیب الصلوة گفته است که انگشت شهادت برداشتن در تشهد سنت علماے متقدم است اما علماے متاخر
نهی کرده اند از انکه چون رافضیان درین غلو کردند سنیان ترک کردند از برائے نفی تهمت سنی برافضی مخالف
روایات کتب معتبره است زیرا که ظاهر اصول اصحاب عدم اشارت وعدم عقد است پس عدم اشارت سنت
علماے متقدم شد ونه بترک نفی تهمت گشت حسن ظن ما با این اکابر دین آنست که تا از مانیکه دلیل حرمت
وکراهت درین باب بایشان نرسیده است حکم بحرمت یا کراهت نکرده اند هرگاه بعد از ذکر سنیت و
استحباب اشارت گویند هذا لما ذكر في الصغير ان الاشارة حرام معلوم میشود که او سنیت واستحباب
اشارت نزد این بزرگواران صحت نه پیوسته است بلکه خلاف آن بصحت رسیده [illegible] ما را علم
بآن در باب نیست واین معنی مستلزم عدم اکابر نیست اگر کسے گوید که ما علم بخلاف آن دلیل داریم گوئیم که علم مقلد
در اثبات حل وحرمت معتبر نیست درین باب ظن مجتهد معتبر است واو مجتهدین را اوهن از بیت عنکبوت
گفتن بسیار جرأت نمودن است وعلم خود را بر علم این اکابر ترجیح دادن وظاهر اصول اصحاب حنفیه
را باطل ساختن در روایات معتبره مفتی بها بر هم زدن وشوار گفتن احادیث را این اکابر بواسطه قرب
عهد وقوت علم وحصول فتوے وتقوے از ما دور افتادگان بهتر میدانستند وصحت وسقم ونسخ وعدم نسخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کر کے اِشارہ کرنے کی جرأت کریں اور اس قدر علماء اور مجتہدین کے فتوؤں کے باوجود ایک حرام اور مکروہ اور ممنوع کام کا اِرتکاب کریں۔"

(اُردو ترجمہ مکتوبات شریف ج ۲ ص ۸۹۹)

○ مولوی محمد سعید احمد حنفی نقشبندی اُردو ترجمہ مکتوبات کے اسی صفحہ پر حاشیہ نمبر ا پر رقمطراز ہیں کہ :۔

"حضرت امام ربّانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آپ تقلید میں نہایت پُختہ اور راسخ تھے۔ جو لوگ آپ کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ آپ مسئلہ تقلید میں راسخ نہیں بلکہ آزادی پسند تھے۔ انہیں حضرت امام ربّانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی اِس عبارت کو بار بار پڑھنا چاہیئے اور اس الزام سے باز رہنا چاہیئے۔"

مفتی غلام سرور قادری کی تشریح

○ مفتی غلام سرور حنفی قادری لاہوری شیخ احمد سرہندی کے مذکورہ فرمان کا ترجمہ :

"ہم مقلدینِ امام اعظم کے لئے جائز نہیں کہ احادیث کے مقتضا پر عمل کرتے ہوئے اشارہ میں جرأت دکھائیں" کرنے کے بعد رقمطراز ہیں :۔

"مجدّد صاحب فرماتے ہیں کہ اگرچہ بعض احادیثِ صحیحہ میں تشہّد میں انگلی اُٹھانے کا ثبوت ملتا ہے۔ تاہم چونکہ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فقہ (فقہ حنفی) کی ظاہر الروایۃ میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ ہم مقلدین امام اعظم اپنے امام کے فرمان کے خلاف ان حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگلی سے اشارہ کرنے کی جرأت نہیں کریں گے ۔ کیونکہ ہمارے امام ہماری نسبت کتاب و سُنّت کو زیادہ جانتے تھے ۔"

(پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ حصہ دوم ص ۸۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) ہم مقلدین امام اعظم کے لئے جائز نہیں کہ احادیث کے مقتضا پر عمل کرتے ہوئے اشارہ میں جرأت دکھائیں۔ مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ اگرچہ بعض احادیث صحیحہ میں "تشہد" میں انگلی اٹھانے کا ثبوت ملتا ہے تاہم چونکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقہ (فقہ حنفی) کی ظاہر الروایۃ میں اس کی مخالفت آئی ہے۔ ہم مقلدین امام اعظم اپنے امام کے فرمان کے خلاف۔ ان حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے انگلی سے اشارہ کرنے کی جرأت نہیں کریں گے کیونکہ ہمارے امام ہماری نسبت کتاب وسنت کو زیادہ جانتے تھے۔"

مگر طاہر صاحب فرماتے ہیں کہ دیگر اہل علم فقہاء ومجتہدین سے کتاب وسنت کی روشنی میں اختلاف کرسکتا ہے۔ حجت صرف کتاب وسنت ہے اور یہی غیر مقلدین کا مذہب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عامر عثمانی حنفی کی شہادت

مقلدین کیلئے حدیث وقرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ وفقہاء کے فیصلوں اور فتووں کی ضرورت ہے

○ ماہنامہ تجلی دیوبند حنفی مذہب کا نقیب ہے۔ اس کے پہلے مدیر حنفیوں کے مشہور مفتی علامہ عامر عثمانی صاحب (المتوفی ۱۳۹۵ھ) کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

امامت کی عمر

سوال نمبر ۱۱ : از سید سلیمان حیدرآباد دکن

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین یہاں پر ماہ رمضان شریف میں ایک حافظ صاحب کو بلوایا گیا ہے۔ حافظ صاحب کی عمر ۱۲، ۱۳ سال کی ہے۔ تراویح، وتر اور فرض نمازیں پڑھاتے ہیں۔ آپ سے دریافت طلب یہ ہے کہ اس عمر میں کیا حافظ صاحب کی امامت درست ہے؟ اگر ہے تو حدیث رسول ﷺ سے جواب دیں؟"

جواب نمبر ۱۱ :

پندرہ سال سے کم عمر کا لڑکا نابالغ سمجھا جائے گا۔ اِلّا یہ کہ کسی فیصلہ کن علامت سے اس کا بلوغت ثابت ہو جائے۔ فرض نمازوں میں نابالغ کی امامت بالغوں کے حق میں درست نہیں۔[1] نابالغ پر چونکہ نماز فرض

---

[1] حدیث رسول پر ص یا صلعم لکھنا دونوں غلط ہیں۔ رسول کے آگے "صلی اللہ علیہ وسلم" پورا لکھنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس کی نماز کا درجہ نفل کا ہے اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز احناف کے نزدیک نہیں ہوتی۔ ۲۲ھ البتہ تراویح نابالغ حافظ کے پیچھے ہو جاتی ہے" یہ تو جواب ہوا اب

۲۱ھ چنانچہ الہدایہ مع الدرایہ، کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ ج ۱ ص ۱۲۳ میں بایں الفاظ مرقوم ہے۔ وَلَا یَجُوْزُ لِلرِّجَالِ اَنْ یَّقْتَدُوْا بِامْرَأَۃٍ اَوْ صَبِیٍّ یعنی مردوں کیلئے جائز نہیں کہ کسی عورت یا نابالغ لڑکے کی اقتداء میں نماز پڑھیں۔ سو واضح ہو کہ نابالغ لڑکے کی اقتداء کے ناجائز ہونے کا فتویٰ حدیث کے خلاف ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۰۰ باب الامامۃ میں بخاری کے حوالہ اور بلوغ المرام ص ۲۹ میں بخاری ابوداؤد اور نسائی کے حوالہ سے مرقوم ہے کہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "قرآن مجید زیادہ یاد ہونے کی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے مجھے امام مقرر کیا۔ میری عمر اس وقت ۶ یا ۷ برس کی تھی۔"

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نابالغ لڑکے کے پیچھے بالغوں کو نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲۲ھ چنانچہ الہدایہ مع الدرایہ کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ ج ۱ ص ۱۲۷ میں بایں الفاظ مرقوم ہے۔ "وَلَا یُصَلِّی الْمُفْتَرِضُ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ" یعنی فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔"

لیکن فقہ حنفی کا یہ مسئلہ بھی حدیث کے خلاف ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْ قَوْمَہٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند الفاظ اس فقرے کے بارے میں بھی کہہ دیں جو آپ نے سوال کے اختتام پر سپرد قلم کیا ہے "یعنی حدیث رسول سے جواب دیں"۔

اس نوع کا مطالبہ اکثر سائلین کرتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل اس قاعدے سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ مقلدین کے لئے حدیث و قرآن کے حوالوں کی ضرورت

(بقیہ حاشیہ) فَيُصَلِّي بِهِمْ " (متفق علیہ مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۰۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم میں آتے اور ان کو نماز پڑھاتے۔

دوسری روایت میں ہے:۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ نَافِلَةٌ "

(رواه البیہقی والبخاری، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۰۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھتے تھے بعد ازاں اپنی قوم کی طرف آتے تو انہیں نمازِ عشاء پڑھاتے تھے یہ بعد کی نماز حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نفل ہوتی۔

سنن الدارقطنی مع التعلیق المغنی ج ۱ ص ۲۷۴، باب ذکر صلاۃ المُفترِض خلف المُتنفِّل میں ہے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ وَهِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ ائمہ و فقہاء کے فیصلوں اور فتووں کی ضرورت ہے۔

حدیث و قرآن تو جملہ قوانینِ شرعیہ کا ماخذ اور سرچشمہ ہیں۔ ان کے معانی و مطالب اور غوامض و اسرار پر غور کرنا اونچے درجے کے فقہاء و مجتہدین کا کام ہے نہ کہ عوام کا، عوام کیلئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کے جواب پر اطمینان کریں جنہیں وہ مستند خیال کرتے ہیں۔"

(ماہنامہ تجلی دیوبند ج ۱۹ شمارہ ۱۱، ۱۲ ص ۴۶، ۴۷ بابت ماہ جنوری فروری ۱۹۶۸ء)

(بقیہ حاشیہ) یعنی حضرت معاذؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

پھر اپنی قوم کی طرف لوٹتے تو انہیں نماز پڑھاتے۔ یہ نماز حضرت معاذؓ کیلئے نفل ہوتی اور ان کی قوم کیلئے فرض۔

اس سے واضح ہو گیا ہے کہ نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد ۱۹ شمارہ ۱۱-۱۲

ماہنامہ تجلی دیوبند

ایڈیٹر عامر عثمانی (فاضل دیوبند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندو پاک سے سالانہ چندہ :- دس روپے۔
غیر ممالک سے۔ بذریعہ بحری ڈاک ایک پونڈ
" بذریعہ ہوائی ڈاک دو پونڈ
پونڈ پوسٹل آرڈر کی شکل میں سادہ بھیجیے۔

پاکستان کا پتہ

مکتبہ عثمانیہ۔ ۲۲۸۰ مینا بازار
پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی
مغربی پاکستان

پاکستانی حضرات

مندرجہ بالا پتہ پر منی آرڈر بھیجکر وہ رسید ہمیں بھیج دیں جو منی آرڈر کرتے وقت ڈاکخانہ سے ملتی ہے۔

اگر ○

اس دائرے میں سرخ نشان ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس پرچہ پر آپ کی خریداری ختم ہے۔ یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا وی پی کی اجازت دیں۔ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تب بھی اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا پرچہ وی پی سے بھیجا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا (وی پی دس روپے ستر پیسے کا ہوگا) منی آرڈر بھیجکر آپ وی پی خرچ سے بچ جائیں گے۔

اس پرچے کی قیمت۔ ایک روپیہ پچاس پیسے

ہمارا مکمل پتہ

دفتر تجلی۔ دیوبند (یو۔پی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفاع کا کوئی مجاہدانہ نصب العین — بھلا ہمارے دلوں سے کیوں بیتابانہ دعائیں اُبلنے لگیں اور ہمارے لئے کونسا محرک ہے جو الحاج وزاری کے ساتھ لمبی دعاؤں پر اُکسائے۔ ہوتا عام طور پر یہی ہے کہ امام صاحب دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا کر گرا رہے ہیں اور اکثر مقتدی بس خانہ پُری کو ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں۔ یا دعائیں تو پڑھ رہے ہیں مگر یہ صرف حلق سے اُبھر رہی ہیں قلب و ذہن سے ان کا کوئی رابطہ نہیں۔ بھلا ایسی بے روح دعائیں کس کام کی۔

ہاں کوئی غیر معمولی ہنگامہ کھڑا ہو جائے۔ مثلاً کفار و مؤمنین کے درمیان جہاد شروع ہو جائے یا مسلمان کسی بڑی اجتماعی مصیبت میں گھر جائیں یا حوادثِ آسمانی مثلاً زلزلوں یا طوفانوں کا سامنا کرنا پڑ جائے تو اس وقت بے شک لمبی دعاؤں کا طبعی جواز ہے کیونکہ اس وقت حقیقتہً ہر مسلمان کا قلب دعاؤں کی طرف راغب ہوگا۔ ذہن پوری آمادگی کے ساتھ عرض و التجا پر متوجہ ہوں گے ایسے موقعہ پر دعاؤں کا طول ہی مناسب اور نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔

یا پھر کسی جگہ ایسے ہی لوگ جمع ہوں جو کاروبارِ دنیا سے منہ موڑ کر عبادت میں جُٹ گئے ہوں۔ مثلاً تبلیغی جماعت والوں کے وفود "چلے" کے زیرِ عنوان اِدھر اُدھر جاتے ہیں تو ان کے لئے بے شک مناسب ہے کہ خوب خوب لمبی دعائیں۔ الحاج اور خشیتِ الٰہی کا سماں باندھ دیں۔ مگر ان کے لئے بھی ان نمازوں کے بعد دعا کا طول دینا مناسب نہیں جن میں ان کے اپنے ساتھیوں کے علاوہ عام مسلمان بھی شریک ہوں۔ موزوں ایسی ہی حالت میں ہے کہ تمام مقتدی فراغتِ ذہنی کے ساتھ عبادت ... وقت ... دعا ... سے تیار ہوں۔ خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ عبادت نقالی کا نام نہیں۔ جہاں تک فرائض و واجبات کا تعلق ہے بے شک انہیں بہرکیف ادا کرنا ہے خواہ ذہنی رغبت کے فقدان کی وجہ سے ان کی حیثیت نقالی ہی کی ہوکر رہ جائے۔ لیکن عبادات نافلہ کی ادائیگی کا تو کوئی فائدہ نہیں جب تک قلبی و ذہنی رغبت اور آمادگی کا وجود نہ ہو۔

خلاصۂ جواب یہ ہے کہ ائمہ مسجد کو فہم و فراست کی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ شریعت نے لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کے لئے حتی الوسع آسانیاں پیدا کرو نہ کہ مشکلات۔ حتی الوسع کی قید سے ایسی آسانیاں تو خارج ہو گئیں جو فرائض و واجبات میں حذف و ترمیم کرنے والی ہوں لیکن جو ڈھیل اور وسعت و رخصت شریعت نے عبادات نافلہ کے سلسلہ میں دی ہے اس کا دائرہ تنگ کرنے کا حق کسی کو نہیں الا یہ کہ جو لوگ اس تنگی کو دلی آمادگی کے ساتھ انگیز کریں ان کے لئے تنگ کرنا مباح ہے۔ ہٰذا ما عندی والعلم عند اللہ۔

امامت کی عمر

سوال نمبر — از سید سلیمان۔ حیدر آباد دکن۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین یہاں پر ماہ رمضان شریف میں ایک حافظ صاحب کو بلوایا گیا ہے۔ حافظ صاحب کی عمر ۱۲ — ۱۳ سال ہے۔ تراویح، وتر اور فرض نمازیں پڑھاتے ہیں۔ آپ سے دریافت طلب یہ ہے کہ اس عمر میں کیا حافظ صاحب کی امامت درست ہے؟ اگر ہے تو حدیثِ رسول سے جواب دیں۔

جواب :-

پندرہ سال سے کم عمر کا لڑکا نابالغ سمجھا جائیگا الا یہ کہ کسی فیصلہ کن علامت سے اس کا بلوغ ثابت ہو جائے۔ فرض نمازوں میں نابالغ کی امامت بالغوں کے حق میں درست نہیں نابالغ پر چونکہ نماز فرض نہیں ہوتی لہٰذا اس کی نماز کا درجہ نفل کا ہے اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز احناف کے نزدیک نہیں ہوتی۔

البتہ تراویح نابالغ حافظ کے پیچھے ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو جواب ہوا۔ اب چند الفاظ اس فقرے کے بارے میں بھی کہہ دیں جو آپ نے سوال کے اختتام پر سپردِ قلم کیا ہے یعنی:۔

"حدیثِ رسولؐ سے جواب دیں"

اس نوع کا مطالبہ اکثر سائلین کرتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل اس قاعدے سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ تقلید کے لئے حدیث و قرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ و فقہاء کے فیصلوں اور فتووں کی ضرورت ہے۔ حدیث و قرآن تو جملہ قوانینِ شرعیہ کا ماخذ اور سرچشمہ ہیں۔ ان کے معانی و مطالب اور غوامض و اسرار پر غور کرنا اونچے درجے کے فقہاء و مجتہدین کا کام ہے نہ کہ عوام کا۔ عوام کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کے جواب پر اطمینان کریں جنھیں وہ مستند خیال کرتے ہوں۔

مسئلہ تقلید

سوال[۱۲]:۔ از۔ محمد ظہیر۔ چمپارن (بی۔ اے۔ آنرس)

گزارش خدمت یہ ہے کہ میں بلاناغہ ہر اشاعت تجلی کا قاری ہوں۔ اکثر پرچہ ہذا میں مقلد اور غیر مقلد کے زیرِ عنوان کچھ سوالات و جوابات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ حضور والا سے تحقیق طلب امر یہ ہے کہ آپ کے نزدیک "مقلد" سے کیا مراد ہے؟ کیا وہی لوگ جو تسلیم قولِ الغیر بلا دلیل کے حامی اور دلدادہ ہیں چونکہ بارہا آپ نے عامل اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور علیکم کتابُ اللّٰہِ وسُنّتی۔ حضرات اہلِ حدیثوں کو غیر مقلد کے درجے میں رکھا ہے حالانکہ اصل مقلد تو میری نگاہ میں یہی حضرات نظر آتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں چاروں اماموں کے اقوال کو مناسب موقع و محل پر اپنے لئے راہ گیر سمجھتے ہیں اور یہی نصیحت و وصیت امامِ اعظمؒ کی ہے کہ جب میری بات قرآن و حدیث کے خلاف پڑے تو اسے ترک کر دو۔

اگر مقلد سے مراد امام اعظمؒ کی باتوں کو حرفِ آخر کی لکیر ماننے والے حضرات سے ہے تو کیا امام ابو یوسفؒ محمدؒ اور زفرؒ وغیرہم جیسے شاگردانِ رشید حضرات غیر مقلد تھے؟ چونکہ ہزاروں مسائل ایسے ہیں جن میں ان بزرگوں کا اختلاف اپنے استاذ (ابو حنیفہؒ) سے واضح ہے۔ جواب میں اس کا خاص خیال رکھا جائے کہ قوۃ جہلہ، جزئیہ سے اور جزئیہ جہلہ کے حکم میں داخل نہ ہو۔ تجلی کی آئندہ اشاعت میں جواب سے نوازیں ممنون و مشکور ہوں گا۔

جواب[۱۲]:۔

تقلید کی حقیقت یہ نہیں ہے کہ مقلد حضرات اپنے ائمہ و فقہاء کو شارع یا مقنن یا مطاع و منقاد سمجھ کر ان کی رائے پر چلتے ہیں بلکہ تقلید کی حقیقت یہ ہے کہ حضرات اپنے ائمہ و فقہاء کو قرآن و سنت کا شارح سمجھ کر انکی بات مانتے اور فرماں برداری کرتے ہیں۔ اس کا مطلب قطعی طور پر یہ ہوا کہ اطاعت اللہ اور رسولؐ ہی کی کی جا رہی ہے لیکن چونکہ اللہ اور رسولؐ سامنے کھڑے ہو کر تو اپنے احکام صادر فرما ہی نہیں رہے بلکہ ان کے احکام قرآن و سنت کی شکل میں جمع ہیں اور قرآن و سنت میں جہاں بہتیرے احکام واضح شکل میں موجود ہیں وہیں بے شمار احکام اجمال و ابہام بھی رکھتے ہیں اور کتنے ہی احکام ایسے ہیں جن میں اصول و کلیات تو بیان ہو گئے ہیں لیکن ان سے فروع و جزئیات کے استنباط میں کم علم عوام کو نا گزیر طور پر اہلِ علم و فن کی طرف رجوع ہونا پڑے گا جہاں اس کام کو انجام دینے والے ذی صلاحیت افراد موجود ہوں۔ یہ حقیقت کسی بھی دلیل کی محتاج نہیں کہ قرآن و سنت کے نصوص کو صحیح طور پر سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ احکام شرعیہ کا نفاذ ہر طرح کی صلاحیتوں کا طالب ہے۔ زبان و بیان سے بھی واقفیت، خدا و رسولؐ کی کامل اطاعت، صحیح صادق فہم و فراست کی صلاحیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفیوں کے شیخ الہند کی شہادت

○ حنفیوں کے مایۂ ناز شیخ الحدیث والتفسیر ولی کامل شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب حنفی (المتوفی ۱۳۳۹ھ) حدیث "اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا" [۲۳]

---

[۲۳] چنانچہ الفتاوی العالمگیریہ ج ۳ ص ۸ میں ہے ۔

اِذَا حَصَلَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ لَزِمَ الْبَیْعُ وَلَا خِیَارَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلَّا مِنْ عَیْبٍ اَوْ عَدَمِ رُؤْیَتِهٖ ۔

یعنی جب خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان ایجاب و قبول طے پا گئے تو بیع لازم ہو گئی ۔ اب کسی کو اختیار نہیں مگر (خریدی ہوئی چیز میں اگر) کچھ عیب نکل آئے یا اس کو دیکھا نہ ہو تو بیع ٹوٹ سکتی ہے ۔"

یہ مسئلہ بھی حدیث کے سراسر خلاف ہے ۔ ملاحظہ فرمائیں :-

"عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَیْعِهِمَا ۔"

(بخاری ج ۱ ص ۲۸۳ ، مسلم ج ۲ ص ۶)

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو (بیع بحال رکھنے اور فسخ کر دینے کا) اختیار رہتا ہے جب تک وہ جدا نہیں ہوتے لین دین کرنے والے اگر سچ بولیں اور اپنی چیز کا عیب و صواب اچھی طرح بیان کر دیں تو ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تشریح کرتے ہوئے اپنی املائی تقریر میں فرماتے ہیں۔

ا۔ "فَالْحَاصِلُ اَنَّ مَسْئَلَةَ الْخِيَارِ مِنْ مُهِمَّاتِ الْمَسَائِلِ وَخَالَفَ اَبُوْحَنِيْفَةَ فِيْهِ الْجُمْهُوْرَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَالْمُتَاَخِّرِيْنَ صَنَّفُوْا رَسَائِلَ فِيْ تَرْدِيْدِ مَذْهَبِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَرَجَّحَ مَوْلَانَا الشَّاهُ وَلِيُّ اللهِ الْمُحَدِّثُ دِهْلَوِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِيْ رَسَائِلَ مَذْهَبَ الشَّافِعِيِّ مِنْ جِهَةِ الْاَحَادِيْثِ وَالنُّصُوْصِ وَكَذٰلِكَ قَالَ شَيْخُنَا مُدَّظِلُّهٗ يَتَرَجَّحُ مَذْهَبُهٗ

(بقیہ حاشیہ) کاروبار میں برکت دی جاتی ہے اور اگر وہ اپنی چیز کے عیب چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے کاروبار سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ"

(مسلم ج ۲ ص ۶ بخاری ج ۱ ص ۲۸۳ واللفظ لہٗ)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے ایک دوسرے پر (بیع کو ثابت رکھنے یا توڑ دینے) کا اختیار رکھتے ہیں تا وقتیکہ وہ جدا نہ ہو جائیں۔ البتہ بیع خیار اس حکم سے مستثنےٰ ہے کیونکہ اس میں ایک فریق کو ثابت رکھنے یا فسخ کر دینے جدا ہو جانے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ : اَلْحَقُّ وَالْاِنْصَافُ اَنَّ التَّرْجِيْحَ لِلشَّافِعِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَنَحْنُ مُقَلِّدُوْنَ يَجِبُ عَلَيْنَا تَقْلِيْدُ اِمَامِنَا اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔"

(التقریر للترمذی ص ۳۶)

یعنی حاصلِ کلام یہ ہے کہ بیع بالخیار اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ اِس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ نے جمہور علماءِ کرام کی مخالفت کی ہے اور اکثر متقدمین و متاخرین علماءِ کرام نے اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کی تردید میں رسائل تصنیف فرمائے ہیں اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے امام شافعیؒ کے مذہب کو احادیث اور نصوص کی رُوح سے ترجیح دی ہے اور اسی طرح ہمارے شیخ نے فرمایا ہے کہ حق و انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے کہ امام شافعیؒ کے مذہب کو اس مسئلہ میں ترجیح حاصل ہے اور ہم چونکہ امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اس لیئے ہم پہ ہمارے امام ابوحنیفہؒ کی تقلید واجب ہے۔

ب۔ اس کے علاوہ آپ رقمطراز ہیں :

"لیکن سوائے امام (ابوحنیفہ) اور کسی کے قول سے ہم پر حجت قائم کرنا بعید از عقل ہے۔"

(ایضاح الادلہ ص ۲۷۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام کرخی حنفی کی شہادت
حنفی مذہب کے خلاف آیتِ قرآنیہ کا حشر

○ حنفیوں کے مشہور امام ابوالحسن عبید اللہ[۲۴] بن الحسین الکرخی الحنفی (المتوفی سنہ ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں :۔

"اِنَّ کُلَّ اٰیَۃٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّھَا تُحْمَلُ عَلَی النَّسْخِ اَوْعَلَی التَّرْجِیْحِ وَالْاَوْلٰی اَنْ تُحْمَلَ عَلَی التَّاْوِیْلِ مِنْ جِھَۃِ التَّوْفِیْقِ ۔"

(اصول الکرخی مع اصول البزدوی ص ۳۷۳ سطر ۳ '۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس کا ترجمہ جناب عبدالرحیم اشرف بلوچ یوں فرماتے ہیں :

"ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اسے نسخ یا ترجیح پر محمول کیا جائے گا ۔ اور بہتر یہ ہے کہ اسے تاویل پر محمول کیا جائے ۔ تاکہ توافق

---

[۲۴] مولوی فقیر محمد حنفی جہلمی رقمطراز ہیں کہ :۔

"عبید اللہ بن حسین کرخی اپنے زمانہ کے امام عالم فقیہہ فاضل، شیخ، ثقہ، طبقہ مجتہدین فی المسائل میں سے تھے ۔ ابوالحسن کنیت تھی ۔ علاوہ فضیلتِ علم کے آپ بڑے صاحبِ قدر عابد قانع زاہد متورع کثیر الصوم والصلوٰۃ تھے ۔ سنہ ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے آپ کی تصنیفات میں کتاب المختصر فی الفقہ، شرح الجامع الکبیر، شرح الجامع الصغیر وغیرہ بہت مشہور ہیں ۔ آپ کو اخیر عمر میں فالج ہو گیا تھا ۔ آپ ۱۵ شعبان سنہ ۳۴۰ھ کی رات میں فوت ہوئے ۔ کرخی، شہر کرخ کی طرف منسوب ہے، جو عراق کے علاقہ میں واقع ہے ۔ فقیہہ "یگانہ جہان" آپ کی تاریخ وفات ہے ۔ (خلاصہ حدائق الحنفیہ ص ۱۹۶ / ۱۹۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہو جائے۔

(اصول الکرخی اردو ص ۲۴ نمبر ۲۸ مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد)

حنفی مذہب کے خلاف حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حشر

○ امام ابوالحسن عبیداللہ بن الحسین الکرخی الحنفی مزید فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ کُلَّ خَبَرٍ یَّجِیْئُ بِخِلَافِ قَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنَّہٗ یُحْمَلُ عَلَی النَّسْخِ اَوْعَلٰی اَنَّہٗ مُعَارِضٌ بِمِثْلِہٖ"

(اصول الکرخی مع اصول البزدوی ص ۳۷۳ سطر ۱۵، ۱۶)

"ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب اصول کے قول کے خلاف ہو۔ اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا۔ یا یہ سمجھا جائے گا کہ وہ مُعارِض ہے اپنے ہم پلہ حدیث کے"۔

(اُصولِ کرخی اُردو ص ۲۵ نمبر ۲۹)

مُفتی احمد یار خان حنفی کی شہادت

مذاہب اربعہ کی تقلید کے خلاف آیت قرآنیہ، حدیث صحیح اور قولِ صحابی پر عمل جائز نہیں، نیز قرآن وسنت کے ظاہری معنے لینا کفر کی جڑ ہے

○ مشہور بریلوی رضاخانی مفتی اعظم مولوی احمد یار خاں صاحب حنفی (المتوفی ۱۳۹۱ھ)

۲۵ے مولوی محمد عبدالحکیم شرف قادری رقمطراز ہیں:۔

"مفتی احمد یار خاں ابن مولانا محمد یار خاں بدایونی شوال ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں محلہ قلعہ کھیڑہ اوجھیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر صاوی کے حوالہ سے رقمطراز ہیں :۔
"وَلَا يَجُوْزُ تَقْلِيْدُ مَا عَدَا الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَلَوْ وَافَقَ قَوْلَ

(بقیہ) (ضلع بدایوں) کے دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد فارسی دریات پر عبور رکھتے تھے۔ انہوں نے جامع مسجد میں ایک مکتب جاری کیا تھا جس میں طلباء کو تعلیم دیتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں داخل ہو کر تین سال تک (۱۹۱۶ء تا ۱۹۱۹ء) مولانا قدیر بخش بدایونی اور دیگر اساتذہ سے اکتساب فیض کیا۔ اسی زمانے میں بریلی شریف میں جاکر مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ابتدائی کتب محنت و جانفشانی سے پڑھیں امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ مولانا حافظ بخش بدایونی (ممتحن) نے خاص طور پر ان کی تعریف کی اور انہیں انعام کا مستحق ٹھہرایا۔ مدرسہ شمس العلوم بدایوں کے بعد مدرسہ اسلامیہ مینڈھو (ضلع علی گڑھ) میں داخل ہوئے اور کچھ عرصہ پڑھا۔ چونکہ اس مدرسہ کا تعلق دارالعلوم دیوبند سے تھا اسلئے وہاں سے تعلیم ترک کر کے مراد آباد چلے گئے۔ جامعہ نعیمیہ میں داخل ہوئے۔ حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی مردم شناس نگاہوں نے جوہر قابل کو پہچان لیا اور خود پڑھانا شروع کیا۔ پھر حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد کانپوری ابن استاذِ زمن مولانا احمد حسن کانپوری کو مراد آباد بلا کر مفتی صاحب کی تعلیم ان کے سپرد کر دی۔ ایک سال بعد وہ میرٹھ تشریف لے گئے۔ مفتی صاحب بھی استاذِ گرامی کے ساتھ رہے اور ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں درسِ نظامی سے فراغت حاصل کر لی۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۰ سال تھی۔ اس کے بعد آپ نے عملی زندگی کا آغاز جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے کیا جہاں تدریس کے علاوہ فتویٰ نویسی کا کام بھی کرتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّحَابَةِ وَالْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ وَالْاٰيَةِ، فَالْخَارِجُ
عَنِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ ضَالٌّ، مُضِلٌّ وَرُبَّمَا اَدَّاهُ
ذٰلِكَ الْكُفْرَ لِاَنَّ الْاَخْذَ بِظَوَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ

(بقیہ) بعدازاں مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کاٹھیاواڑ میں ۹ سال تک تدریس اور خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس کے بعد ایک سال جامعہ نعیمیہ مُراد آباد اور تقریباً ۳ سال کچھوچھہ شریف رہے۔ پھر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا سیّد ابوالبرکات کے بلانے پر پاکستان تشریف لائے۔ اور بارہ[۱۲] تیرہ[۱۳] برس دارالعلوم خُدّام الصوفیہ گجرات اور پھر انجمن خُدّام الرسول میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔ وفات سے چھ[۶] برس قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تصنیف افتاء اور تدریس کا کام جاری رکھا۔ پانچ دفعہ حج و زیارت سے مشرّف ہوئے۔ مفتی صاحب کے دو صاحبزادے یادگار ہیں (۱) مشہور خطیب مُفتی مختار احمد صاحب (۲) مولانا مُفتی اقتدار احمد صاحب۔ آپ نے کئی کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں جاءالحق بڑی مشہور ہے (جو کہ بریلوی رضاخانی مذہب کا پاکٹ بک سمجھی جاتی ہے جس کا ان کے ہر خطیب کے پاس ہونا ان کے نزدیک ازحد ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اثری) آپ قوالی سُننے کے بھی بڑے شوقین تھے۔ ایک دفعہ جب آپ کے اُستاذ مولوی محمد نعیم الدین مراد آبادی نے آپ کو بُلا کر باز پرس کی اور فرمایا یا تدریس ہوگی یا قوالی۔ تو آپ نے عرض کیا کہ میں تدریس چھوڑ سکتا ہوں قوالی نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ سُنتے ہی حضرت صدرالافاضل جلال میں آگئے اور فرمایا! "احمد یار خاں! میں تمہیں حکماً کہتا ہوں کہ قوالی سُننا چھوڑ دو۔" چنانچہ اس کے بعد آخر دم تک قوالی نہیں سُنی۔ آپ کی وفات ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ / ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار کو ہوئی۔ نمازِ جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالبرکات سیّد احمد صاحب نے پڑھائی۔ (خلاصہ تذکرہ اکابر اہلسنّت ص ۵۴ تا ۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُصُوْلِ الْکُفْرِ"

"یعنی چار مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں۔ اگرچہ وہ صحابہؓ کے قول اور صحیح حدیث اور آیت کے موافق ہی ہو جو ان چار مذہبوں سے خارج ہے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے کیونکہ حدیث و قرآن کے محض ظاہری معنے لینا کفر کی جڑ ہے۔"[۲۶]

(جاء الحق حصہ اوّل ص ۲۶)

مُفتی محمد تقی حنفی عُثمانی کی شہادت

○ حنفیوں کے مشہور مُفتی محمد تقی عُثمانی صاحب رقمطراز ہیں :۔

(۱) "بلکہ ایسے شخص کو اگر اِتفاقاً کوئی حدیث ایسی نظر آجائے جو بظاہر اس کے امام مجتہد کے مسلک کے خلاف معلوم ہوتی ہو تب بھی اس (مُقلِد) کا

۲۶ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ "قرآن مجید کے ایک ظاہری معنے ہیں اور ایک باطنی۔ علماء ظاہری معنے کی تحقیق کرتے ہیں اور صوفیائے کرام باطنی کی"۔

(جاء الحق حصہ اوّل ص ۱۴)

نتیجہ بالکل واضح ہے کہ مُفتی صاحب کے نزدیک انکے عُلماءِ کرام قرآن مجید کے ظاہری معنے کی تحقیق کرنے کی وجہ سے کفر کی جڑ پر عمل کرتے ہیں۔

(اَلعِیَاذُ بِاللّٰہِ العَظِیم)

ے اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں ٭ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنے امام مجتہد کے مسلک پر عمل کرے اور حدیث کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس کا صحیح مطلب میں نہیں سمجھ سکا یا یہ کہ امام مجتہد کے پاس اس کے کوئی معارض کوئی قوی دلیل ہوگی"۔

ب۔ چند سطروں کے بعد رقمطراز ہیں :-

"اور اگر ایسے مقلد کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ کوئی حدیث اپنے امام کے مسلک کے خلاف پا کر امام کے مسلک کو چھوڑ سکتا ہے تو اس کا نتیجہ شدید افراتفری اور سنگین گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔"

(تقلید کی شرعی حیثیت ص ۸۷)

ج۔ مفتی عثمانی صاحب مزید رقمطراز ہیں :-

"اگر ایک عام آدمی صرف ایک حدیث کے ظاہری مفہوم کو دیکھ کر اس پر عمل کرے تو اس سے طرح طرح کی گمراہیاں پیدا ہوتی ہیں"

(ایضاً ص ۸۸)

مفتی محمد حسین سرگودھوی کی شہادت

○ حنفیوں کے مشہور مفتی شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سید محمد حسین شاہ صاحب سابق مدرس مدرسہ امینیہ دہلی، حال صدر مدرس مدرسہ ضیاء العلوم بلاک ۱۸ سرگودھا رقمطراز ہیں :-

"فقہ حنفی و مذہب حنفی ان مسائل کو کہتے ہیں جو ظاہر الروایۃ میں مذکور ہوں یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن چھ[۶] کتابوں میں جامع صغیر[۱]، جامع کبیر[۲]، سیر صغیر[۳]، سیر کبیر[۴]، مبسوط[۵]، اور زیادات[۶] خود امام محمدؒ کی ان چھ[۶] کتابوں میں بھی سب مسائل حنفی نہیں کہلاتے۔ بلکہ ان کو نوادر کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کُتب کی روایات امام محمدؒ کے نزدیک متواتر نہیں؟

(ماہنامہ جشنِ بہار سرگودھا کا گلستانِ اہلسنت نمبر ج ۷ شمارہ ۲ ، ۳ ص ۷، بابت ماہِ فروری / مارچ ۱۹۷۷ء)

مولوی محمد امین صفدر حنفی کی شہادت

○ عہدِ حاضر کے حنفی وکیل، غالی مُقلّد مولوی ابو مُعاویہ محمد امین صفدر جالندھری رقمطراز ہیں:۔

"مذہبِ حنفی ائمہ ثلاثہ کے مُفتیٰ بہ اقوال کا نام ہے۔ خِلافِ مذہب کسی کی ذاتی رائے یا شاذ روایات کو مذہب حنفی کہنا جھوٹ ہے۔ فریب ہے دھوکہ ہے وہ ہمارے خلاف ائمہ ثلاثہ کا مُفتیٰ بہ قول پیش کریں۔"

(تحقیق مسئلہ تراویح ص ۳۱)

منشی علی محمدؒ حنفی کی شہادت

○ حنفیوں کے مشہور مولوی ظفر احمد عثمانی کے مُریدِ خاص منشی علی محمد صاحب رقمطراز ہیں:۔

۱۔ "اب سُنیئے کہ حنفیّت کے معنی کیا ہیں؟ رفقہ حنفی کی بنیاد ائمہ ثلاثہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مندرجہ ذیل دو اماموں کے اُستاذ ہیں۔ ابُویوسف ؒ اور امام محمدؒ کے اقوال پر ہے۔ اصلی حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام ابویُوسفؒ اور امام محمدؒ کے اقوال دراصل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے اقوال ہیں۔ اس لئے حاصل یہ نکلا کہ فقہ حنفی کا دارومدار اقوال حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی ہیں۔"

(سیفِ علی برگردنِ غوی ص ۱۵ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ب۔ "لہٰذا بحیثیت حنفی ہونے کے ہم ان حضرات کے اقوال کے سامنے سر جھکانا اپنا فخر سمجھتے ہیں اور ان کے سوا کسی شخص کا قول ماننے کیلئے مجبور نہیں ہیں۔" (ایضاً ص ۱۶)

ج۔ "لہٰذا یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ ہم پکّے حنفی ہیں جو عزّت ہمارے دِل میں بلحاظ اِتباع و تقلید امام صاحب کی ہے وہ درجہ کسی اور کو نصیب نہیں۔" (ایضاً ص ۱۷)

مولوی احمد رضا خاں حنفی بریلوی کی شہادت

تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل کرنے سے دین میں گمراہی پھیلتی ہے

○ بریلویوں کے اعلحضرت عظیم البرکت، مجدّدِ دین وملّت، امام الہدٰی مولوی احمد رضا خاں حنفی قادری بریلوی (المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ) ارشاد فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) "وَالْعَمَلُ بِالْحَدِیْثِ بِتَرْكِ التَّقْلِیْدِ عِنْدَ عَدَمِ بُلُوْغِ دَرَجَةِ الْاِجْتِهَادِ ضَلَالٌ فِی الدِّیْنِ وَاتِّبَاعُ غَیْرِ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ"

"اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جبکہ رتبہ اجتہاد حاصل نہ ہو۔ دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنا ہے۔"

(رسائل رضویہ ایڈیشن دوم، حصہ اوّل ص ۱۵۶، ۵۷، ایڈیشن سوم ص ۱۰۰-۱۰۱)

(ب) اعلیٰحضرت دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"كَذٰلِكَ الْعَامَّةُ لَوْ تَرَكُوا الْمُجْتَهِدِیْنَ وَرَجَعُوْا اِلَى الْحَدِیْثِ فَضَلُّوْا"

(اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامہ ص ۵)

"یونہی غیر مجتہد (مقلد) اگر مجتہدین (کی تقلید) چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع لائیں ضرور گمراہ ہو جائیں۔"

اعلیٰحضرت کی آخری وصیّت

اعلیٰحضرت نے اپنی وفات سے دو گھنٹے سترہ منٹ پیشتر اپنی آخری وصیت یوں قلمبند کروائی کہ

"تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔" (وصایا شریف ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كحال سيدنا ابى ذر الغفارى رضى الله تعالى عنه فى منعه الكنز وما حكم الذين قبلوا هذه الكلمات واجازوها كما وصف هل يعدون هؤلاء منا

الجواب

كلا بل هم منهم واراجيفهم هذه كلها اباطيل وكيف يجوز احترام المبتدع مع حديث الطبرانى وغيره عن عبد الله بن بشير رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام وله فى الكبير ولابى نعيم فى الحلية عن معاذ رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من مشى الى صاحب بدعة ليوقره فقد اعان على هدم الاسلام وغيره من الاحاديث والعمل بالحديث بترك التقليد عند عدم بلوغ درجة الاجتهاد ضلال فى الدين واتباع غير سبيل المؤمنين كما قد علمت وقد قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال صلى الله تعالى عليه وسلم الا سألوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العى السؤال رواه ابوداؤد وغيره عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما فتلك الكلمات قائلوها وقابلوها كلهم من انفار غير المقلدين وشركائهم فى الضلال المبين.

الثامنة

نجمت فى الهند منذ سنتين طائفة عقدت مجلسا زعمت ان اعلاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷

چنانچہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک وقت سے دوسرے وقت کے لئے مال رکھنے کو آیۂ یکنزون میں داخل فرماتے اور ان کا کیا حکم ہے جو ان باتوں کو قبول کرتے اجازت دیتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا کیا یہ لوگ ہم میں سے گنے جائیں گے ۔

الجواب

ہیں ہیں بلکہ وہ انہی غیر مقلدوں میں سے ہیں اور ان کی یہ نقلیں سب جھوٹی ہیں اور بدمذہب کا احترام کیونکر جائز ہو حالانکہ طبرانی وغیرہ کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ۔ اور تقلید چھوڑ کر حدیث پر عمل جب کہ رتبۂ اجتہاد حاصل نہ ہو ، دین میں گمراہی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ۔ اور بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے علم والوں سے پوچھو اگر خود نہ جانتے ہو اور نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے ۔ یہ حدیث ابوداؤد وغیرہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی تو ان کلمات کے کہنے والے اور قبول کرنے والے سب غیر مقلدوں کے گرگے ہیں اور جمیع

گمراہی میں ان کے شریک ۔

ہشتم

ہندستان میں دو سال سے ایک گمراہ طائفہ اچھلا جس نے ایک انجمن امور عمر پر وا قائم کی کہ اس سے غرض دین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی احمد یار خاں حنفی کی شہادت

حنفیوں کے دلائل روایتیں نہیں، اِن کی دلیل صرف قولِ امام ہے

⊙ مشہور بریلوی رضاخانی مفتی اعظم مولوی احمد یار خاں حنفی نعیمی (المتوفی ۱۳۹۱ھ) رقمطراز ہیں :۔

ا۔ "قاعدہ نمبر ۱۳ : حدیث کا ضعیف ہو جانا غیر مقلدوں کے لیئے قیامت ہے کیونکہ ان کے مذہب کا دارو مدار ان روایتوں پر ہی ہے۔ روایت ضعیف ہوئی تو ان کا مسئلہ بھی فنا ہوا مگر حنفیوں کے لئے کچھ مضر نہیں کیونکہ حنفیوں کے دلائل یہ روایتیں نہیں۔ اِن کی دلیل صرف قولِ امام ہے۔" (جاءالحق حصہ دوم ص ۹)

ب۔ مفتی صاحب مزید رقمطراز ہیں :۔

"مقلد ...... دلائل سے مسائل حل نہ کرے۔"

(جاءالحق حصہ اوّل ص ۱۸)

مولوی حامد سعید کاظمی کا بیان

قرآن اور سُنت سے بات واضح نہیں ہوتی۔ قرآن اور سُنت میں فقہ حنفی کا ذکر نہیں۔ اسلئے ہمیں قبول نہیں۔

⊙ رحیم یار خاں (نمائندہ جنگ) مولانا حامد سعید کاظمی ناظمِ اعلیٰ جماعتِ اہلِ سُنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان نے یہاں پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر الزام لگایا کہ اوقاف پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا گیا ہے جو مسلک کے اعتبار سے قبروں کی زیارت کو بدعت کہتے ہیں جس سے عوام میں اشتعال پھیل رہا ہے جن مزارات سے اوقاف کو آمدنی کم ہو رہی ہے ان کو ٹھیکہ پر دینے کی سکیمیں بنائی جا رہی ہیں جو اولیاء کرام کی توہین کے مترادف ہے۔ جن مزارات سے آمدنی حاصل کی جا رہی ہے ان کی خاطر خواہ دیکھ بھال نہیں کی جا رہی اور ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مولانا حامد سعید کاظمی نے کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ سنی عوام کو مشتعل نہ کیا جائے۔

ملک میں اسلامائزیشن کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کی ۹۰ فیصد آبادی سُنّی عقائد کی حامل ہے۔ اس لئے ملک میں فقہ حنفی نافذ کی جائے۔ دوسرے فرقوں کے لیئے ان کے اپنے پرسنل لاء ہوں۔ شریعت بل میں صرف قرآن اور سنت کی بات کی گئی ہے جس سے بات واضح نہیں ہوتی۔ ان میں فقہ حنفی کا ذکر نہیں اسلئے ہمیں قبول نہیں۔

ملک بھر کی مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے بے دریغ استعمال کے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اذان اور خطبہ جمعہ کے علاوہ اس کا استعمال خلق خدا کو مذہب سے بیزار کرنے کا موجب بن رہا ہے اور میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور علماء سے اپیل کرتا ہوں کہ لاؤڈ سپیکر پر نعت خوانی اور درس قرآن کے ذریعے لوگوں کا سکون برباد نہ کریں۔ اس طرح وہ دین کی کوئی خدمت نہیں کر رہے بلکہ لوگوں کو مسجدوں سے دور بھگا رہے ہیں جو گناہ کے زمرہ میں آتا ہے۔ لہٰذا علماء لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو اذان اور خطبہ جمعہ تک محدود رکھیں

(روزنامہ جنگ لاہور ج ۸ شمارہ نمبر ۲۷ ص ۵ کالم ۶، ۷ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۸ء بروز بدھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ★★ ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE ★★★

روزنامہ جنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ۸۱۹۰ فون

قیمت فی پرچہ ۲ روپے ۵۰ پیسے

۱۲ صفحات

WEDNESDAY, MARCH 30, 1988.

جلد ۸ | بدھ ۱۱ شعبان ۱۴۰۸ھ ۳۰ مارچ ۱۹۸۸ء ۱۷ چیت ۲۰۴۴ بکرمی | نمبر ۱۲۷

مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال خلق خدا کو مذہب سے بیزار کرنے کا موجب بن رہا ہے

مولانا حامد سعید کاظمی

رحیم یار خان (نمائندہ جنگ) مولانا حامد سعید کاظمی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان نے یہاں پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر الزام لگایا کہ اوقاف پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا گیا ہے جو مسلک کے اعتبار سے قبروں کی زیارت کو بدعت کہتے ہیں جس سے عوام میں اشتعال پھیل رہا ہے۔ جن مزارات سے اوقاف کو کم آمدنی ہو رہی ہے ان کو ٹھیکہ پر دینے کی سکیمیں بنائی جا رہی ہیں جو اولیاء کرام کی توہین کے مترادف ہے جن مزارات سے آمدنی حاصل کی جا رہی ہے ان کی خاطر خواہ دیکھ بھال نہیں کی جا رہی اور ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مولانا حامد سعید کاظمی نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ سنی عوام کو مشتعل نہ کیا جائے ملک میں اسلامائزیشن کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کی ۹۰ فیصد آبادی سنی عقائد کی حامل ہے اس لئے ملک میں فقہ حنفی نافذ کی جائے دوسرے فرقوں کیلئے ان کے اپنے پرسنل لاء ہوں شریعت بل میں صرف قرآن اور سنت کی بات کی گئی ہے جس سے بات واضح نہیں ہوتی ان میں فقہ حنفی کا ذکر نہیں ہے اس لئے ہمیں قبول نہیں۔ ملک بھر کی مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے بے دریغ استعمال کے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اذان اور خطبہ جمعہ کے علاوہ اس کا استعمال خلق خدا کو مذہب سے بیزار کرنے کا موجب بن رہا ہے اور میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور علماء سے اپیل کرتا ہوں کہ لاؤڈ سپیکر پر نعت خوانی درس قرآن کے ذریعہ لوگوں کے سکون کو برباد نہ کریں اس طرح وہ دین کی کوئی خدمت نہیں کر رہے بلکہ لوگوں کو مسجدوں سے دور بھگا رہے ہیں جو گناہ کے زمرہ میں آتا ہے لہٰذا علماء لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو اذان اور خطبہ جمعہ تک محدود رکھیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے اور ناجائز پابندیاں نہیں لگاتا اس لئے موسیقی جو ایک فطری چیز ہے اسلام میں جائز ہے اسلام اس پر صرف کچھ قیود عائد کرتا ہے اور حدود وقیود میں رہ کر اس سے مستفیض ہوا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہ حنفی کی شہادت

○ سرتاج احناف شیخ احمدؒ المعروف شاہ ولی اللہ حنفی دہلوی المتوفیٰ ۱۱۷۶ھ رقمطراز ہیں :۔

"فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَرٰی اُنْمُوْذَجَ الْیَھُوْدِ فَانْظُرْ اِلٰی عُلَمَآءِ السُّوْءِ مِنَ الَّذِیْنَ یَطْلُبُوْنَ الدُّنْیَا وَقَدِ اعْتَادُوْا تَقْلِیْدَ السَّلَفِ وَاَعْرَضُوْا عَنْ نُصُوْصِ الْکِتٰبِ وَالسُّنَّةِ وَتَمَسَّکُوْا بِتَعَمُّقِ عَالِمٍ وَتَشَدُّدِہٖ وَاسْتِحْسَانِہٖ فَاَعْرَضُوْا عَنْ کَلَامِ الشَّارِعِ الْمَعْصُوْمِ وَتَمَسَّکُوْا بِاَحَادِیْثَ مَوْضُوْعَةٍ وَتَاْوِیْلَاتٍ فَاسِدَةٍ کَانَتْ سَبَبَ ھَلَاکِھِمْ"

(الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ص ۱۰، ۱۱)

یعنی اگر یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو ان بدترین عُلماء کو دیکھ لو جو دُنیا طلبی میں مشغول ہیں جن میں تقلید کی بیماری گھر کر گئی ہے جنہوں نے کتاب و سُنّت سے مُنہ موڑ لیا ہے اور ایک ہی امام کے پیچھے لگ گئے ہیں اور شارع معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام (حدیث) کو چھوڑ رکھا ہے (اور اپنے امام کے قول کو تو) موضوع حدیثوں اور فضول تاویلوں سے مضبوط بنا بنا کر اسی پر تمسّک کئے بیٹھے ہیں بس (یہی باطل اور گمراہ کُن) روش ان کی ہلاکت کا سبب بنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام فخرالدین رازیؒ کی شہادت

○ امام فخرالدین ابو عبداللہ محمدؒ بن عمرؒ بن حسینؒ الرازی المتوفی ۶۰۶ھ مقلدین کی حالتِ زار کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں :-

قَالَ شَیْخُنَا وَمَوْلَانَا خَاتِمَۃُ الْمُحَقِّقِیْنَ وَالْمُجْتَھِدِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدْ شَاھَدْتُّ جَمَاعَۃً مِّنْ مُّقَلِّدَۃِ الْفُقَھَآءِ قَرَأْتُ عَلَیْھِمْ اٰیَاتٍ کَثِیْرَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ بَعْضِ مَسَائِلَ وَکَانَتْ مَذَاھِبُھُمْ بِخِلَافِ تِلْکَ الْاٰیَاتِ وَلَمْ یَقْبَلُوْا تِلْکَ الْاٰیَاتِ وَلَمْ یَلْتَفِتُوْا اِلَیْھَا وَبَقُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ کَالْمُتَعَجِّبِ یَعْنِیْ کَیْفَ یُمْکِنُ الْعَمَلُ بِظَوَاھِرِ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ مَعَ اَنَّ رِوَایَۃَ سَلَفِنَا وَرَدَتْ عَلٰی خِلَافِھَا وَلَوْ تَاَمَّلْتَ حَقَّ التَّاَمُّلِ وَجَدْتَّ ھٰذَا الدَّآءَ سَارِیًا فِیْ عُرُوْقِ الْاَکْثَرِیْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ التوبۃ آیت ۳۱)

یعنی ہمارے استاذ جو خاتم المحققین والمجتہدین ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے فقہاءِ مقلدین کے ایک گروہ کا مشاہدہ کیا ہے کہ میں نے انہیں کتاب اللہ کی بہت سی ایسی آیتیں سنائیں جو ان کے تقلیدی مذہب کے خلاف تھیں۔ تو انہوں نے صرف ان کے قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے اِعراض کیا بلکہ ان کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دی۔ بلکہ مجھے بڑی تعجّب خیز نظروں سے دیکھنے لگے کہ ان آیات کے ظواہر پر عمل کیسے ہوسکتا ہے جبکہ ہمارے اکابران کے خلاف کہہ گئے ہیں۔ اے مُخاطب! اگر تو ٹھیک ٹھیک طور پر غور کرے (تو ایک جماعت فقہاء کیا) یہ بیماری تو اکثر (ایسے مقلدین) میں گھسی ہوئی پائے گا جو اہلِ دُنیا سے ہیں۔"

علّامہ عبدالوہاب شعرانی کی شہادت

○ علّامہ عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانیؒ المتوفی ۹۷۳ھ رقمطراز ہیں:۔

"وَمَنْ قَالَ لَآ اَعْمَلُ بِحَدِيْثٍ اِلَّآ اَنْ اَخَذَ بِهٖ اِمَامِيْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ كَمَا عَلَيْهِ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُقَلِّدِيْنَ لِاَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ وَكَانَ الْاَوْلٰى لَهُمُ الْعَمَلُ بِكُلِّ حَدِيْثٍ صَحَّ بَعْدَ اِمَامِهِمْ تَنْفِيْذَ الْوَصِيَّةِ الْاَئِمَّةِ۔"

(المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۲۸)

اور جس شخص نے کہا کہ وہ حدیث جس کو میرے امام نے نہیں لیا میں تو اس پر عمل نہیں کروں گا تو وہ شخص خیرِ کثیر سے ہاتھ دھو بیٹھا جیسا کہ اکثر مقلّدین کا حال ہے۔ حالانکہ ان مُقلّدین کے لئے مناسب یہ تھا کہ وہ ہر اس حدیث پر عمل کرتے جو ان کے امام کے بعد صحیح طور پر ان کے پاس پہنچ گئی۔"

○ دُوسری جگہ مُقلّدین کی باطل اور گمراہ کُن روش کا ذکر بایں الفاظ قلم بند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں :۔

"خِلَافُ مَا عَلَيْهِ بَعْضُ الْمُقَلِّدِيْنَ حَتّٰى اِنَّهٗ قَالَ لِيْ لَوْ وَجَدْتُّ حَدِيْثًا فِي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ لَمْ يَأْخُذْ بِهٖ اِمَامِيْ لَا اَعْمَلُ بِهٖ وَذٰلِكَ جَهْلٌ مِنْهُ بِالشَّرِيْعَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُ اِمَامُهٗ"۔

(المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۱۰)

"یعنی برخلاف اس کے بعض مُقلّدین کا حال تو یہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر میں کوئی حدیث بُخاری و مُسلم میں پاؤں جسے میرے امام صاحب نے نہ لیا ہو تو میں اس پر عمل نہیں کروں گا۔ یاد رکھو! یہ طرزِ عمل شریعت سے ناواقفیت اور جہالت کا نتیجہ ہے اور سب سے پہلے اس کا امام ہی اس طرزِ عمل سے بیزار ہو گا"۔

قاضی جمال الدّین حنفی کی جسارت

○ مشہور فقیہہ ابو الفلاح عبدالحی بن العماد المتوفّٰی ۱۰۸۹ھ مقلّدین احناف کے مشہور قاضی امام جمال الدّین یوسف بن موسیٰ حنفی کے متعلق رقمطراز ہیں :۔

"وَاِنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ تَزَنْدَقَ"

"یعنی بلاشبہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص امام بخاریؒ کی کتاب بُخاری شریف کو دیکھے گا زِندیق ہو جائے گا"۔

(شذرات الذہب فی اخبار من ذہب ج ۷ ص ۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل الکلام و خلاصۃ المرام

مُقلّدینِ اَحناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی مولوی صاحبان کی معرکۃ الآراء کُتب کے مذکُورہ بالا ٹھوس اور واضح حوالجات درج ذیل باتیں روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہیں :-

- غیر نبی کے قول و فعل پر بغیر دلیل کے عمل کرنا تقلید کہلاتا ہے۔
- رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اِطاعت و اِتّباع تقلید نہیں کیونکہ ان کا قول و فعل بذاتِ خُود دلیلِ شرعی ہے اس لئے ہم رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مُقلِد نہیں بلکہ ان کے اُمّتی ہیں۔
- حضرات صحابہ کرامؓ اور ائمہ دینؒ بالخصُوص ائمہ اربعہؒ بھی کسی کے مُقلّد نہیں تھے بلکہ وہ سب غیر مُقلّد اُمّتی تھے۔
- اِطاعت و اِتّباع اور تقلید دو ضدّیں ہیں۔
- مولویوں کی بات ماننا بھی تقلید نہیں کیونکہ وہ قرآن و حدیث سے دیکھ کر مسئلہ بیان کرتے ہیں۔
- مُقلِّد کا مذہب صرف اور صرف اپنے اِمام کے قول و فعل کو بغیر کسی دلیل کے ماننا ہوتا ہے قرآن و حدیث کے دلائل وغیرہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔
- ہر مُقلِد کیلئے آخری دلیل اس کے امام مجتہد کا قول ہوتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے قول کیساتھ یا علیحدہ قرآن و سُنّت کا بطور دلیل مطالبہ کرنا اپنے اِمام کے اِستدلال پہ یقین نہ رکھنا ہے۔
- مُقلِد کو کتاب و سُنّت سے اَحکام اخذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔
- مُقلِدوں کو حق نہیں پہنچتا کہ احادیث کے مقتضا کے مُطابق عمل کرکے سُنّتِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کرنے کی جرأت کریں۔
- مُقلّدینِ امامِ اعظم اپنے اِمام کے فرمان کے خلاف حدیثوں پر عمل کرنے کی جرأت نہیں کرینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مقلدین کیلئے حدیث و قرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ و فقہاء کے فیصلوں اور فتووں کی ضرورت ہے۔
- مقلدینِ احناف پر سوائے امام ابوحنیفہ کے اور کسی کے قول سے حجت قائم کرنا بعید از عقل ہے۔
- امام شافعیؒ کے مذہب کو احادیث اور نصوص کی رُو سے ترجیح حاصل ہے اور ہم چونکہ امام ابوحنیفہؒ کے مُقلد ہیں اسلئے ہم پر امام ابوحنیفہؒ کی تقلید واجب ہے۔
- ہر وہ آیت یا حدیث جو فقہاءِ احناف کے قول کے خلاف ہو اسے منسوخ سمجھا جائے گا۔
- مذاہبِ اربعہ کی تقلید کے خلاف آیتِ قرآنیہ حدیثِ صحیحہ اور قولِ صحابہ پر عمل جائز نہیں نیز قرآن و سُنّت کے ظاہری معنے لینا کُفر کی جڑ ہے۔
- اپنے اِمام کے مسلک کو چھوڑ کر حدیثِ رسُول پر عمل کرنے کا نتیجہ شدید افراتفری اور سنگین گمراہی ہے۔
- حنفیوں کے دِلوں میں بلحاظِ اتّباع و تقلید جو عزّت امام ابُوحنیفہؒ کی ہے وہ درجہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ حنفی اپنے امام کے قول کے آگے اپنا سر جُھکانا فخر سمجھتے ہیں اس کے سوا کسی کا قول ماننے کے لئے مجبُور نہیں ہیں۔
- امام ابوحنیفہ کی تقلید چھوڑ کر حدیثِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم پر عمل کرنے سے دین میں گمراہی پھیلتی ہے۔
- مُقلد اگر تقلید چھوڑ کر حدیثِ رسُول صلے اللہ علیہ وسلّم کی طرف رجُوع لائیں تو ضرور گمراہ ہو جائیں۔
- حنفیوں کے دلائل روایتیں نہیں ان کی دلیل صرف قولِ امام ہے۔
- مقلد دلائل سے مسائل حل نہ کرے۔
- قرآن و سُنّت سے بات واضح نہیں ہوتی۔ قرآن و سنّت میں فقہ حنفی کا ذکر نہیں۔ اس لئے حنفیوں کو قبُول نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ جو شخص بُخاری شریف کو دیکھے گا زندیق ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا نظریات وخیالات کے حامل وعامل مقلّدین احناف دیوبندی اور بریلوی رضاخانی حضرات اگر اہلسنّت والجماعت ہونے کا دعویٰ کریں تو یہ ان کی زبردست ہٹ دھرمی اور سینہ زوری ہے۔

؎ پھول دامن میں سجائے پھرتے ہیں وہ لوگ
جن کو نسبت ہی نہ تھی گُلستان سے یارو

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

○

المكتبة الرحمانية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مآخذ کتاب

کتاب ہذا کی تالیف و ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

۱	قرآن مجید	تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ	هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	
۲	تفسیر القرآن العظیم	امام اسمٰعیل بن کثیرؒ دمشقی	المتوفی	۷۷۴ھ
۳	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمدؒ بن عمرؒ بن حسین رازی	//	۶۰۶ھ
۴	الفوز الکبیر فی اصول التفسیر	شیخ احمد بن عبدالرحیمؒ حنفی	//	۱۱۷۶ھ
۵	تفسیر در منثور	امام جلال الدین سیوطیؒ	//	۹۱۱ھ
۶	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیلؒ بخاری	//	۲۵۶ھ
۷	صحیح مسلم	امام مسلمؒ بن حجاجؒ نیشاپوری	//	۲۶۱ھ
۸	سنن ترمذی	امام محمدؒ بن عیسٰیؒ ترمذی	//	۲۷۹ھ
۹	سنن ابوداؤد	امام سلیمانؒ بن اشعث سجستانی	//	۲۷۵ھ
۱۰	سنن نسائی	امام احمدؒ بن شعیبؒ نسائی	//	۳۰۲ھ
۱۱	سنن ابن ماجہ	امام محمدؒ بن یزیدؒ بن ماجہ	//	۲۷۳ھ
۱۲	موطا امام مالک	امام مالکؒ بن انس	//	۱۸۰ھ
۱۳	مستدرک حاکم	امام محمدؒ بن عبداللہؒ المعروف حاکم نیشاپوری	//	۴۰۵ھ
۱۴	سنن کبریٰ بیہقی	امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی	//	۴۵۸ھ
۱۵	سنن دارقطنی	امام علیؒ بن محمدؒ دارقطنی	//	۳۸۵ھ
۱۶	سنن دارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ دارمی	//	۲۵۵ھ
۱۷	المعجم الکبیر	امام سلیمانؒ بن احمدؒ طبرانی	//	۳۶۰ھ
۱۸	مشکوٰۃ المصابیح	امام محمدؒ بن عبداللہ خطیب تبریزی	//	۷۴۳ھ
۱۹	مجمع الزوائد	امام علیؒ بن ابوبکرؒ ہیثمی	//	۸۰۷ھ
۲۰	منتخب کنز العمال	امام علیؒ المتقی ہندی	//	۹۷۵ھ
۲۱	شرف اصحاب الحدیث	امام احمدؒ بن علیؒ خطیب بغدادی	//	۴۶۳ھ
۲۲	مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ	امام احمدؒ بن ابوبکرؒ بوصیری	//	ھ
۲۳	شرح نووی صحیح مسلم	امام یحیٰیؒ بن شرفؒ نووی	//	۶۷۶ھ
۲۴	تہذیب التہذیب	امام احمدؒ بن علیؒ بن حجرؒ عسقلانی	//	۸۵۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵	فتح الباری	امام احمد بن علیؒ بن حجرؒ عسقلانی	المتوفیٰ	۸۵۲ھ
۲۶	بلوغ المرام	〃	〃	〃
۲۷	التقریر للترمذی	مولوی محمود الحسنؒ حنفی	〃	۱۳۳۹ھ
۲۸	مرقاۃ المفاتیح	ملا علیؒ بن سلطان محمدؒ القاری	〃	۱۰۱۴ھ
۲۹	شرح فقہ اکبر	〃	〃	〃 ھ
۳۰	کتاب الروح	امام محمدؒ بن ابو بکرؒ المعروف ابن قیم	〃	۷۵۱ھ
۳۱	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام عبداللہؒ بن عدیؒ جرجانیؒ	〃	۳۶۵ھ
۳۲	تاریخ بغداد	امام احمد بن علیؒ خطیب بغدادی	〃	۴۶۳ھ
۳۳	فتاویٰ عالمگیری	(اورنگزیب عالمگیر نے پانچسو حنفی فقہاء سے مرتب کرایا)		۱۱۱۸ھ
۳۴	الہدایۃ مع الدرایۃ	امام علیؒ بن ابو بکرؒ مرغینانی	〃	۵۹۳ھ
۳۵	میزان الاعتدال	امام محمدؒ بن احمدؒ بن عثمانؒ الذہبی	〃	۷۴۸ھ
۳۶	تاریخ صغیر	امام محمدؒ بن اسماعیلؒ بخاری	〃	۲۵۶ھ
۳۷	الملل والنحل	امام محمدؒ بن عبدالکریمؒ	〃	۵۴۸ھ
۳۸	فقہ اکبر	امام ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابت الکوفی	〃	۱۵۰ھ
۳۹	کتاب النہایۃ	امام اسماعیلؒ بن کثیر دمشقی	〃	۷۷۴ھ
۴۰	المقاصد الحسنۃ	امام محمدؒ بن عبدالرحمٰنؒ سخاوی	〃	۹۰۲ھ
۴۱	شذرات الذہب فی اخبار من ذہب	امام عبدالحی بن حمادؒ	〃	۱۰۸۹ھ
۴۲	اکمال فی اسماء الرجال	امام محمدؒ بن عبداللہؒ خطیب تبریزی	〃	۷۴۳ھ
۴۳	منہاج السنۃ	امام احمدؒ بن عبدالحلیمؒ المعروف ابن تیمیہ	〃	۷۲۸ھ
۴۴	الرسالۃ اصول الفقہ	امام محمدؒ بن ادریسؒ شافعی	〃	۲۰۴ھ
۴۵	اصول الکرخی	امام عبیداللہؒ بن حسین کرخیؒ حنفی	〃	۳۴۰ھ
۴۶	المیزان الکبریٰ	امام عبدالوہابؒ بن احمدؒ شعرانی	〃	۹۷۳ھ
۴۷	حجۃ اللہ البالغۃ	شیخ احمد بن عبدالرحیم حنفی دہلوی	〃	۱۱۷۶ھ
۴۸	مسلم الثبوت	قاضی محب اللہ بہاری حنفیؒ	〃	۱۱۱۹ھ
۴۹	التوضیح مع التوضیح	شیخ سعد الدین تفتازانیؒ	〃	۷۵۸ھ
۵۰	حدائق الحنفیہ	مولوی فقیر محمدؒ حنفی جہلمی	〃	۱۳۳۴ھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱	البدایہ والنہایہ	امام اسماعیلؒ بن کثیر دمشقیؒ	المتوفی	۷۷۴ھ
۵۲	تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی	امام جلال الدین سیوطیؒ	"	۹۱۱ھ
۵۳	مکتوبات امام ربانی	شیخ احمد سرہندی حنفی نقشبندی	"	۱۰۳۴ھ
۵۴	عین الہدایہ	مولوی امیر علی حنفیؒ	"	
۵۵	معرفت علوم الحدیث	امام محمدؒ بن عبداللہؒ نیشاپوری	"	۴۰۵ھ
۵۶	طبقات الحنابلہ	امام ابن حسینؒ	"	
۵۷	مناقب الامام احمد	امام ابن الجوزیؒ	"	
۵۸	مجالس الابرار	شہاب الدین احمد آفندیؒ	"	
۵۹	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ	قاضی عیاضؒ موسیٰؒ بن عیاضؒ	"	۵۴۴ھ
۶۰	تنبیہ الغافلین	امام نصرؒ بن محمدؒ حنفی سمرقندی	"	۳۷۳ھ
۶۱	الغنیۃ	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	"	۵۶۱ھ
۶۲	غنیۃ الطالبین مترجم فارسی	علامہ عبدالحکیمؒ حنفی سیالکوٹیؒ	"	۱۰۶۷ھ
۶۳	احیاء العلوم	امام محمدؒ بن محمدؒ غزالی	"	۵۰۵ھ
۶۴	تحفہ حنفیہ	مولوی محمد صالح حنفی نقشبندی چشتی قادری	"	۱۳۹۹ھ
۶۵	ایضاح الادلہ	مولوی محمود الحسن حنفی	"	۱۳۳۹ھ
۶۶	تحذیر الناس	مولوی محمد قاسم نانوتوی	"	۱۲۹۷ھ
۶۷	رسائل رضویہ	مولوی احمد رضا خان حنفی بریلوی	"	۱۳۴۰ھ
۶۸	وصایا شریف	" " "	"	"
۶۹	فتاویٰ افریقہ	" " "	"	"
۷۰	احکام شریعت	" " "	"	"
۷۱	اقامۃ القیامہ	" " "	"	"
۷۲	ملفوظات	" " "	"	"
۷۳	ملفوظات طیبات	مولانا احمد علی حنفی قادری لاہوری	"	ھ
۷۴	جاء الحق	مولوی احمد یار خاں حنفی نعیمی	"	۱۳۹۱ھ
۷۵	مسلک اعتدال	حکیم انیس احمد حنفی		
۷۶	تقلید کی شرعی حیثیت	مفتی محمد تقی عثمانی حنفی		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۷	مرزا قادیانی کی حقیقت	مولوی محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
۷۸	فرقہ ناجیہ - کھلا خط	〃 〃 〃
۷۹	تجانب اہل السنۃ	مولوی محمد طیب صدیقی قادری
۸۰	شمائم امدادیہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی حنفی
۸۱	کفایت المفتی	مفتی کفایت اللہ حنفی دہلوی
۸۲	غنیۃ الطالبین مترجم اردو	مولوی شمس صدیقی بریلوی
۸۳	معراج النبی	مولوی احمد سعید حنفی کاظمی
۸۴	اصلی معراج نامہ	میاں قادر یار حنفی
۸۵	شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ	مولوی بدرالدین حنفی سرہندی
۸۶	المجاعۃ	مولوی حکیم عبدالرحمٰن بدوملہی سیالکوٹ
۸۷	فتاویٰ رشیدیہ	مولوی رشید احمد حنفی گنگوہی
۸۸	فتاویٰ رحیمیہ	مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری
۸۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	مولوی سید زوار حسین حنفی نقشبندی
۹۰	اندھیرے سے اجالے تک	مولوی محمد عبدالحکیم شرف حنفی قادری
۹۱	تذکرہ اکابر اہلسنت	〃 〃 〃
۹۲	خطبات آل انڈیا کانفرنس	مولوی محمد جلال الدین حنفی قادری
۹۳	جماعت وائی بطحاء	مولوی محمد جلال الدین حنفی قادری
۹۴	سبیل الرسول	〃 〃 〃
۹۵	انوار شریعت	مولوی نظام الدین حنفی قادری ملتانی
۹۶	فتح المبین	مولوی منصور علی حنفی مراد آبادی
۹۷	تذکرہ مصنفین درس نظامی	پروفیسر اختر راہی
۹۸	پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ	مفتی غلام سرور حنفی قادری
۹۹	تحقیق مسئلہ تراویح	مولوی محمد امین صفدر حنفی
۱۰۰	سیف علی بر گردن غوی	مولوی منشی علی محمد حنفی
۱۰۱	ماہنامہ تجلی دیوبند ج ۱۹ شمارہ ۱۱، ۱۲	
۱۰۲	ماہنامہ جشن بہار کا گلستان اہلسنت نمبر	
۱۰۳	روزنامہ جنگ لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۸۶ء	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولانا عبدالغفور اثری کی

علمی و تحقیقی تصانیف

حنفیت اور مرزائیت

جو ۹ ابواب پر مشتمل ہے

- مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا، غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد؟
- حکیم نورالدین بھیروی کون تھا، غیر مقلد وہابی اہلحدیث یا حنفی المذہب مقلد؟
- مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے لیے میدان کس نے ہموار کیا؟
- غیر تشریعی اُمتی نبی اور مثل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بننے کے لیے چور دروازے
- کلمہ طیبہ میں تحریف لفظی و معنوی اور رسالت جدیدہ کا جنم
- مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مرزا قادیانی کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کیوں نہ کیا؟
- مرزائیت اور بریلویت کے عقائد و نظریات میں یکسانیت
- کیا وہابیوں اور مرزائیوں کے عقائد و اعمال میں بڑی یکسانیت ہے؟
- پانچ روایتوں کی تحقیق۔

◎ ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟

◎ علماء اہلحدیث کے نام کھلے خط کا جواب

◎ اصلی اہلسنت ◎ ندائے "یا محمد" ﷺ کی تحقیق

اہلحدیث یوتھ فورس محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ